www.novelsclubb.com
تیرے نام کا شجر
از امرین ریاض

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

تیرے نام کا شجر

از

امرین ریاض

www.novelsclubb.com

"یہ میں کیا سن رہی ہوں فازیہ؟تم اس خاندان میں شادی کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"حرا بیگم کے لہجے میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی اور کیوں تھی فازیہ کو یہ پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

"آپ ہی نے تو کہا تھا کہ آپ اس خاندان سے بدلہ لینا چاہتی ہیں، جو کچھ انہوں نے پچیس سال پہلے آپ کے ساتھ کیا تھا وہی سود سمیت انکو لٹانا چاہتی ہوں میں اور یہ تب ہی ممکن ہے جب مجھے اس خاندان میں جانا پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ رات سے سب سوچ چکی تھی اس لیے انکو بھی آگاہ کرنے لگی جو یقیناً اس کے اقدام سے خوش نہیں لگ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تو شادی کرنے کی کیا ضرورت ہے فازیہ؟ہم اس طرح بھی تو ان سے بدلہ لے سکتے ہیں نہ؟میں بس تمہارے آنے کا ہی ویٹ کر رہی تھی اب تم اپنے حق کے لیے کل ہی کورٹ جاؤ گی اور اپنے پاپا کی وراثت کی حقدار کے طور پر آفندی ھاوس

نوٹس بجھواؤ گی تاکہ جس دولت کے لیے انہوں نے مجھے اور تمہیں اس خاندان سے نکال کر باہر پھینکا تھا اب ان کو پتہ لگے گا کہ حرا ثقلین آخر چیز کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"حرا بیگم کے لہجے میں جتنی نفرت تھی اتنی ان کے چہرے پر بھی واضح تھی بلکہ اس سے زیادہ انہوں نے فازیہ کے دل و دماغ میں ڈالی تھی کہ اسے اب اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد نظر آتا تھا اور وہ تھا صرف آفندی ھاوس سے بدلہ ہر صورت!

"تو اس سے کیا ہو گا ماما؟ وہ لوگ جتنے طاقتور ہیں کچھ لے دے کہ معاملہ نمٹا دیں گئے اور فرض کریں اگر وہ ہمیں کچھ حصہ دے بھی دیں تو کیا اس سے آپکی وہ اذیت اور میری زندگی کی محرومی ختم ہو جائے گی وہ تکلیف جو باپ ہوتے ہوئے بھی میں نے لاوارثوں کی طرح زندگی گزاری اور آپ کا وہ دکھ وہ درد جب آپ میرے لیے پتہ نہیں کتنے لوگوں کی لعن طعن سن کر اپنے مقام سے نیچے آکر نوکری کرتی رہیں اور وہ لوگ عیش کی زندگی گزارتے رہے مگر اب نہیں، اب انکی پر سکون زندگیوں

www.novelsclubb.com

میں ہلچل مچانے میں جاؤنگی اور بتاؤنگی کہ میری ماں کا جرم اتنا بڑا نہیں تھا جتنی انکو سزا دی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ کا لہجہ چٹانوں کی طرح سخت تھا اسکی آنکھوں میں انتقام کی چمک صاف دیکھی جاسکتی تھی حرا بیگم جیسے پر سکون ہو گئی تھیں یہی تو وہ چاہتی تھیں اسی لیے تو انہوں نے اپنی ماں کی مخالفت کے باوجود فازیہ کو اپنے ساتھ رکھا تھا کہ وہ پچیس سالوں بعد اسے کیش کروانا چاہتی تھیں اور یہ سونے کی چڑیا اب ان کے لیے بہت بڑا فائدہ بننے والی تھی۔

"لیکن بیٹا، میں کیسے تمہیں ان لوگوں میں بھیج سکتی ہوں، وہ لوگ بہت ظالم ہیں اور منافق اتنے کہ پوچھو مت، وہ تمہارے ساتھ جھوٹا پیار جتا کر تمہیں میرے خلاف کرنے کی کوشش کریں گئے، پتہ نہیں کونسی کونسی چال چلیں گئے انکی چالوں کو تمہاری ماں سمجھ نہیں سکی تھی اور تم اتنی معصوم کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ فکر مندی سے بولیں تو فازیہ اٹھ کر ان کے قریب آئی اور ان کے دونوں ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگائے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو لگتا ہے کہ آپکی فازیہ ان مطلبی اور ظالم لوگوں کے بہکاوے میں آسکتی ہے؟انکی دس دن کی منافقت میرا اور میری ماں کا پچیس سال کا رشتہ کمزور تو دور کی بات ایسی کوشش بھی نہیں کر سکتے،آپکو پتہ ہے کہ میرے باپ کے باپ کی وصیت کے مطابق مجھے اس خاندان سے اپنا حصہ تب ہی ملے گا جب میں اس خاندان کے کسی لڑکے سے شادی کرونگی اور میں بھی اس وصیت کو ہی اپنی منزل کی سیڑھی بنانا چاہتی ہوں،یہ صرف کچھ ماہ کی بات ہے پھر نہ صرف ساری جائیداد میرے پاس ہوگی بلکہ وہ لوگ بھی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گئے اور وہ عورت جس کی وجہ سے میں اور آپ یوں دربدر ہوئیں اسے تو ایسا مزہ چکھاؤنگی کہ یاد رکھے گی کہ کسی عورت سے اسکا شوہر اور کسی بیٹی سے اسکا باپ چھین لینے کا انجام کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے فخر ہے اپنی بیٹی پر۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اسکی پیشانی چوم کر بولیں تو فازیہ کے چہرے پر مسکراہٹ چمکی۔

"آپ بس پریشان ہونا چھوڑ دیں، اب جو ہو گا بہت اچھا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بلکل مجھے یقین ہے تم پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ مسکرائیں آخر کار اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے والی تھیں۔

\\\\\

آغا ہاشم آفندی نے سب کو اپنے کمرے میں بلایا تھا اور یوں سب کو بلانے کی وجہ کچھ خاص تھی اس لیے سب خاموشی سے ان کے کمرے میں براجمان تھے۔

"تم لوگوں سے مجھے کچھ ضروری بات کرنی تھی بلکہ اپنے فیصلے سے آگاہ کرنا تھا اور امید ہے تم سب میرے اس فیصلے کو اس خاندان کی بہتری کے لیے سمجھنے کی کوشش کرو گے۔۔۔۔۔۔" انہوں نے اپنی بات کی تمہید باندھی۔

"ندیم کی بیٹی پاکستان آچکی ہے۔۔۔۔۔۔۔" اس اطلاع پر کمرے میں موجود سارے نفوس چونکے تھے۔

"کب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" سب کے چہرے پر یہی سوال رقم تھا مگر پوچھنے کی جسارت صرف انکی لاڈلی بھتیجی اور بہو رخسار بیگم نے کی تھی۔

"دس دن ہو گئے ہیں، مجھے دو دن پہلے ہی اس کے وکیل نے بتایا تھا کہ وہ اپنی پڑھائی مکمل کر کے ہمیشہ کے لیے پاکستان آچکی ہے اور اب وہ اپنے باپ کی وراثت کی بطور حصے دار اپنا حق لینا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا جان کی بات پر رخسار بیگم نے معنی خیز نگاہوں سے اپنی دیورانی (چھوٹی بہن بھی تھی انکی) راحیلہ کی طرف دیکھا جیسے کچھ جتانا چاہتی ہوں جبکہ وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئیں۔

"تو آپ نے کیا جواب دیا بابا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟ بڑے بیٹے سلیم آفندی نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"وہی جو کچھ میں آج سے پانچ سال پہلے ندیم کی وفات کے بعد اپنی وصیت میں کر چکا ہوں کہ ندیم کی بیٹی کو ہمارے خاندان میں جگہ اور جائیداد تب ہی ملے گی جب وہ اس خاندان کا حصہ بنے گی، کیونکہ ہاشم آفندی کی پوتی اور ندیم آفندی کی بیٹی ہی اپنا

حق لے سکتی ہے ورنہ حرا نامی عورت تو اس خاندان سے ایک سکہ بھی نہیں لے سکتی اور نہ ہم اسکی اجازت دیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"انکے لہجے میں حرا بیگم کے لیے نفرت آج بھی پچیس سال پہلے جیسی ہی تھی جس پر کسی کو بھی شک نہیں تھا کیونکہ اس خاندان کے سبھی لوگ ہی حرا بیگم کا نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔

"اور اس لڑکی نے ہمیشہ کی طرح اس خاندان کا نام لینا بھی گوارا نہیں کیا ہو گا آخر کو بیٹی تو وہ اپنی ماں کی ہے نہ جس نے پچیس سالوں سے اسے ہم سب سے چھپا کر رکھا اور یہاں تک کہ باپ کے انتقال پر بھی اسے یہاں آنے نہ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم کے لہجے میں فازیہ کے لیے بھی نفرت صاف محسوس کی جا سکتی تھی جس پر آغا جان نے ایک ہنکارہ بھرتے ہوئے اپنے بیٹوں اور بہوؤں کی طرف دیکھا اور وہ کہہ دیا جس کو کہنے کے لیے سب کو یہاں بلایا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ ہمارے فیصلے پر راضی ہے اور اس خاندان کا حصہ بن کر ہمارے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" بات مکمل کر کے انہوں نے سب کے چہروں کے اتار چڑھاؤ نوٹ کیے جن پر زیادہ ناگواری رخسار بیگم کے چہرے پر ہی آئی تھی بلکہ باقی سب کو اگرچہ یہ بات پسند نہیں آئی تھی مگر اتنی کڑوی بھی نہیں لگی تھی کہ وہ اسے ہضم نہ کر پاتے مگر رخسار بیگم جنہوں نے آج سے پچیس سال پہلے ہی حرا بیگم سے کلھم کھلا نفرت کی جنگ کا آغاز کر دیا تھا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ نفرت اور مضبوط ہوتی چلی گئی تھی اب اس عورت کی بیٹی کو اپنے گھر میں برداشت کرنے کا حوصلہ وہ کہاں سے لاتیں اور دوسرا جو آغا جان کا فیصلہ تھا اس پر انہیں اعتراض تھا کیونکہ وہ اس خاندان کے کسی بھی لڑکے سے اس کا تعلق نہیں قائم کرنا چاہتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ کیا چاہتے ہیں آغا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟" تب سے خاموش بیٹھے انکے بیٹے ابراہیم آفندی نے پوچھا تھا جو بات کم مگر دوٹوک کرنے کے عادی تھے۔

"میں چاہتا ہوں کہ جو فیصلہ میں نے ندیم کی وفات کے بعد کیا تھا بلکہ اس سے وعدے کی پاسداری میں کیا تھا کہ میں اسکی بیٹی کو اس عورت سے لینے کی ہر کوشش کرونگا اور اسے ہمیشہ اس گھر میں ہی رکھوں گا تاکہ وہ عورت پھر کبھی اس پر حکمرانی نہ جتا سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جی ہم جانتے ہیں مگر تب آپ نے حاشر کے ساتھ اسکا نکاح کرنے کی خواہش کی تھی جس پر ہم سب متفق بھی ہوئے تھے کہ بس یہی طریقہ تھا ندیم کی خواہش پر اسکی بیٹی کو اس گھر میں رکھنے کا مگر آج سے پانچ سال پہلے جب آپکی طرف سے ہر کی گئی کوشش کو اس عورت نے ناکام بنا دیا تھا تو حاشر کی پسندیدگی کو دیکھتے ہوئے ہم نے اسکی شادی کر دی تھی اور اب خیر سے وہ دو بچوں کا باپ ہے، اب آپ کیا چاہتے ہیں؟ کیا عامر سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" سلیم آفندی کی بات پر انکی بیگم تنزیلہ بیگم نے بے اختیار پہلو بدلہ تھا وہ حاشر کی شادی پر شکرانے کے نوافل ادا کر چکی

www.novelsclubb.com

تھیں کہ اس فتنہ عورت کی بیٹی سے جان چھوٹ گئی تھی مگر اب شوہر کی بات پر وہ دوبارہ سے بدمزہ ہوتیں آغا ہاشم کی اگلی بات کی منتظر تھیں۔

"نہیں عامر کو میں اتنی بڑی زمعداری کے قابل نہیں سمجھتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" انکی بات جہاں تنزیلہ بیگم کو پر سکون کر گئی تھی وہی رخسار بیگم کے کان میں خطرے کی گھنٹی بھی بجی تھی۔

"تو پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" سب کی نظریں ان پر تھیں۔

"نائل ابراہیم آفندی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ان کے منہ سے نکلتے چند الفاظ رخسار بیگم کو کرنٹ لگا گئے تھے جبکہ باقی بھی کچھ پریشانی سے دیکھنے لگے کیونکہ رخسار بیگم کی سوچ اور نفرت سے اس گھر کا بچہ بچہ واقف تھا۔

"آپ ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں آغا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم جیسے تڑپ کر رہ گئیں تھیں انکے اکلوتے بیٹے کا سوال تھا وہ سارے لحاظ بلائے طاق رکھ کر کہہ اٹھیں۔

"کیوں کیا بڑائی ہے اس میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟الٹا سوال کیا تھا۔

"بڑائی؟؟؟یہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں آغا جان؟اس فتنہ پرور عورت کی بیٹی کو میں کیسے اپنے اکلوتے بیٹے کی زندگی میں زہر گھولنے کی اجازت دے سکتی ہوں؟آپ سب جانتے ہیں کہ پچیس سال پہلے کیسے اس عورت نے ہمارے خاندان میں آگ لگانے کی کوشش کی تھی اور کیسی بدنامی سے ہم سب کو منہ چھپا کر گزرنا پڑا تھا اب اسی فسادی عورت کی بیٹی کو آپ دوبارہ سے ہماری زندگیوں میں لانا چاہتے ہیں وہ بھی میرے بیٹے کی زندگی میں؟پتہ نہیں اس لڑکی میں اپنی ماں کی کونسی خصلت اور کونسا زہر چھپا ہوگا میں آپ کے اس فیصلے کو نہیں مانتی چچا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر سارا گھر سر پر اٹھا دیں آخر ان کے اکلوتے بیٹے کی زندگی کا سوال تھا وہ اپنی اکلوتی بہو کبھی بھی اس عورت کی بیٹی کو بنانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ جانتے ہوئے بھی کہ میرا فیصلہ ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ان کے ٹھنڈے لہجے پر رخسار بیگم کچھ پل کو لب بھینچ گئی تھیں یہ انکی لاڈلی ہونے کی چھوٹ ہی تھی کہ وہ اتنا سب کچھ کہہ گئی تھیں ورنہ آغا ہاشم کے فیصلوں کو رد کرنے کا حوصلہ ان کے بیٹوں میں بھی نہ تھا۔

"گستاخی معاف چچا جان، پر میں اپنے بیٹے کی زندگی برباد کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دونگی، ماں ہو کر بھی آج تک میں نے اس سے کبھی سخت لہجے میں بات نہیں کی اور آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے دوزخ میں پھینک دوں جہاں وہ دونوں ماں بیٹی پتہ نہیں کونسی گیم کے ساتھ یہاں آکر میرے بیٹے کے لیے عذاب کی طرح مسلط ہو جائے گی اور دن رات کونسا زہر اس کے کانوں میں بھرے گی، میں اپنے بیٹے کو ندیم آفندی نہیں بنتے دیکھ سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ دوٹوک انداز میں کہتی اپنے شوہر ابراہیم آفندی کی طرف دیکھنے لگیں بلکہ گھورنے لگیں جو کہ لاپرواہ یوں بیٹھے تھے جیسے ان کے بیٹے نہیں کسی اور کی زندگی کا فیصلہ ہو رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

"خاندان میں اور بھی لڑکے ہیں، عیسی اور موسی بھی ہیں (انہوں نے اپنی اکلوتی بیٹی کے بچوں کے نام لیے تھے) مگر مجھے فازیہ کے لیے نائل ہی بہتر لگا کیونکہ وہ میرے ابراہیم کا بیٹا ہے جس نے آج سے تیس سال پہلے میرے بڑے بھائی کی سب سے منہ پھٹ اور جذباتی بیٹی رخسار کے ساتھ بہت اچھے سے نباہ کیا ہے، آج سے تیس سال پہلے اسی طرح ابراہیم کی ماں نے بھی مجھے یہی کہا تھا کہ وہ اپنے اتنے سلجھے اور خاموش طبعیت بیٹے کے لیے اتنی گرم مزاج بہو نہیں لا سکتی بلکہ ندیم کے لیے تمہارا رشتہ چاہتی تھیں مگر مجھے ندیم کا پتہ تھا کہ وہ جذباتی ہے اس لیے میں نے اس کے لیے راحیلہ بیٹی کو چنا اور ابراہیم کے لیے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ان کے جتاتے انداز پر رخسار بیگم پہلو بدل کر رہ گئیں اپنے مزاج کی تندہی کی وجہ سے وہ پورے خاندان میں مشہور تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اور میرے فیصلے نے یہ ثابت کیا کہ وہ بہترین تھا، کیونکہ تم دونوں کی مثالی زندگی سب کے سامنے ہے اور اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے

کیونکہ نائل بھی اپنے باپ جیسا سمجھدار اور دھیمے مزاج کا ہے وہ جذباتی نہیں ہے اور مجھے یقین ہے وہ بہت اچھی زندگی گزارے گا فازیہ کے ساتھ، ہم فازیہ سے کبھی ملے نہں نہ جانتے ہیں کہ اسکا مزاج اسکے طور طریقے کیسے ہیں مگر نائل کو لے کر اس بات کا یقین ہے کہ وہ خدانخواستہ اپنی ماں جیسی سوچ کی حامل بھی ہوئی تو ہمارا نائل اسے سنبھال لے گا کیونکہ اسے رشتوں کو اپنے مقام پر رکھ کر ان سے اچھے طریقے سے برتنا آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ان کے تجزیے پر رخسار بیگم کے علاوہ سبھی متفق ہوئے تھے کیونکہ نائل ابراہیم کی شخصیت کے بارے میں سب ہی اچھی طرح جانتے تھے۔

"مگر میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"بس رخسار، جب آغا جان نے کہہ دیا تو اب تمہیں بھی کھلے دل سے قبول کر لینا چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ابراہیم آفندی نے انکی بات کاٹی تھی جس پر وہ مٹھیاں بھینچ کر وہاں سے واک آؤٹ کر گئیں یہ ان کے غصے کا اظہار تھا جس پر آغا جان

ریلیکس تھے کیونکہ جتنا بڑا بم پھوڑا تھا انہوں نے اس کے نتیجے میں یہ احتجاج تو کچھ نہ تھا۔

"تم لوگ بھی جاؤ، باقی فیصلہ نائل سے پوچھ کر ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم آفندی نے سب کو جانے کی اجازت دی تھی اور خود اپنے بیڈ پر آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گئے۔

وہ غصے اور جھنجلاہٹ میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھیں اور آغا ہاشم کے اس اقدام کو کسی صورت بھی قبول نہ کرنے کا فیصلہ کر چکی تھیں اس لیے ابراہیم آفندی کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر ایک طیش کے عالم میں انکے قریب ٹھہریں تھیں۔

"آپ اپنے بیٹے کی زندگی میں زہر گھولتے کیسے دیکھ سکتے ہیں ابراہیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"حوصلے سے بات کرو رخسار، یہ بات اتنی بھی نامناسب نہیں کہ تم یوں کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جوان کے واروں کے لیے تیار ہو کر ہی کمرے میں آئے تھے اس لیے تحمل سے بولتے صوفے پر ٹک گئے مگر انکو اور طیش دلا گئے۔

"آپ جتنا حوصلہ دکھا رہے ہیں وہی کافی ہے کیسے آپ یوں پر سکون رہ سکتے ہیں ہمارے بیٹے کی زندگی کا سوال ہے، میں کسی صورت اس ناگن کی بیٹی کو اپنی بہو کے طور پر قبول نہیں کر سکتی ارے میں تو اسے اس گھر میں لانے کے حق میں نہ تھی کجا کہ اپنی بہو کے طور پر، کبھی نہیں ابراہیم صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سر نفی میں ہلاتیں ان کے سامنے ہی ٹک گئیں۔

"اب تم سکون سے میری بات سن سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ان کے نرمی سے پوچھنے پر وہ صرف انہیں دیکھ کر رہ گئیں۔

"تم جانتی ہو کہ نائل ہمارا اکلوتا بیٹا ہے جسے شادی کے پانچ سال بعد نہ جانے کتنی دعاؤں سے اللہ سے مانگ کر لیا ہم نے، آج تک اسے ہم نے کیا آغا جان نے بلکہ

www.novelsclubb.com

پورے آفندی ہاؤس نے لاڈوں کی طرح رکھا ہے اور ہمیشہ سے یہی کوشش کرتے آرہے ہیں کہ کبھی بھی وہ فیصلہ نہ ہو جو اس کے لیے پریشانی کا باعث بنے، دوسری طرف نائل نے بھی ہمیں نہ صرف عزت اور مان بخشا ہے بلکہ اس نے بھی تعلیمی میدان ہو یا خاندان میں کوئی بات ہمیشہ ہمارا سر فخر سے بلند کیا ہے تو پھر خود سوچو کہ میں اور آغا جان کبھی اس کے لئے کوئی غلط فیصلہ کر سکتے ہیں، مانا کہ ندیم نے ایک غلط عورت سے شادی کر کے غلط فیصلہ کیا تھا جس کے نتائج اس کے ساتھ ساتھ ہم سب کو بھی بھگتنے پڑے تھے اور اب اسی عورت کی بیٹی کو گھر لانے کا فیصلہ ہو سکتا ہے ہم سب کے لیے پریشانی کا باعث بنے مگر مجھے پورا یقین ہے کہ غلط ثابت نہیں ہو گا کیونکہ اب ندیم آفندی نہیں بلکہ نائل ابراہیم

www.novelsclubb.com

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مگر ہم اپنے بیٹے کو اس امتحان میں ڈالیں ہی کیوں؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ چیخ کر بولیں انکو کسی صورت گوارا نہ ہو رہا تھا۔

"کیونکہ آغا جان کو ندیم سے کیے وعدے کی پاسداری کرنی ہے وہ چاہتا تھا کہ اسکی بیٹی اسی خاندان کا حصہ بن کر رہے اور حاشر کی شادی کے بعد عامر اور عیسی لاابالی اور غیر سنجیدہ لڑکے ہیں وہ تو کبھی بھی اسکی ماں کی چالاکیوں کو ہینڈل نہیں کر سکیں گئے جس عورت کا یوں اچانک اپنی بیٹی کی شادی اس خاندان میں کرنے کا مقصد یقیناً کچھ بڑا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جو سوچ رہے تھے وہی ان کے سامنے بیان کر گئے جس پر رخسار بیگم مزید بگڑیں۔

"آپ سب جانتے بوجھتے نائل کو اس جہنم میں دھکیل رہے ہیں نہ؛ وہ لڑکی ویسے بھی دو سال بڑی ہے میرے بیٹے سے دوسرا جس عورت کی وہ بیٹی ہے آپ کو لگتا ہے کہ معصوم اور سیدھی سادھی ہو گی کبھی نہیں، دیکھ لیجئیے گا پورا ڈرامہ ہونے والا ہے اس گھر میں، صرف جائیداد کے لیے وہ اس گھر میں آ رہی ہے اور پھر اس کے بعد اپنی ماں کی طرح دوسروں پر جھوٹے الزامات لگا کر طلاق لے کر وہ چلتی بنے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں لگتا کہ کچھ ایسا ہو گا، اگر ہو گا بھی تو ہم سب ہینڈل کر لیں گئے مگر کم از کم ندیم کی آخری خواہش کو پورا کر کے ہم سب تو پر سکون ہو جائیں گئے کہ ہم نے اپنی اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے اب جو اللہ کو منظور، صرف تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ نرمی سے بولے جس پر رخسار بیگم صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گئیں وہ ابراہیم آفندی کی بات کی نفی کرنا مناسب نہیں سمجھتیں تھیں کیونکہ ابراہیم آفندی وہ انسان تھے جنہوں نے آج سے تیس سال پہلے انکو عزت کے ساتھ محبت بھی دی تھی اور انکے مزاج کو اس خوبصورتی سے ہینڈل کیا تھا ہر جگہ انکی عزت کی بھی تھی اور کروائی بھی تھی اس لیے وہ کسی بھی صورت انکے ساتھ بد تمیزی نہیں کر سکتی تھیں ورنہ انکا بس چلتا تو ہر ایک کی بات رد کر کے اس عورت کی بیٹی کو کبھی بھی نائل کی زندگی میں تو دور اس گھر میں بھی آنے نہیں دے سکتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ جو بھی کہیں مگر ایک بات یاد رکھیے گا آپ میرے بیٹے کو کسی صورت میں بھی پریشرائیز نہئں کریں گئے، اگر اسے یہ فیصلہ قبول نہیں ہو گا تو آپ اس کا ساتھ دیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ان کو باور کرواتیں ہوئی کہہ اٹھیں جس پر وہ گہرا سانس بھرتے سر اثبات میں ہلا گئے کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتے تھے کہ آغا ہاشم آفندی بھی اسکی رضامندی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

جب اسکی بلیک ہیوی بائیک پورچ میں آکر رکی تھی تب رات کے دس بج رہے تھے وہ اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جب آغا ہاشم آفندی کی کال آئی تھی اور وہ اس سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتے تھے اس لئے وہ ان سے اجازت لیتا گھر آیا تھا اور اب سیدھا آغا ہاشم کے کمرے میں جانے کا ارادہ تھا کہ ہال میں انتظار کرتیں رخسار بیگم کو دیکھ کر انکے قریب آیا۔

www.novelsclubb.com

"مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اس کے مخاطب کرنے پر وہ کچھ یوں بے تابی سے اسکی طرف مڑیں جس پر وہ کچھ حیران ہوا تھا۔

"کہاں تھے تم نائل؟ کب سے انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بتایا تو تھا کہ اسامہ کی منگنی کی ٹریٹ تھی، خیریت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔؟

"جب تک اس عورت کا وجود اس دنیا میں موجود رہے گا تب تک آفندی ہاؤس میں خیریت کم ہی دیکھنے کو ملے گی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جو پہلے ہی جلی بھنی تھیں دانت پیس کر بولتیں اسے چونکا گئیں۔

"کیا بات ہے؟؟ کیا پھر سے ندیم چاچو کی بیٹی کا ایشو چل رہا ہے فیملی میں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جانتا تھا آج سے پانچ سال پہلے بھی اس گھر میں ندیم چاچو کی بیٹی کا معاملہ کافی ہلچل کا باعث بنا تھا مگر تب آغا ہاشم کے ہر حربے کو ناکام بناتے ہوئے حرا بیگم نے اسے لندن بھیج دیا تھا اور کہا تھا کہ اپنی تعلیم مکمل کر کے وہ اپنی زات کا خود ہی فیصلہ کرے گی جس سے سب ہی نے جان چھوٹ جانے پر شکر ادا کیا

تھا اور حاشر جو اپنی کلاس فیلو اور آغا ہاشم کی رشتے میں نواسی لگتی تھی اس سے شادی کر کے جیسے خود کو آزاد کروایا تھا۔

"ہاں وہی ناگن کی بیٹی اس گھر میں آنا چاہتی ہے جیسے اسکی ماں نے کیا ویسے ہی اب وہ میری بہن کے لیے عذاب بن کر ہم سب کے سینے جلائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔"

"حوصلہ بہو، اسے یہی پکڑے بیٹھ گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم کی آواز پر رخسار بیگم ان پر ایک ناراضگی کی نظر ڈال کر رخ موڑ گئیں جس پر نائل نے سوالیہ انداز سے آغا ہاشم کی طرف دیکھا جنہوں نے اسے کمرے میں آنے کا اشارہ کرتے ہوئے رخسار بیگم کو مخاطب کیا۔

"میرے اور نائل کے لیے چائے بھجوا دینا وہ بھی آدھے گھنٹے بعد کیونکہ مجھے اپنے پوتے سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کہتے ہوئے کمرے کی طرف چلے گئے جبکہ نائل بھی اپنی ماں پر ایک نظر ڈالتا کچھ کشمکش کا شکار ہوتا ان کے پیچھے چل دیا جب کہ رخسار بیگم کڑھ کر رہ گئیں۔

"کیا بات ہے معاملہ کچھ پیچیدہ سا لگ رہا ہے آغا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"وہ کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" انہوں نے اپنی نشست سنبھالتے ہوئے اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"آپکے لاڈلے بیٹے کی لاڈلی بیوی آپکی لاڈلی بھتیجی بیٹی سے بہو بن گئی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کچھ دیر پہلے کے انکے طرز مخاطب کے بارے میں بولا جس پر وہ مسکرائے۔

"برخودار ہم بھی آغا جان سے چچا جان کی سیڑھی پر آ گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اوہ مطلب کہ کچھ دن اب میری کوئی شکایت آپ تک نہیں آئے گی نائس۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ایزی ہو کر بیٹھا تھا جس پر آغا ہاشم نے اسے گھور کر دیکھا تھا کیونکہ رخسار بیگم اکثر گھر لیٹ آنے پر آغا ہاشم سے کال کرواتیں رہتی تھیں جس پر وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کئی پلان کینسل کر کے گھر آنے کی وجہ سے نالاں رہتا تھا۔

"زیادہ مت پھیلو،اپنی مما سے میری صلح کروانا اب تمہارا کام ہے کیونکہ ہو سکتا ہے اگر تم میری بات مانو تو وہ تم سے بھی ناراض ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کونسی بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ سنجیدہ ہوا۔

"میں نے فازیہ ندیم سے رابطہ کیا ہے اور وہ میری شرط مان کر اس گھر میں آنے کو راضی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم نے کہتے ہوئے اسکی طرف دیکھا جو کہ پوری طرح انکی طرف متوجہ تھا۔

"اور میں چاہتا ہوں کہ اس گھر میں وہ ندیم کی بیٹی کے بجائے تمہاری بیوی بن کر آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"بات اتنی آسان نہ تھی جتنی انہوں نے کر دی تھی اور بات مکمل کر کے انہوں نے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ نوٹ کرنے شروع کر دیئے تھے جو شاید نہیں یقیناً انکی بات پر ششدر ہوا تھا اور پھر جیسے کچھ سنبھل کر انکی طرف دیکھنے لگا۔

"آپ نے یقیناً یہ فیصلہ کچھ سوچ سمجھ کر کیا ہو گا اور اس فیصلے کے پیچھے چھپے محرکات بھی میں اچھے سے سمجھتا ہوں کیونکہ تقریباً آج سے پانچ سال پہلے بھی کچھ ایسے ہی حالات اور واقعات میری آنکھوں کے سامنے سے گزرے ہیں مگر آغا جان میں کیوں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کچھ پل کو رکا۔

"آپ جانتے ہیں کہ میرا ایم بی اے کا لاسٹ سمسیٹر چل رہا ہے میں ابھی ان زمعداریوں میں ہر گز پڑنا نہیں چاہتا اور خاص کر کے اس محاز پر لڑ کر تو میں کبھی بھی جیت نہیں سکو نگا کیونکہ آگے میری ماں ہے اور آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں مما کو کہ انہوں نے ان پچیس سالوں میں اگر سب سے زیادہ نفرت کی ہے تو وہ اس عورت اور اسکی بیٹی سے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں ایک نئی جنگ چھیڑ دوں ہر گز نہیں، آپ کو میں کوئی ڈکٹیشن تو نہئں دے سکتا ہاں مشورہ ضرور دو نگا کہ آپ اس لڑکی کے لیے نائل آفندی کیا بلکہ آفندی ہاؤس کے کسی بھی لڑکے کے بارے میں نہ سوچیں بلکہ اسے کہیں اور بیاہ دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سکون سے

www.novelsclubb.com

اپنی بات مکمل کرتا آخر میں تجویز دیتا انکی گھوریوں کی طرف دیکھتا کندھے اچکا گیا جیسے کہہ رہا ہو کہ میرا کیا قصور؟

آغا ہاشم نے اپنے اس لاڈلے پوتے کی بات پر نہ متفق ہوتے ہوئے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"تم نے جو کہا بے شک درست ہے مگر تم نے پوچھا نہ کہ اس بار تم کیوں؟؟؟ تم جانتے ہو کہ حاشر کی سنجیدگی اور بردباری سے میں نے فیصلہ کیا تھا مگر تب وہ عورت نہیں مانی تھی مگر اب فازیہ اس بات پر رضامند ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"معذرت مگر آپ کو نہیں لگتا کہ اب مان جانے کے پیچھے وجہ کچھ اور ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں جانتا ہوں میں، میری شرط کے مطابق پر وہ اپنی جائیداد لینے کی تب ہی حقدار ہو گی جب وہ اس گھر میں آ کر رہے گی اور اب اگر وہ ماں بیٹی مان گئیں ہیں تو وجہ صاف ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ وہ تمہارے نام سے جڑ کر آئے کیونکہ تم میں وہ

ساری خوبیاں ہیں جو تیس سال پہلے مجھے ابراہیم میں نظر آئیں تھیں رخسار کے لیے اور دیکھو تمہارے سامنے ہے اب سب سے زیادہ اگر رخسار کسی کا مان اور عزت رکھتی ہے تو وہ تمہارے والد صاحب ہیں اور کل کو یہی رخسار کسی کو خاطر میں نہیں لاتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم کی بات پر وہ سر نفی میں ہلاتا کہنے لگا۔

"مما کا معاملہ اور تھا یہ معاملہ اور ہے آغا جان، یہاں ایک عورت پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت گھر میں آرہی ہے کہ اسکا پلان صرف دولت اور آفندی ہاؤس کے لوگوں سے بدلہ لینے کا ہے آپکو لگتا ہے کہ آپکی پوتی گھر بسانے آرہی ہے وہ صرف ہم سب کو ایک سبق سکھانے کی چاہت میں آرہی ہے تاکہ وہ اپنا مقصد حاصل کر کے اس گھر سے رفو چکر ہو سکے اور آپ مجھ سے یہ توقع لیے بیٹھے ہیں کہ میں اپنے بابا کی طرح اس کو پیار اور نرمی سے ہینڈل کروں کہ اپنے دل سے لالچ اور فراڈ پن نکال کر ہمارے ساتھ ہنسی خوشی رہو واؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ آخر میں طنزیہ مسکرایا تھا آغا ہاشم نے گھورا جیسے اسکی مسکراہٹ پسند نہ آئی ہو۔

www.novelsclubb.com

"ان باتوں کو میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں نائل، تم میرے پوتے بھی ہو اور دوست بھی اس لیے میں تم سے کھل کر بات کرنا چاہتا ہوں اور تمہیں ہر طرح کے آزادانہ فیصلے کا اختیار دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مطلب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سمجھا نہ تھا۔

"مطلب یہ کہ تمہارا آغا جان صرف تم سے اتنی مدد چاہتا ہے کہ تم تین ماہ تک صبر اور تحمل سے میرے فیصلے کو برداشت کر لو اس کے بعد تم آزاد ہو گئے چاہے تو اسے چھوڑ دینا چاہے تو دوسری شادی کر لینا بعد میں تمہاری مرضی اور چاہت کی اہمیت ہو گی، تم ایک دفعہ میری مان کے مجھے ندیم سے کیے گئے وعدے کو پورا کرنے دو کہ میں اسکی اولاد کو اس گھر میں لایا بھی اور اسے اسکا حق بھی دیا اور مجھے اپنے پوتوں اور نواسوں سے سب سے زیادہ عزیز تم ہو اور میں تمہیں ہی اس مشکل فیصلے کی پاسداری کے لائق سمجھتا ہوں ورنہ تُمہیں لگتا ہے کہ عامر اور عیسی سے میں یہ نہیں کروا سکتا تھا یا انکی ماؤں سے ڈرتا تھا میں تم اچھی طرح جانتے ہو اس معاملے

www.novelsclubb.com

میں، میں بس تمہاری ماں سے ڈرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آخر میں وہ شرارتی لہجے میں بولتے جیسے ماحول کی سنجیدگی کو کم کرنا چاہتے تھے اور یہ کوشش انکی کامیاب رہی تھی نائل بے اختیار مسکرایا تھا۔

"پھر بھی آپ انکے بیٹے کو قربان کرنا چاہ رہے ہیں، مگر میں مما کو ناراض کر کے کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ ابھی بھی تذبذب کا شکار تھا۔

"اسے منانا تمہارے والد کا کام ہے بلکہ کچھ تو وہ رضامند کر بھی چکا ہے مگر باقی فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اور اگر میں انکار کر دوں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس نے جیسے ان کے تاثرات جانچنے کے لیے بات ادھوری چھوڑ کر انکی طرف دیکھا تھا جو بڑی آس اور امید سے اسکی طرف رہے تھے۔

"زبردستی تو ہرگز نہیں کرونگا، ہاں عاجزی سے درخواست ہی کر سکتا ہوں کہ تمہیں اپنے دادا جان کے اس فیصلے پر انکا ساتھ دینا چاہیئے کیونکہ میں نے آج تک ہر

فیصلے میں تمہارا ساتھ دیا تھا چاہے وہ علیشہ سے منگنی نہ کرنے کا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کچھ جتاتے ہوئے جیسے کچھ یاد کروانا چاہ رہے تھے نائل

ابراہیم انکی چالاکی پر ہنس دیا تو آغا ہاشم نے اسکی خوبصورت ہنسی کی دل ہی دل میں

نظر اتاری تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ آفندی ہاؤس کیا پورے خاندان میں

بھی اگر کسی کو خوبصورت اور ڈیشنگ پرسنالٹی کا ٹائٹل دیا جاتا تو وہ نائل ابراہیم ہی

تھا جس نے خوبصورت نین و نقش اپنے بابا ابراہیم کے چرائے تھے اور بائیں گال

میں پڑتا ڈمپل اپنی مامار خسار سے جو اس کے چہرے کی خوبصورتی میں اضافہ کیے

ہوئے تھے یونیورسٹی میں بھی وہ اپنے شاہانہ رکھ رکھاؤ اور خوبصورتی کی وجہ سے

پرنس چارمنگ کے نام پر مشہور تھا اس لیے تو رخسار کی بھتیجی اور نائل کی کلاس فیلو

علیشہ اس پر دل و جان سے فدا تھی اور نائل اگر اسے پسند نہیں کرتا تھا تو نہ پسند بھی

نہیں کرتا تھا مگر وہ ابھی شادی کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا اس لیے

رخسار بیگم کے پرزور اصرار کے باوجود اس نے منگنی کیا بات پکی کرنے سے بھی

www.novelsclubb.com

منع کیا تھا کہ وہ پانچ سال کے بعد فیصلہ کرے گا کہ اسے علیشہ سے شادی کرنی ہے یا کسی اور سے اور اس فیصلے پر آغا ہاشم نے اسکا ساتھ دیا تھا ورنہ تو رخسار بیگم کی جذباتی بلیک میلنگ سے وہ تھک ہار گیا تھا۔

"اور اب مجھے سمجھ آیا کہ آپ نے ایک سال پہلے میرا ساتھ کیوں دیا تھا آپ یہی سوچ کے بیٹھے تھے ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اس کے درست اندازے پر آغا ہاشم نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"یقین مانو علیشہ بیٹی کا تمہارے ساتھ جوڑ نہیں بنتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم کو آزاد خیال لڑکیاں پسند نہ تھیں۔

" جسے آپ لانا چاہ رہے ہیں آپکو لگتا کہ اسکا جوڑ میرے ساتھ بنتا ہے میرے خیال میں وہ مجھ سے دو سال بڑی بھی ہیں اور کافی چالاک بھی ایویں تو نہیں لندن آتے ہی اتنا بڑا فیصلہ کر لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اس نے بھی جتانا مناسب سمجھا۔

"کہہ سکتے ہو مگر مجھے اپنے خون پر یقین ہے وہ اپنی ماں کی باتوں میں آئی ہو گی مگر جب اسے ہم سے ساری حقیقت پتہ چلے گی تو وہ یقیناً اپنی ماں کا ساتھ چھوڑ دے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ان کو جیسے اس بات پر بہت یقین تھا نائل گہرا سانس بھر کر رہ گیا وہ اس فیصلے کے حق میں ہر گز نہ تھا مگر آغا جان کی اسکی ذات سے لگائی گئی امید اور یقین پر جیسے شش و پنج میں پڑ گیا تھا وہ جانتا تھا کہ آغا ہاشم اس پر کبھی زبردستی نہیں کرے گئے مگر انکا اس پر کیا گیا اعتماد بھی وہ توڑنا نہیں چاہتا تھا اور نہ انکا دل اس لیے کھڑا ہو گیا۔

"میں نے اس لڑکی کو نہیں دیکھا نہ اس کے بارے میں کچھ جانتا ہوں بس اتنا کہ وہ جس عورت کی بیٹی ہے اس عورت سے ہم ہر گھٹیا پن کی امید لگا سکتے ہیں تو اسکی بیٹی میں ماں کی کونسی کونسی خوبیاں چھپی ہیں یہ کوئی بھی نہیں جانتا پھر بھی اگر آپ کو یہ لگتا ہے کہ آپ اسے اس گھر میں لا کر میرا نام اس کے نام کے ساتھ جوڑ کر اپنے بیٹے سے کیا گیا وعدہ نبھانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں

www.novelsclubb.com

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اسکی بات نے جہاں آغا ہاشم کو خوشی سے نوازہ تھا وہی انکی ساری باتیں سنتی رخسار بیگم کے سینے میں آگ لگا گئی تھی وہ جل کر رہ گئیں تھیں۔

"مگر ایک بات میں آپ کی خوشی کے لیے آپکو اپنی زندگی کے تین ماہ تو دے سکتا ہوں مگر اپنی پوری زندگی برباد نہیں کرنے دونگا، ویسے تو اس کے آنے کے ایک دن بعد ہی اسکی خوبیاں سب کے سامنے آجائیں گی مگر مجھے پھر بھی تین ماہ برداشت کرنا پڑے گا اور اس کے بعد فیصلہ میرا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"کہہ کر وہ ان سے اجازت لیتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ دروازے سے پیچھے ہٹتیں رخسار بیگم نے چائے کے کپ اپنے پیچھے آتی راحیلہ بیگم کو دیئے اور خود نائل کے پیچھے چل دیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا فیصلہ کر کے آئے ہو تم نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ابھی وہ کمرے میں آیا تھا کہ رخسار بیگم کڑھے تیوروں سے اس پر چڑھ دوڑیں وہ گہرا سانس بھرتا انکی طرف پلٹا۔

"مما پلیز تحمل سے میری بات سن لیجئے پھر جو مرضی کہہ لیں۔۔۔۔۔۔۔"

"سن چکی ہوں میں تمہاری ہر بات، آخر تم کیسے انکی بات مان سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"وہ آغا جان ہیں مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جانتی ہوں مگر اس وقت وہ صرف اپنی پوتی کے آغا جان بنے ہوئے ہیں ارے وہ کیسے اس خرافہ کی بیٹی کو ہمارے گھر میں میری بہو کے طور پر لا سکتے ہیں، میں اس لڑکی کو ہر گز قبول نہیں کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ چیخ کر بولیں نائل نے پیار سے انکو دونوں بازوؤں سے تھام کر بیڈ پر بیٹھا اور خود انکے ہاتھ پکڑ کر ساتھ بیٹھ گیا۔

"آپکا غصہ بجا ہے اور آپکو حق بھی ہے کہ آپ اس فیصلے کے خلاف جا سکیں مگر میں نے صرف اپنے آغا جان کی بات کا مان رکھا ہے مما آپ اور بابا نے ہی مجھے شروع سے سمجھایا تھا کہ اپنے بڑوں کا مان کیسے رکھا جاتا ہے اب اگر میں انکو انکار کر دوں تو انہوں نے مجھے کچھ بھی نہیں کہنا ہے مگر مجھے ساری عمر اس بات کا گلٹ رہے گا کہ میں نے اس وقت انکی بات نہیں مانی جس وقت وہ سب سے زیادہ مجھ سے آس اور امید لگائے بیٹھے تھے پلیز مجھے اس دوراہے پر مت لے کر جائیں کہ میں نہ آپ کو انکار کر سکوں نہ آغا جان کا دل دکھا سکوں پلیز، صرف کچھ دنوں کی بات ہے میں آپکو گارنٹی دے رہا ہوں وہ یہاں عمر بھر رہنے نہیں آ رہی ہے صرف اپنی جائیداد اور ہمیں اپنی اصلیت دکھانے آ رہی ہے تو پھر اس بات سے گھبرانا کیسا، یہی سمجھے ایک امتحان ہے بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اور اگر اس نے تمہیں ہم سے بد ظن کر دیا تو، یا اپنی ماں کی طرح تمہیں کوئی نقصان پہنچا دیا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"آپ فکر نہ کریں میں چاچو نہیں ہوں مما، آپ اپنے بیٹے پر یقین رکھیں مجھے ہر بات کا پتہ ہے اور میں کبھی بھی ایسا نہیں کرونگا جس سے آپ کو تکلیف ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"علیشہ کا کیا ہوگا، وہ بہت پاگل ہے تمہارے لیے، کل بھی نائلہ آپا نے بات کی کہ نائل کو بولو کوئی رسم کرلیں مگر۔۔۔۔۔۔۔۔" انکی بات ہر وہ گہری سانس بھر کر بولا۔

"ان سے کچھ چھپا تو ہے نہیں مما، راحیلہ خالہ آپ دونوں کی بہن ہے جن کے ساتھ سب سے برا ہوا تھا آج سے پچیس سال پہلے سو آپ انکو سچ بتائیں کہ یہ صرف کچھ دنوں کی بات ہے یہی سمجھیں جیسے آغا جان ایک ٹرائل دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس لڑکی میں اپنی ماں کا خون زیادہ شامل ہے کہ باپ کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کی بات پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سر ہلا گئیں تھیں اب وہ اپنے بیٹے کو پریشان ہر گز نہں کرنا چاہتی تھیں جو اپنے آغا جان کی محبت میں خود کو قربان کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

.....

حرا بیگم کمرے میں آئیں تو وہ اپنا سامان پیک کرتی نظر آئی۔

"کل جا رہی ہو پھر تم اس قید خانے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اس کے سامان پر نظر ڈالتیں وہ اس کے پاس ٹک گئیں۔

"مجبوری ہے مما، کچھ پانے کے لیے کچھ برداشت بھی کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"یہ سب تم میرے لیے کر رہی ہو نہ تو چھوڑ دو مجھے بس تم عزیز ہو میری جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔" انکے لہجے میں ممتا والی چاشنی کھلی تھی۔

"اور مجھے بھی آپ بہت عزیز ہیں اور میں نے آپ کو روتے بھی دیکھا ہے اور تڑپتے بھی، آپکی ایک ایک پل کی اذیت کی گواہ ہوں میں اور سب سے بڑی بات مجھے اپنی محرومیوں کا بھی تو بدلہ لینا ہے ان لوگوں سے جو ایک ہستا بستا گھر برباد کر کے کیسے

سکون سے رہ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ ان کے قریب آ کر ان کے ہاتھ تھام گئی۔

"مجھے اس خاندان سے اپنی ہر تکلیف کا حساب لینا ہے مما اور اس کے لیے میں کسی حد تک بھی جا سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی جس پر نائلہ بیگم کے اندر اطمینان کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔

"تو کس سے نکاح کروائیں گئے تمہارا وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جس سے بھی، مجھے کونسا ساری عمر وہاں رہنا ہے، یہ تو ایک چھوٹا سا کھیل ہے جس میں مات ان لوگوں کا مقدر ہے چاہے مہرہ کوئی بھی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مگر پھر بھی پتہ تو لگے یہ نہ ہو کوئی ایسا ہو جو تمہاری مرضی کی پروا کیے بغیر تمہارے ساتھ کوئی زبردستی کرے۔۔۔۔۔۔۔۔"نائلہ بیگم کی بات میں جو ڈر اور مفہوم چھپا تھا اس کو وہ نہ صرف سمجھ چکی تھی بلکہ بہت کچھ سوچ بھی چکی تھی۔

"اسکی آپ فکر نہ کریں، میں اتنی آسانی سے کسی کو میسر ہونے والی نہیں ہوں آنے والے وقت کی ہر چال سے باخبر بھی ہوں اور ہر طوفان سے نمٹنے کا حل بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھے اب لگ رہا ہے کہ فازیہ تم اپنی مما سے زیادہ بہادر ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائلہ بیگم کی آنکھوں میں اس کے لیے ستائش تھی وہ مسکرا دی۔

"نہیں بلکہ یہ بہادری مجھے اپنی مما سے ملی ہے جیسے حالات و واقعات کا آپ نے مقابلہ کیا یہ تو کچھ بھی نہیں اس کے بدلے، آپ بس میرے لیے دعا کیجیئے گا باقی تو ہمارا رابطہ رہے گا اور پورے تین ماہ بعد میں جیت کر آپ کے سامنے موجود ہونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ یقین دہانی سے کہتی ہوئی ان کے گلے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"آفندی ہاؤس" میں اس وقت آغا ہاشم کی سرپرستی میں ان کے تین بیٹوں کی فیملی رہائش پزیر تھی جس میں سب سے بڑے سلیم آفندی اپنی بیگم تنزیلہ دو بیٹے حاشر، عامر اور دو بیٹیوں ثمرہ اور حمرہ کے ساتھ اوپر والے پورشن میں جبکہ ابراہیم آفندی اپنی بیگم رخسار اور اکلوتے بیٹے نائل آفندی کے ساتھ نیچے والے پورشن میں رہتے تھے جبکہ سب سے چھوتے بیٹے ندیم آفندی جو آج سے آٹھ سال پہلے وفات پا چکے تھے انکی بیگم راحیلہ اور ایک بیٹا سعد اور ایک بیٹی ہادیہ کے ساتھ ان کے پورشن میں ہی رہتے تھے۔

آفندی ہاؤس چار کنال پر مشتمل سٹائلش اور جدید طرز سے بنا خوبصورت بنگلہ تھا جس کی خوبصورتی ہر آنے والی آنکھ کو خیرہ کرتی تھی کہ ایک نظر ڈال کر وہ دوبارہ دیکھنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اپنی گاڑی سے نکلتی وہ بھی اس گھر کی خوبصورتی اور پورچ کے ساتھ بنے کشادہ لان کو دیکھتی اندر ہال کی طرف بڑھی جہاں آغا ہاشم اسی کے انتظار میں کھڑے تھے اور

ان کے ساتھ اور بھی ان دیکھے چہرے جن پر واضح رقم تھا کہ وہ اس کی تشریف آوری پر خوش نہ تھے۔

****

آؤ میری بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اسکو دہلیز پر ہی رکتے دیکھ کر آغا ہاشم نے اس کے پاس آکر نہ صرف اسے اپنے ساتھ لگایا تھا بلکہ پیشانی چوم کر اندر کی طرف لیے بڑھے فازیہ نے ان کے والہانہ انداز پر ایک ناگوار نظر ان پر ڈالی تھی کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ان لوگوں نے کیسے کیسے ڈارمے کرنے تھے۔

"آؤ میں تمہارا تعارف کرواتا ہوں سب سے۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم فازیہ کے ساتھ ساتھ دوسروں کے بھی سرد تاثرات نوٹ کر چکے تھے اس لیے فازیہ کا تعارف کروانے لگے جس پر فازیہ نے سپاٹ انداز میں صرف سلام لینے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"تمہارے دونوں تایا اور تایا زاد حاشر اس وقت آفس میں ہیں وہ شام کو آئیں گئے، جبکہ نائل اور عامر یونیورسٹی ہیں اور تمہارا اکلوتا بھائی اسد سکول میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا جان بڑے پر جوش انداز میں اسے سب سے ملواتے ساتھ ساتھ بتا رہے تھے فازیہ نے ایک قہر بھی نظر راحیلہ بیگم اور ان کے ساتھ کھڑی پندرہ سالہ اپنی سوتیلی بہن ہادیہ پر ڈالی تھی اور یہ نظر رخسار بیگم کی آنکھوں سے چھپی نہ رہ سکی تھی وہ جو سر سے پاؤں تک اسکا جائزہ لیتی اس کے چہرے کے تاثرات ہی نوٹ کر رہی تھیں جبکہ ثمرہ اور حمرہ نے بغیر کسی بھی تاثر کے فازیہ سے اچھے سے بات چیت کرنی چاہی تھی مگر اسکی خاموشی پر چپ ہو گئیں۔

"لگتا ہے فازیہ بیٹی تھک گئی ہے اس لیے ثمرہ بیٹا تم فازیہ کو اپنے کمرے میں لے جاؤ یہ تب تک فریش ہو جائے گی اور اچھی سی خاطر مدارت ہونی چاہیئے میری بیٹی کی پھر رات کو سب سے ملاقات بھی ہو جائے گی اور اچھا سا ڈنر بھی جو آج اسپیشل

www.novelsclubb.com

تمہارے لیے تیار کروایا ہے میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم نے ثمرہ اور حمرہ کو اشارہ کیا تو وہ اسے لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

"راحیلہ بیٹی فازیہ کا سامان فلحال ثمرہ کے کمرے میں پہنچا دیجئے پھر کل نائل کے کمرے میں بجھوا دیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم کی بات پر راحیلہ بیگم نے ایک نظر اپنی بہن رخسار ڈالی اور ٹیبل صاف کرتی صدف کو اپنے ساتھ لیے چلی گئیں۔

"آپ میرے بیٹے کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں چچا جان، لڑکی کی اکڑ اور اس کے چہرے پر پھیلی نفرت دیکھی ہے آپ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم جیسے پھٹ پڑیں۔

"ایک لڑکی جس نے پچیس سال مسلسل ہمارے خلاف باتیں سنی ہوں تم اس سے محبت کی امید کیسے لگا سکتی ہو رخسار، کچھ دن اسے ہمارے ساتھ رہنے دو حقائق کا پتہ لگنے دو پھر دیکھنا کہ میرا فیصلہ کتنا اچھا ثابت ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم کی بات پر وہ تلخی سے ہنکارہ بھرتی رخ موڑ گئیں۔

"نائل کا کل نکاح ہے اس لیے تیاری کرنا تمہاری زمعداری ہے تنزیلہ، فلحال نکاح سادگی سے اپنے گھر کے لان میں کر رہے ہیں مگر تین ماہ بعد سب کے متفق فیصلے سے نہ صرف ولیمہ بڑا ہو گا بلکہ مہندی برات سارے ارمان نکالیں گئے جیسے حاشر کی شادی پر کیے تھے، میں کمرے میں جا رہا ہوں ڈنر پر ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ تنزیلہ بیگم کو ہدایت دیتے وہاں سے چلے گئے۔

"تجربے کے لیے میرا ہی بیٹا ملا انکو؛ دیکھا آپ نے بھابھی کتنی چالاک ہے لڑکی اپنی ماں کی طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"نہ صرف چالاکی پر ماں جیسی ہے بلکہ حسن اور خوبصورتی میں بھی ماں سے دو ہاتھ آگے ہے اور مجھے ابھی سے ڈر لگنے لگا ہے رخسار، کہیں اپنے حسن کے جال میں الجھا کر نائل کو ندیم بھائی جیسا نہ کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اللہ نہ کرے بھابھی، میرا بیٹا اتنا کمزور نہیں ہے اور دوسرا علیشہ اس سے زیادہ پیاری ہے اور نائل اسے پسند بھی کرتا ہے اس لیے اس بات کی آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" انہوں نے تنزیلہ بیگم سے زیادہ خود کو تسلی دی تھی۔

"ہماری تو دعا ہی ہے، اچھا پھر ڈنر کے بعد شاپنگ پر چلتے ہیں، چاہے نکاح جس سے بھی ہے اور جیسی بھی حالت میں ہے مگر کل ہمارے خاندان نے تو شامل ہونا ہی ہے نہ تو پھر اچھے سے تیاری کرنی پڑے گی باقی ہم ارمان نائل کی علیشہ کے ساتھ شادی پر نکالیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم کی بات پر رخسار بیگم نے سر ہلا دیا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

www.novelsclubb.com

"سنا ہے بھابھی گھر آچکی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ دونوں گھر کی طرف روانہ ہونے لگے تھے کہ عامر جس کو ابھی ثمرہ نے فون پر اطلاع دی تھی نائل کے پاس آتا کہہ گیا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"ردابھابھی کے بھائی کی منگنی تواتوار کو ہے اتنی جلدی گھر آ گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل لاپرواہی سے بولتا عامر کو گھورنے پر مجبور کر گیا

۔

"میں نے ردابھابھی کی بات نہیں کی ہے۔۔۔۔۔۔۔"

"پر میں تو بس اپنی ایک بھابھی کو ہی جانتا ہوں اور وہ ردابھابھی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ شاید کچھ سمجھ کر بھی انجان بن رہا تھا۔

"میں تمہاری نہیں اپنی ہونے والی بھابھی کی بات کر رہا ہوں جو آفندی ہاؤس میں تشریف لا چکی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"عامر چبا چبا کر بولا۔

"تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"تو بھائی صاحب کل آپ کے نکاح کا فنکشن ہے اور آپ ابھی تک اپنی ہونے والی بیوی کی دید سے محروم ہیں جانتے ہی نہیں کہ وہ کالی موٹی اور پھینی سی ہیں یا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میرے لیے یہ سب جاننا ضروری نہیں ہے کیونکہ آغا جان نے بعد کے سارے آپشنز میرے ہاتھ میں رکھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بے فکری سے بولتا اپنی ہیوی بائیک سٹارٹ کر چکا تھا۔

"اور اگر پسند آ گئیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔" عامر کے سوال پر اس نے ایک نظر اسے دیکھا پھر ہیلمٹ پہنتا وہ زن سے بائیک لے اڑا جبکہ عامر گہرا سانس بھرتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جس بندے کو علیشہ جیسی لڑکی سے محبت نہیں ہوئی اسے اس انجان لڑکی سے کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بڑبڑا کر رہ گیا۔

ثمرہ کے ڈنر کے پیغام پر وہ اپنے حلیے پر ایک نظر ڈالتی ہوئی باہر کی جانب چل دی اس وقت وہ بلیک کلر کے ڈریس جس میں پنک ایمبرائیڈری ہوئی تھی اور پنک شیفون کے جارجنٹ ڈوپٹے میں جسے سلیقے سے گلے میں ڈالا ہوا تھا اپنے لئیر کٹنگ بالوں کو کیچر میں مقید کیے چہرے پر کسی بھی میک اپ کے بغیر بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور یہ خوبصورتی بلاشبہ اسے اپنے ماں باپ سے وارثت میں ملی تھی۔

وہ بنا کسی کی طرف دیکھے اور بلائے آکر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی جبکہ باقی اس کے انداز پر حیران ہوئے تھے جبکہ نائل جس نے بڑی گہری نگاہوں سے سر تا پیر اسکا جائزہ لیا تھا اب نظریں آغا ہاشم پر مرکوز کرتا جیسے انہیں کچھ جتا گیا تھا جو نائل کی طرف ہی دیکھ رہے تھے اس کی نگاہوں کی زبان سمجھتے نگاہیں چرا گئے۔

www.novelsclubb.com

"ابھی تو شروعات ہیں آغا جان۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ دل ہی دل میں مسکایا۔

"فازیہ بیٹا یہ تمہارے تایا سلیم اور یہ تایا ابراہیم ہیں، یہ تمہارا بھائی سعد اور یہ عامر اور حاشر سلیم کے بیٹے ہیں....." آغا ہاشم نے اسکی توجہ انکی طرف کروائی جس پر اس نے بس ان پر نظر ڈالی تھی جبکہ تیرہ سالہ سعد کو دیکھ کر وہ نفرت سے چہرے کا رخ پھیر گئی۔

"جن کی وجہ سے میں نے باپ ہوتے ہوئے بھی یتیمی بھری زندگی گزاری اب میں ان پر سلامیاں بھیجتی پھروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ تلخی سے سوچنے لگی اور پھر نظر آغا ہاشم کے پاس بیٹھے نائل کی طرف اٹھی جو کہ اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو بڑی گہری نگاہ سے جانچ رہا تھا فازیہ نے کچھ الجھن سے اسے دیکھا کیونکہ آغا ہاشم نے اسکا تعارف ابھی تک نہئں کروایا تھا۔ جبکہ دوسری طرف آغا ہاشم کے تعارف پر سلیم آفندی تو خاموش رہا تھا مگر ابراہیم آفندی نے اس کا حال احوال پوچھا جس پر اس نے فقط سر ہلایا تھا جس پر رخسار بیگم نے اس کے مغرور انداز پر ایک غصیلی نگاہ ڈالی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور یہ نائل ابراہیم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اب کہ آغا ہاشم نے اسی لڑکے کا نام لیا تھا جس نے اسے شش و پنج میں ڈالا تھا وہ اس پر نظر ڈال کر رہ گئی جس نے مکمل انگور کرتے جیسے کسی چیز کا بدلہ لیا تھا۔

"میرے خیال میں اب کچھ کھا لینا چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ آغا ہاشم پر جتاتی نگاہ ڈالتا اپنی ماں کی طرف دیکھنے لگا جنہوں نے جلد ہی اٹھ کر اس کی پسند کی اچاری کڑاہی اس کی پلیٹ میں نکال کر اس کے سامنے رکھا تھا اور پھر دیکھا دیکھی باقی بھی سب کھانے میں مصروف ہو گئے فازیہ نے بریانی اپنی پلیٹ میں نکالی اور رغبت سے کھانے لگی مگر ساتھ ساتھ وہ سب کے چہروں پر بھی نگاہ ڈالتی جیسے سب کو نوٹ کر رہی تھی اور پھر نگاہ کچھ پل کو نائل ابراہیم پر رکی تھی جو آف وائٹ پولو شرٹ میں اپنی مضبوط کلائی میں مہنگی گھڑی باندھے، سلیقے سے بنے بال، ہلکی ہلکی شیو اور خوبصورت خدوخال میں ایک مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا اگر اسے یوسف ثانی بھی کہا جائے تو کچھ غلط نہ ہو گا سب سے خاص چیز اس کے بائیں گال پر

www.novelsclubb.com

پڑتا ڈمپل تھا جو آغا ہاشم کی کسی بات پر مسکرانے سے جیسے چاند کی طرح روشن ہوا تھا وہ جلدی سے نگاہ ہٹا گئی۔

"سلیم تمہیں میں نے کل کے فنکشن کی زمعداری سونپی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے سلیم آفندی کو مخاطب کیا۔

"جی میں نے ساری ارینجمینٹ کروالی ہے بس کھانے کا انتظام رہ گیا ہے وہ صبح ہو جائے گا ویسے بھی فنکشن رات کو ہے۔۔۔۔۔۔۔"

"اور منزہ (بیٹی) کے دیور کو بھی کال کر دینا اسکا نام مجھے لسٹ میں لکھوانا یاد نہیں رہا وہ تو آج منزہ سے بات ہوئی تو اس نے یاد دلایا، چاہے سادگی سے کر رہے ہیں مگر پھر بھی سارے خاندان والوں کی موجودگی ضروری ہے اور فازیہ بیٹی کو بھی تو سب سے ملوانا ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے اسکی طرف پیار بھری نگاہ ڈالی جو کے یوں انجان بنے کھانا کھا رہی تھی جیسے کوئی اور موجود ہی نہ ہو۔

ویسے آغا جان میں سوچ رہا ہوں کہ ابھی نکاح ہی کر دیتے ہیں رخصتی کچھ ماہ بعد سہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"سلیم آفندی نے وہ بات کر ہی دی جس پر تنزیلہ بیگم اور رخسار بیگم نے انکو رضامند کیا تھا کیونکہ ابراہیم آفندی بھی آغا جان کے فیصلے کے حق میں تھے۔

"نہیں، ہم ولیمہ بعد میں کر لیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔"ان کے دوٹوک انداز پر رخسار بیگم صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گئیں جبکہ نائل نے گہرا سانس بھرا کیونکہ اس نے بھی یہی بات کی تھی آغا ہاشم سے مگر انہوں نے اسے بھی انکار کر دیا تھا۔

"دیکھو نائل ایک عورت کو مرد ہی کنٹرول کر سکتا ہے اگر بیٹی ہے تو باپ اگر بیوی ہے تو شوہر، اور میں چاہتا ہوں کہ فازیہ کو تم احساس دلاؤ کہ ہم ہی اس کے اصل خیر خواہ اور اپنے ہیں اسکی ماں تو ایک ناگن ہے جو اپنی بیٹی کو بھی ڈسنے سے باز نہیں آ سکتی، دوسرا میں چاہتا ہوں کہ تم اسے اتنی عزت اور مان دو کہ اسے تم سے بڑھ کر کوئی اور اپنا نہ لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"بھابھی تو سہی ٹکڑ کی ڈھونڈی ہے آغا جان نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" عامر نے فازیہ کے اٹھ جانے کے بعد نائل کے کان میں سرگوشی کی تھی جس پر وہ اسے فقط گھور کر اٹھ گیا۔

"مما میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں پلیز کافی بھیج دیجئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ابراہیم آفندی کے سوالوں سے بچنے کے لیے جلدی جلدی میں بولتا اپنے کمرے کی طرف مڑا۔

"کافی خوش لگ رہے آپ کے صاحبزادے اور آپ مجھے کل سے کہہ رہی ہیں کہ آپکا بیٹا پریشان ہے۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی نے طنز رخسار بیگم کو مخاطب کیا جس پر وہ ناراضگی سے وہاں سے واک آوٹ کر گئیں۔

www.novelsclubb.com

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"کس سے کروا رہا وہ بڈھا تمہاری شادی۔۔۔۔۔۔۔۔" حرا بیگم کے سوال پر وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گئی۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"مجھے نہیں پتہ مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ارے پتہ کرو نہ، یہ نہ ہو انکی کوئی چال ہو فازیہ، کسی ایرے غیرے کے ساتھ تمہارا نکاح کر کے تمہیں چلتا کریں اس لئے تو چھپ چھپا کر سب کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ایسا تو میں ہونے نہیں دونگی آپ اچھے سے جانتی ہیں مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"وہ تو پتہ ہے پر میری جان یہ لوگ بہت چالاک ہیں تم معصوم انکو سمجھ نہیں سکتی یہ ہوتے کچھ ہیں بتاتے کچھ ہیں اور ظاہر کچھ اور ہی کرتے ہیں، تنزیلہ کے دو لڑکے تھے اور ایک کی تو شادی ہو گئی باقی ایک یا پھر منزہ کے دو بیٹے تھے بس، یہی لڑکے ہیں ان کے خاندان میں، میری سب سے بڑی دشمن اس رخسار کو تو اللہ نے اولاد کی نعمت سے محروم ہی رکھا تھا آخر مجھ پر کیے ظلم کی سزا تو ملنی تھی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ان کے الفاظ میں کڑواہت ہی کڑواہٹ تھی۔

"نہیں مما، ابراہیم آفندی کا ایک بیٹا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اسکی آنکھوں میں نائل کی صورت اتری تھی۔

"کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" دوسری جانب وہ ششدر تھیں۔

"ابراہیم کا بیٹا ہے، اس عورت میں سے؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ ڈائن کیسے ابراہیم کے بیٹے کی ماں سکتی ہے کیسے۔۔۔۔۔۔۔" وہ جیسے چیخیں تھیں فازیہ ان کے رد عمل پر حیرت زدہ تھی۔

"مما، کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں فازیہ، اس عورت نے مجھے اتنے زخم دیئے ہیں کہ مجھے ایک ایک کر کے سب تازہ ہو گئے ہیں مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" کہتے ہوئے انہوں نے کال بند کر دی جبکہ فازیہ پریشان سی وہی بیٹھے رہ گئی۔

"مما میں آپکی تکلیف کا ہی ازالہ کرنے آئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بڑبڑائی۔

جبکہ دوسری طرف نائلہ بیگم نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ساری ایشیا نیچے گرادی تھیں۔

"کیسے تم میرے ابراہیم کے بیٹے کی ماں بن سکتی ہو کیسے؟ یہ حق صرف میرا تھا کیونکہ ابراہیم آفندی بس میرا تھا مگر تم نے چھین لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ رو نہیں رہی تھیں بلکہ چیخ رہی تھیں۔

ثمرہ، حمرہ اور ہادیہ کچھ بیگز اور ڈبے لے کر اس کے پاس آئیں تھیں۔

"یہ آج کے فنکشن کے لیے ڈریس، جوتے اور جیولری ہے، مما کہہ رہی ہیں کہ اگر اس کے علاوہ کچھ پہننا ہو تو بتادیں وہ ارینج کروادیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" ثمرہ

کے کہنے پر اس نے ایک نظر شاپنگ بیگ کے اندر سے جھانکتے سکن کلر کے ڈریس پر ڈالی تھی اور دوسری ان پر جو جواب طلب نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

"ابھی ٹائم نہیں میرے پاس ان فضول کاموں کے لئے، جب ہو گا تو بتا دونگی۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مگر بھابھی تین گھنٹے بعد فنکشن سٹارٹ ہے اور پالر والی بھی بس پہنچنے والی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اب کی بار ثمرہ نے لب کشائی کی تھی جس پر فازیہ نے ایک تیز نگاہ ڈالی تھی۔

"یہ باتیں میرا سر درد نہیں ہے پلیز اب تم تینوں جا سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ سپاٹ انداز میں کہتی موبائل کی طرف متوجہ ہو گئی جبکہ وہ تینوں ایک دوسرے پر پریشان سی نظر ڈال کر رہ گئیں۔

پھر جب ثمرہ نے آکر اپنی ماں کو من و عن بتایا تو ان کے پاس سنتیں رخسار بیگم غصے سے اس کے پاس جانے لگیں مگر راحیلہ بیگم نے روک لیا۔

"آپا آپ مت جائیں، وہ لڑکی بہت ڈھیٹ ماں کی بیٹی ہے اتنی جلدی کیسے آپکی مان لے گی آپ آغا جان پر چھوڑ دیں سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"وہ سمجھتی کیا ہے خود کو، اب آغا جان نے ہمیں زمعداری دی ہے تو ہم ہی پورا کریں گئے نہ، ابھی اس کے ہوش ٹھکانے نہ لگائے تو میرا نام رخسار نہیں، ارے ایک تو زبردستی ہماری زندگیوں میں گھس رہی ہے دوسرا ہمیں ہی اکڑ دکھا رہی ہے جیسے اسکی اصلیت سے ہم واقف نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ہمارا کام تھا کہنا، بس ہم نے کہہ دیا باقی دفعہ کریں آپ میرا تو دل نہیں کر رہا اسکی شکل بھی دیکھنے کو۔۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم کے لہجے میں اس کے لیے صاف نفرت محسوس کی جاسکتی تھی جبکہ رخسار بیگم طیش کے مارے آغا ہاشم کے روبرو پیش ہونے کے بجائے نائل ابراہیم کے کمرے میں آگئیں جو بیڈ پر اپنا آف وائٹ کرتا پھیلائے بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مما اس کے ساتھ بلیک کوٹ اچھا لگے گا یہ ویسکوٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جو پہلے ہی برہم تھیں اس کے سوال پر اور جل بھن گئیں۔

"بڑا شوق ہو رہا ہے تمہیں شادی کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کے سوال پر اس نے ان کے تاثرات سے انکی بات کا مطلب سمجھا اور پھر گہری سانس بھر کر کہنے لگا۔

"پلیز مما میں نے آپ سے ساری بات کلیر کر دی تھی نہ اب مجھے پریشان کرنے یا خود کو کرنے کا کیا جواز بنتا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا کروں میں، مجھے لگا شاید اس لڑکی کی رگوں میں ندیم بھائی کا خون دوڑنے کے باعث اسے کوئی دید مرید یا کوئی شرم وحیا چھو کر گزری ہو گی مگر نہ جی اس نے ثابت کر بھی دیا کہ وہ اپنی اس ہی ماں کی بیٹی ہے جس نے بے غیرتی میں ریکارڈ قائم کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کے پوچھنے پر انہوں نے سارا معاملہ گوش و گزار کر دیا تو وہ مسکرا دیا۔

"تو اس میں اتنا پریشان ہونے والی کونسی بات ہے مما، اچھی بات ہے آغا جان کو بھی اندازہ ہو کہ انہوں نے کس کو گھر میں لا کر عزت دے کر غلطی کی ہے، آپ پریشان نہ ہوا کریں یہ تو کچھ نہیں ابھی میں اسے دیکھ کر ہی جان گیا تھا کہ وہ ہم سب کو اپنی طرف سے سزا دینے آئی ہے ہمیں یوں تنگ کر کے سکون حاصل کرنا چاہتی ہے اور آپ لوگ ابھی سے تنگ ہونا شروع بھی ہو گئے یہ تو اسکی جیت کی طرف پہلا قدم ثابت ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تو کیا چپ کر کے اسے برداشت کریں ہم سب۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اسکی بات سے خفا سی ہوئیں۔

"جی اس کے علاوہ فلحال تو کوئی آپشن نہیں، اچھا چھوڑیں سب، بتائیں نہ کیا پہنوں میں آج۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس نے ان کا دھیان ہٹانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"تم اتنے پر سکون کیسے ہو نائل؟ یہ سب جو ہو رہا ہے میری تو برداشت سے باہر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سر تھام کر وہی بیڈ پر ٹک گئیں نائل گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھا۔

"کیونکہ مجھے اتنا پتہ ہے کہ یہ سب وقتی ضرورت ہے، آپکو لگتا ہے کہ وہ جو ہمیں بلانے کیا دیکھنے کی روادار نہیں وہ اس گھر میں رہنے آئی ہے ہر گز نہیں اس لیے پلیز مجھے آغا جان کی خواہش پوری کر لینے دیں بعد کے سارے فیصلے سارے اختیارات میرے پاس ہونگے اور میں جیسا مرضی فیصلہ کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اور اس خواہش کے لیے ہمیں کیا کیا برداشت کرنا ہو گا کس کس اذیت سے گزرنا پڑے گا یہ نہ تم سوچ رہے ہو اور نہ تمہارے آغا جان، جب میں نے آپا سے بات کی تو جو علیشہ کا ری ایکشن آیا تم جانتے ہو نہ، وہ تمہیں بھی سو دفعہ فون کر چکی ہے مگر تم اٹھا نہیں رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میری بات ہو گئی اس سے، میں نے سمیع کو بھی کہا ہے کہ اسے ایک دو دن کے لیے کہیں گھمانے لے جاؤ دماغ درست ہو جائے گا، عجیب کم عقل لڑکی ہے، آپ جانتی ہیں علیشہ کو وہ کس قدر جذباتی ہے اور مجھے ایسے لوگوں کو ہینڈل کرنا پسند نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ان کے پاس سے اٹھتے ہوئے کچھ بے زاری سے بولا کیونکہ علیشہ نے صبح سے ہی اسکا دماغ چاٹ لیا تھا کہ آخر کار اسے اپنا موبائل ہی آف کرنا پڑا تھا۔

"اور یہ جو بلا تمہاری زندگی میں آ رہی ہے اسے ہینڈل کرنا پسند آ گیا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔؟" رخسار بیگم کے طنز پر وہ کچھ کہتے ہوئے رکا پھر ہلکے پھلکے انداز میں کہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھتے ہیں کیسے ہینڈل ہو گا، آپ یہ ساری باتیں چھوڑیں اور جلدی سے مجھے مشورہ دیں ورنہ عامر نے مرضی اپنی ہی چلانی ہے کہ اچھا لگے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میرا بیٹا ہے ہی اتنا پیارا کہ اس پر ہر چیز سوٹ کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ آنکھوں میں پیار سموئے حقیقت بیان کر گئیں جس پر وہ ہولے سے مسکرا دیا جبکہ رخسار بیگم نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی۔

اس وقت آفندی ہاؤس میں نکاح کی تقریب کا باقاعدہ آغاز ہو چکا تھا ایک کنال پر مشتمل لان کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ایک طرف فریش گلاب اور موتیا کے پھولوں سے باڑ بنائی گئی تھی جس پر ایک صوفہ رکھا تھا دلہا اور دلہن کے بیٹھنے کے لیے جبکہ باقی مہمان کرسیوں پر براجمان تھے۔

"ماشااللہ، نائل تو بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم جو اس وقت خوبصورت سے برانڈڈ سوٹ میں ہلکے پھلکے میک اپ میں خود بھی بہت گریس فل لگ رہی تھیں اور مہمانوں کا استقبال کر رہی تھیں کہ ہر مہمان کے منہ سے نائل کی تعریف سنتے وہ بے اختیار نائل پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک مارنے

لگی تاکہ ان کے بیٹے کو کسی کی نظر نہ لگ جائے وہ آف وائٹ کرتے شلوار میں بلیک ویسکوٹ پہنے عام روٹین سے ہٹ کر کافی گریس فل لگ رہا تھا۔

"بھابھی اس نے تو پالر والی سے میک اپ کروانے سے بھی انکار کر دیا ہے، اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" انکی بند منزہ بیگم انکے پاس آکر بتانے لگیں جن پر انکے ماتھے پر شکنوں کا جال بچھ گیا۔

"یہ لڑکی اپنی ماں کی طرح ہماری ناک ہی تو کٹوانے آئی ہے، پورا خاندان جمع ہے وہ کیا سوچیں گئے اگر ایسے ہی منہ اٹھا کر چلی آئی تو۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ابھی اپنی تشویش کا زکر کر رہی تھیں کہ تبھی بلیک فراک میں ملبوس فازیہ آتی دکھائی دی جسے دیکھ کر آفندی ہاؤس کی خواتین بھونچکی رہ گئیں کیونکہ وہ ان کے بھیجے گئے ڈریس، زیور کی بجائے اپنے ہی سادہ سے بلیک فراک جس پر گولڈن کام ہوا تھا اور گولڈن سنہری ڈوپٹہ ایک طرف کندھے پر رکھے بغیر کسی زیور اور میک اپ کے ان کے درمیان موجود تھی اور اوپر سے وہ بجائے ثمرہ حمرہ کے اکیلی ہی چلی آئی تھی

www.novelsclubb.com

بنا نظریں جھکائے وہ سیدھا چلتی آکر صوفے پر ایک شان سے ٹک گئی تھی سب تو سب اسکی طرف حیرانی سے متوجہ تھے جبکہ نائل ابراہیم نے اس کے اعتماد پر اب کی بار کچھ خاص اور گہری نگاہوں سے اسکا جائزہ لیا تھا۔

"اب لگا کہ یہ نائل کی ہونے والی بیوی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ردابھا بھی نے نائل کے پاس آکر کچھ جتایا تھا جس پر وہ گہرا سانس بھرتا مسکرایا۔

"آپ ہی چاہتی تھیں کہ کوئی کمانڈو ٹائپ دیورانی آنی چاہیئے جو مجھ پر حکمرانی کر سکے مگر لگتا آپکی دعا کچھ زیادہ ہی اللہ کو پسند آگئی ہے یہ تو پورے آفندی ہاؤس کو ہلا کر رکھ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ آغا ہاشم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جواب کچھ خفیف سے ہو کر اپنی پوتی کا سب سے تعارف کروا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"پر اتنی خطرناک دیورانی بھی نہیں چاہتی تھی جسکو آئے ابھی چوبیس گھنٹے ہوئے ہیں مگر ہر ایک کی زبان پر اسکی ہٹ دھرمی کے قصے ہیں جو کسی کو خاطر میں ہی نہیں

لا رہی، دیکھو تمہارے ساتھ کیا کرتی ہے جس سے آج تک کسی نے اونچی آواز میں بات نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کم از کم حاشر بھائی کی طرح رن مرید نہیں بننے لگا میں۔۔۔۔۔۔۔" پاس آتے حاشر کو دیکھ وہ شرارت سے بولا جو اسے گھور رہا تھا۔

"باز آجاؤ لڑکے اب، کیونکہ تمہاری لگامیں کسنے والی نہ صرف آچکی ہے بلکہ لگ بھی کافی سخت رہی ہے جو تمہیں بولنے کا موقع بھی شاید سوچ کر دے، دو سال بڑی ہونے کا روب بھی تو جمائے گی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"آپ لوگ فکر نہ کریں کیونکہ میں حاشر آفندی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ان پر چوٹ کرتے ہوئے مسکرایا جس پر اس سے پہلے کہ حاشر اور ردا اس پر ایک ساتھ حملہ کرتے وہ آغا ہاشم کی آواز پر انکے پاس آگیا۔

"جی آغا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"یار اپنی ہونے والی بیوی کے پاس بیٹھو، وہ بور ہو رہی ہو گی، ابراہیم مولوی کو لے کر آ رہا ہے بس۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم کی بات پر اس نے مڑ کر صوفے پر بیٹھی فازیہ کی طرف دیکھا جو اپنے موبائل میں یوں گم تھی جیسے اس وقت وہ دلہن بن کر نہیں اپنے کمرے میں آرام دہ حالت میں بیٹھی ہو۔

"آپکو لگتا ہے کہ وہ بور ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔" اس نے طنز کیا۔

"میں نے جو کہا ہے وہ کرو، تمہارا باپ آتا ہو گا پھر نکاح کر دیتے ہیں تاکہ مہمانوں سے جان چھوٹ جائے جو نہ جانے کونسی کونسی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں اور تمہاری ماں تب سے مجھے یوں گھور رہی ہے جیسے سارا قصور میرا ہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم کی آخری بات پر نائل بے کچھ معنی خیز نظروں سے انکے معصوم پن کو دیکھا تھا جس پر وہ مسکراتے ہوتے گھورنے لگے۔

"آپ کے مسکرانے کے دن ختم ہو رہے ہیں آغا جان کیونکہ آپ ایک ایسے پٹاخے کو گھر لے کر آئے ہیں جو دن رات ہمارے سروں پر پھوٹا کرے

www.novelsclubb.com

گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"کہتا ہوا وہ جا کر فازیہ کے کچھ فاصلے پر ٹک گیا جس پر موبائل سے نظریں ہٹاتی وہ اسے غور سے دیکھنے لگی جیسے یہاں بیٹھنے کی وجہ جاننا چاہ رہی ہو مگر نائل مکمل اطمینان سے اپنی جیب میں سے موبائل نکال کر اس کے ساتھ چھیڑ چھانی کرنے لگا ارادہ اسے مکمل نظر انداز کرنے کا تھا۔

"یہاں بیٹھنے کی وجہ جان سکتی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔"آخر کار اسے سوال کرنا پڑ گیا مگر نائل نے کمال بے نیازی سے اسکا سوال انگور کیے موبائل سے لگا رہا شاید جیسے اس سے کچھ حساب بے باق کرنے ہوں۔

"کیا اس سے میرا نکاح ہونے لگا ہے؟ نائل ابراہیم سے؟ مما کی سب سے بڑی دشمن کے بیٹے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ کے زہن میں کچھ سوال ابھرے جن کے جواب اسے جلد ہی مل گئے جب مولوی کے آنے کے بعد انکا نکاح شروع ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آغا ہاشم کے اشارے پر رخسار بیگم نے سرخ نیٹ کا ڈوپٹہ اس کے سر پر ڈال کر گھونگھٹ گرادیا اور فازیہ نہ چاہتے ہوئے بھی ڈوپٹہ پیچھے نہ کر سکی کیونکہ نکاح خواہ نکاح شروع کر چکا تھا مگر وہ آج کے لیے اتنے پر ہی خوش تھی کہ اس نے عام سے حلیے میں آکر آفندیوں کی شان میں کچھ تو گستاخی کی تھی کیونکہ وہ رخسار بیگم کے سرخ چہرے کی طرف دیکھ کر مسکرائی تھی جو اندر ہی اندر پیچ وتاب کھا رہی تھیں۔

"آج سے آفندی والا کی تباہی شروع۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نکاح نامے پر دستخط کرتی ایک عزم کر گئی تھی۔

****

نکاح کی رسم کے بعد جیسے ہی ڈنر شروع ہوا تھا فازیہ خاموشی سے اٹھتی وہاں سے چل دی آغا ہاشم نے اسے روکنا چاہا مگر وہ انکار کرتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

"رخسار بہو تو چاند جیسی ہے مگر نخرہ بھی بہت ہے، مجھے تو کچھ ناراض ناراض لگی ہے اوپر سے دیکھو نکاح پر کالے رنگ کا سوٹ پہن کر آگئی نہ کوئی زیور نہ کوئی میک

اپ،ارے اکلوتے بیٹے کا نکاح اور اس طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"منزہ کی دیورانی نے کھانے سے لطف اندوز ہوتے رخسار بیگم پر چوٹ کی تھی جو کہ لب بھینچ کر اپنی نند کی طرف دیکھنے لگیں۔

"ارے بھابھی آپکو بتایا تو تھا کہ اسکی ماں اس نکاح پر راضی نہ تھی دوسرا وہ توفازیہ کو یہاں بھیجنا بھی نہیں چاہ رہی تھی یہ تو آغا جان کی ضد تھی اس لیے توفازیہ ماں کو لے کر بھی اپ سیٹ ہے اور دوسرا اسے میک اپ اور جیولری سے الرجی ہے ویسے بھی کونسا ابھی سہی شادی ہوئی ہے بس نکاح کیا ہے باقی کسریں ہم شادی پر نکال لیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔"منزہ نے جیسے بات سنبھالی تھی جس پر تنزیلہ بیگم نے بھی نند کی طرف تشکر بھری نگاہوں سے دیکھا تھا ہر کوئی طرح طرح کی چہ مگوئیاں کر رہا تھا مگر گھر کی تینوں عورتوں نے منزہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سب کو مطمئن کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

نائل اپنے دوستوں کو الوادع کرتا جب واپس آیا تو ہال میں سب کو ماسوائے فازیہ کے بیٹھے دیکھ کر ادھر آ گیا۔

"میرے خیال میں آج کا کارنامہ تو سب نے دیکھ لیا ہو گا مجھے اب یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ اس لڑکی کا یہاں آنے کا مقصد آپ سب پر نہ صرف واضح ہو چکا ہے بلکہ یہ بھی سب جان چکے ہونگے کہ یہ اپنی ماں سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کی غصیلی آواز اس وقت پورے ہال میں گونج رہی تھی نائل نے آغا ہاشم کی طرف دیکھا جو کسی سوچ میں گم نظر آئے۔

"اب وقت تو لگے گا اسے ہماری فیملی میں ایڈجسٹ ہونے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" سلیم آفندی نے لب کشائی کی جو رخسار بیگم کے ساتھ ساتھ انکی اپنی بیگم تنزیلہ کو بھی پسند نہ آئی تھی۔

"یہ بات آپ نے خوب کہی، ایڈجسٹ ہونے میں وقت لگتا ہے زلیل کرنے میں نہیں اور آج اس نے یہ ثابت کر دیا، سب دیکھ رہے تھے اتنی بے شرم دلہن اوپر

www.novelsclubb.com

سے نہ سلام نہ دعا، دیکھئے گا صبح تک کونسی کونسی باتیں نکلیں گی خاندان میں۔۔۔۔۔۔۔۔"

"پلیز بھابھی آپ لوگ اس چیز کو زیادہ سیریس لے رہے ہیں، اگر آج کے اقدام سے لوگ کچھ سوچ بھی رہے ہونگے تو سب کو پتہ ہے کہ کن حالات کے پیش نظر نکاح کیا گیا۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی بھی کہہ اٹھے۔ نائل اب خاموشی سے کرسی پر ٹک گیا مگر اسکی نظریں مسلسل آغا ہاشم کی خاموشی کی طرف تھیں۔

"تم لوگ چوبیس گھنٹے میں اسکی پچیس سال کی نفرت کیسے ختم کروا سکتے ہو؟؟؟ تم لوگ تو اسکی ماں سے اتنی نفرت کی وجہ سے اسے قبول نہیں کر پا رہے تو وہ کیسے اپنی ماں کی وجہ سے ہم سب سے کی جانے والی نفرت کو ایک رات میں پس و پشت ڈال کر ہم سب سے ہنس کر بات کر سکتی ہے شکر کرو کہ اس نے پھر ہماری لاج رکھی سارے خاندان کے سامنے ورنہ مجھے تو یہ بھی ڈر تھا کہ وہ آج ہی سارے حساب

www.novelsclubb.com

کتاب نہ کھول لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم نے اپنی خاموشی توڑ کر سب کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اپنا ڈر بیان کیا تھا۔

"اس لیے میں پھر سے وہی بات دہرا رہوں ہوں کہ ان تین ماہ میں اس سے جتنی نفرت ہو سکے وہ ہم سے کرے اور ہم سے جتنی برداشت اور محبت ہو سکے ہم نبھاہ کریں گئے، دوسرا نائل پہ مجھے اعتبار ہے سنبھال لے گا اچھی طرح سے۔۔۔۔۔۔"انہوں نے پر یقین نظروں سے نائل کی طرف دیکھا جسکا چہرہ بے تاثر تھا رخسار بیگم انکی بات پر جل گئیں۔

"نائل پر بہت بڑی زمعداری ڈال رہے ہیں آپ آغا جان، ہمارے نائل کے قابل نہیں تھی وہ۔۔۔۔۔۔۔۔"منزہ بیگم کچھ دیر پہلے کی اسکی بد تمیزی کو بھول نہ پائیں تھیں۔

"قابل بنائی تو جا سکتی ہے نہ پیار سے، برداشت سے اور کچھ باتوں کو نظر انداز کر کے، مجھے امید ہے کہ میرا یہ فیصلہ ایک دن سب کو بہترین لگے گا، اب بہت رات

www.novelsclubb.com

ہو گئی ہے سب کو آرام کرنا چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اپنی بات مکمل کر کے اٹھے نائل کے پاس سے گزرتے ہوئے انہوں نے اسکا شانہ تھپتھپایا اور کمرے کی طرف بڑھ گئے جسکی تقلید میں سلیم اور آبراہیم آفندی بھی اٹھ گئے۔

"چلیں بھابھی، آج ہم سب نائل بھائی سے رقم نکلواتے ہیں جیسے انہوں نے آپکی دفعہ حاشر بھائی سے نکلوائی تھی۔۔۔۔۔۔۔"ثمرہ نے حمرہ اور ہادیہ کو بھی اٹھایا ردابھابھی نے ترچھی نگاہوں سے اپنی ساس اور چچی ساس کی طرف دیکھا جن کو یہ بات شاید پسند نہیں آئی تھی۔

"کہاں ہے وہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم کے پوچھنے پر عامر سے کچھ بات کرتے نائل نے ماں کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی وہ تو میرے جانے سے پہلے پی نائل کے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"منزہ بیگم کی اطلاع پر رخسار بیگم اسکی بے شرمی اور جرت

پر خون کے گھونٹ بھر کر رہ گئیں اور نائل نے بے اختیار اپنے روم کے بند دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

"اتنی دیدہ دلیری، وہ پکا کسی پلان سے آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم کیسے چپ رہ سکتی تھیں۔

"مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ وہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے جو آج سے پچیس سال پہلے اسکی ماں نہ کر سکی اب وہ بیٹی کرنا چاہتی ہے مگر میں بھی رخسار ہوں ان دونوں ماں بیٹی کو جیتنے نہیں دونگی، انکی ہر سازش ناکام کرونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"آپ کو کیا برا لگا ہے؟ اسکا میری زندگی میں داخل ہونا یا میرے کمرے میں جانا۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل بے تاثر انداز میں سوال کیا۔

"دونوں ہی، میں اسے تمہارے آس پاس بھی برداشت نہیں کر سکتی مگر کیا کروں میرے ہاتھ باندھ دیئے گئے ہیں ورنہ اس لڑکی کی ہمت کہ یوں دیدہ دلیری سے تمہارے کمرے میں جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"لیکن میرے ہاتھ نہیں بندھے، بتائیں کیا چاہتی ہیں؟ اسے کمرے سے نکال دوں کہ خود وہاں پاؤں نہ رکھوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اپنی ماں کی کیفیت سے بخوبی واقف تھا کہ کیا چیز انکو اس وقت برداشت نہ ہو رہی تھی اس لئے دوٹوک انداز میں پوچھتا کمرے کے پاس کھڑی فازیہ کو بھی جلا گیا وہ کب سے کھڑی بڑے مزے سے رخسار بیگم کا کڑھنا جلنا انجوائے کر رہی تھی مگر نائل کی بات پر وہ بدمزہ ہوئی کیونکہ اپنی اور اپنی ماں کی اصلی دشمن کو آج کی ساری رات اس آگ میں جلانا چاہتی تھی کہ اسکا بیٹا اس لڑکی کے ساتھ ایک کمرے میں ہے مگر نائل شاید اس کا پلان خراب کرنے لگا تھا۔

"نہیں نائل میں کبھی بھی تمہیں تکلیف میں نہیں ڈال سکتی اور نہ تمہیں تمہاری ماں اور تمہارے آغا جان کے فیصلوں کے درمیان الجھا سکتی ہوں، اب جو ہو گیا ہے اسے تین ماہ تک برداشت تو کرنا پڑے گا، جہاں تک بات ہے تمہارے کمرے میں جانے کی تو کمرے میں جا کر کیا مل جائے گا اسے جو صرف کاغذی حد تک ہی بیوی کا

www.novelsclubb.com

لقب حاصل کر سکی ہے ورنہ اصل بیوی تو علیشہ ہو گی تمہارے پیار اور توجہ کی اصل حقدار، مجھے یقین ہے میرا بیٹا کبھی بھی اس ناگن کی بیٹی کو ایسا مرتبہ نہیں دے گا جس سے اسکی ماں کو تکلیف ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم نے یقین دہانی چاہتے ہوئے کچھ جتایا تھا کسی حد سے باز رکھنا چاہا تھا کچھ ان کہی میں سمجھانے کی کوشش کی تھی جو نائل کے ساتھ ساتھ فازیہ کو نہ صرف سمجھ آئی تھی بلکہ اس نے خونخوار نظریں رخسار بیگم پر ٹکائیں تھیں جو اس کی پیشانی چوم کر اسے اپنے ساتھ لگا رہی تھیں ان کا سر اپنے سینے سے لگاتے نائل کی بے ساختہ نگاہ اپنے کمرے کی طرف اٹھی جہاں فازیہ کے چہرے پر غصیلے تاثرات دیکھ کر وہ چونکا نہیں تھا بس ایک نظر ڈال کر نگاہ کا زاویہ بدل گیا۔

www.novelsclubb.com

"تو تمہیں اب کمرے میں چھوڑ کر آئیں کہ خود چلے جاؤ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" عامر اس کے پاس آیا۔

"یہ رسم تب کرنا جب علیشہ کے ساتھ شادی ہو گی، اب تو فقط مجبوری کا سودا ہے اس لیے نائل کو تنگ مت کرو تم لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم کے کہنے پر ینگ پارٹی کا منہ بن گیا نائل نے مسکراتے ہوئے ردا بھابھی، ثمرہ، حمرہ اور ہادیہ کو انکی پسندیدہ رقم دی جس پر وہ خوش ہو گئیں نائل کا موبائل بجا تو وہ کال سننے کے لئے باہر چلا گیا باقی بھی اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے سوائے رخسار، تنزیلہ اور منزہ کے جو وہاں ہی بیٹھ کر چائے پینے لگیں۔

"بہت شاطر لڑکی ہے وہ، مجھے لگتا ہے نائل کو وہ اپنی طرف راغب کرنے کی کر کوشش کرے گی۔۔۔۔۔" منزہ نے جیسے اپنا خدشہ بیان کیا۔

"یہ تو صبح پتہ چلے گا اسکا نائل سے رویہ دیکھ کر کہ وہ نائل کو ہم سے دور کرنا چاہتی ہے یا اسکا مقصد صرف ہم سب کو پریشان کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم کی بات پر رخسار بیگم کے ماتھے پر شکنوں کا جال بچھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر اس نے میرے بیٹے سے کوئی بھی تعلق بنانے کی کوشش کی یا اسے ہم سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اسی دن طلاق دلوا کر چلتا کرو نگی چاہے اس کے لئے مجھے چچا جان کی ناراضگی کیوں نہ سہنی پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم نے دو ٹوک لہجے میں جیسے اپنے حتمی فیصلے سے آگاہ کیا تھا۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

وہ کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگاتے رخسار بیگم کی باتوں سے جل کڑھ رہی تھی۔

"تم میری ماں کی خوشیوں کی قاتل ہو، سب سے زیادہ اذیت تمہاری وجہ سے انکو ملی تم نے اپنی بہن کو اس گھر میں لانے کے لیے میری ماں پر جھوٹے الزامات لگائے انکو زلیل کر کے اس گھر سے نکلوایا مجھے ساری عمر باپ کی محبت اور شفقت سے محروم رکھا اب تم کیسے اتنے سکون سے رہ سکتی ہو رخسار بیگم۔۔۔۔۔۔۔۔" اسکی بڑبڑاہٹ جاری تھی۔

"بہت اچھا ہوا کہ تمہارے لاڈلے بیٹے کا نکاح مجھ سے ہو گیا کیونکہ جتنی تکلیف میں تمہیں دینا چاہتی ہوں اس کے لئے تمہارا بیٹا بہترین ہتھیار ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ ناگواری سے سامنے دیوار پر لگی نائل ابراہیم کی فل سائز تصویر دیکھنے لگی۔

جب وہ اس گھر کی عورتوں کو جلانے کے لیے خود ہی اس کمرے میں آئی تھی تو کمرے میں نظر دوڑاتی وہ ایک پل کو تو اس کمرے کی سجاوٹ سے متاثر ہوئی تھی مگر پھر جیسے پورا کمرہ ہی بیکار لگنے لگا تھا سب سے بری اسے یہی تصویر لگی تھی جس میں وہ مسکرا رہا تھا مگر بقول فازیہ ندیم کے اب آفندی ہاؤس کو مسکرانے کا حق نہیں تھا وہ سب کی مسکراہٹیں ہی تو چھیننے آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

موبائل پر ٹون بجی تو اس نے نمبر دیکھا جہاں مما کالنگ جگمگا رہا تھا۔

"جی مما۔۔۔۔۔۔"اس نے موبائل کان سے لگایا۔

"کب سے کال کر رہی ہوں تمہیں، بتاؤ ٹھیک ہو؟ اس لڑکے نے کچھ کہا تو نہیں یا کوئی زبردستی کرنے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ایسا کچھ بھی نہیں ہوا مما، وہ لڑکا ابھی کمرے میں آیا ہی نہیں، میں تو چاہتی ہوں کہ وہ کمرے میں آئے مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش کرے تاکہ میں آج آفندی ہاؤس میں وہ تماشہ لگاؤں کہ سب ایک دوسرے سے منہ چھپاتے پھرے۔۔۔۔۔۔" وہ زہر خند لہجے میں بولتی انکو پر سکون کر گئی۔

"اس ماں کا بیٹا ہے جس نے میرے شوہر پر ڈورے ڈالے تھے، مجھے طلاق دلوائی اس گھر سے نکالا اسے تم شوہر کے روپ میں برداشت بھی کیسے کر سکتی ہو؟ کیسے اس کے ساتھ نکاح کر سکتی ہو؟ کیا اس بڈھے کو اپنے پورے خاندان میں سے وہ ہی ملا تھا تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔؟ وہ شاید نہیں یقیناً ناخوش تھیں۔

"مما میں نے کونسا ساری عمر کے لیے رشتہ باندھ لیا ہے اس سے، آپ جانتی ہیں کہ یہ صرف کچھ ماہ کی بات ہے دوسرا میں تو خوش ہوں کہ اس عورت کے بیٹے کے

www.novelsclubb.com

ساتھ ہی نکاح ہوا ہے کیونکہ ایک ماں کی جان اسکی اولاد میں ہوتی ہے اور وہ بھی اکلوتا بیٹا تکلیف میں ہو تو ماں کیسے نہ تڑپے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ کی بات میں جو اشارے تھے وہ سمجھتی حرا بیگم پر جوش ہوا ٹھیں۔

"میں ایسے ہی تو نہیں تم پر فخر کرتی میری جان، مجھے پتہ ہے تم بہت سوچ سمجھ کر کھیلو گی۔۔۔۔۔۔۔"

"تو پھر آپ بے فکر رہیں، یہ گھر والے میرے لیے نہیں مگر میں ضرور اس گھر کے لیے عذاب بن کر ثابت ہونے والی ہوں، آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کھٹکے کی آواز پر پیچھے مڑی تھی جہاں نائل ابراہیم دروازہ بند کرتا کمرے میں داخل ہوا تھا وہ کچھ پل کو چپ ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کن انکھیوں سے نائل کو دیکھتی کہہ اٹھی جو صوفے پر بیٹھتا جوتا اتار کر ننگے پاؤں قالین پر دھنستا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں کیوں کھڑی ہوں بھلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جو تب سے یوں ہی کھڑی اسکی حرکات کا جائزہ لے رہی تھی خود کو کوستی بڑی شان سے بیڈ پر ٹک کر موبائل کے ساتھ چھیڑ چھانی کرنے لگی مگر دھیان سارا نائل ابراہیم کی طرف ہی تھا جو گھڑی اتارتا اب ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا۔

"اگر اس نے مجھے بلانے کی کوشش کی تو اسکی اوقات یاد کروانے میں ایک منٹ بھی نہیں لگاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ خود کو سبق دینے لگی اور پھر جب دس منٹ بعد وہ ایزی ٹروزر شرٹ میں نکلا اور ڈریسنگ مرر کے آگے جا کھڑا ہوا اس کے بال نم تھے جسکا مطلب وہ شاور لے کر آیا تھا بال بنا کر اس نے روم کی لائٹس آف کیں اور آکر بیڈ کے دوسری طرف لیٹ گیا کمبل سر تک تان کر وہ یوں کروٹ کے بل سونے کی کوشش کرنے لگا جیسے وہ اس روم میں پہلے کی طرح اکیلا ہو جبکہ اس کمرے میں موجود دوسرا نفوس تو جیسے ساکت ہوا تھا وہ جو کب سے پلان کر رہی

www.novelsclubb.com

تھی کہ کیسے اس کی بے عزتی کرے گی مگر اب یوں اس کے نظر انداز کرنے سے اسے لگ رہا تھا جیسے اس کے منہ پر طمانچہ مار دیا گیا ہو۔

اسے اس کی نظر کی خواہش نہیں تھی اور نہ اسکی توجہ کی طلب گار مگر اسکا یوں یکسر سے اس کے وجود کو انگور کرنا اسے سراسر اپنی توہین لگی۔

"کم ظرف انسان، جانتا تھا کہ مجھ پر ایک نظر ڈالنے سے وہ خود پر کنٹرول نہیں کر سکے گا اس لیے یوں ڈرامہ کیا، ماں کی کہی مان کر شاید تم آج کی رات اپنی ماں کو سکون دے دو مگر بہت جلد تمہاری ماں کی سب سے بڑی اذیت میں بننے والی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ تلخی سے سوچتی اسکی پشت کو گھورنے لگی اور پھر جیسے جلن نکالنے کے لیے اٹھ کر کمرے کی لائٹ آن کر دی۔

www.novelsclubb.com

نائل نے بنا کوئی رسپونس دیئے لیٹا رہا جیسے اس نے آج اس کے وجود کو فراموش کرنے کی قسم کھائی ہو جبکہ فازیہ جس کی انا پر گہری چوٹ لگی تھی اس لئے جلتی کڑھتی آ کر ایک طرف لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

!!!!!!!!!!!!!!!!

صبح اسکی آنکھ ایک انجان لمس سے کھلی وہ کچھ دیر تو سوئی جاگی کیفیت میں یوں ہی پڑا رہا پھر آہستہ سے کروٹ بدلتا دوسری طرف دیکھنے لگا جہاں اسکا ہاتھ اس کے کندھے کے ساتھ لگا تھا نائل نے گہری سانس بھرتے ہوئے اس کے خوابیدہ چہرے کی طرف دیکھا اور رات وہ جو بڑی آسانی سے اسکا وجود فراموش کر گیا تھا مگر اب اس کو نظر انداز نہ کر سکا۔ غور سے اور قریب سے اس کے چہرے کے خدوخال دیکھنے لگا جو اسکی طرف ہی چہرہ کیے کروٹ کے بل لیٹی تھی نائل نے ایک چیز نوٹ کی اس کے الفاظ کا سرد پن اور آنکھوں میں ٹپکتے نفرت کے شعلوں کی نسبت اسکی بند آنکھوں پر سایہ فگن ہوتی پلکیں اور سرخ نرم و ملائم ہونٹ اسے زیادہ خوبصورت بنا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"جنگلی بلی۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کے منہ سے بے ساختہ الفاظ نکلے پھر خود ہی اپنے لقب پر حیران ہوتا اٹھ کھڑا ہوا۔

جب دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو کر نکلا تو نگاہ پھر سے اس کے سوئے وجود سے ٹکرائی مگر جلد ہی خود کو سرزنش کرتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا وہ نیچے آیا تو سب ناشتے کے لیے اکھٹے ہو رہے تھے وہ سب پر سلامتی بھیجتا اپنی کرسی سنبھال گیا۔

"فازیہ بیٹی نہیں اٹھی کیا۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم کے سوال پر رخسار بیگم نے بے اختیار پہلو بدلا۔

"جی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کہتا ہوا عامر کے معنی خیز اشارے کو نظر انداز کرتا کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"تو اٹھانا تھا اسے بھی، اس گھر کے اصول سے واقف ہو نہ کہ ناشتہ ساتھ کرتے ہیں سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اس گھر کے پہلے کونسے اصول اس نے اپنا لیے ہیں جو آپ اس اصول کی بات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کا لہجہ ابھی بھی تلخ تھا کیونکہ یہ انکا حوصلہ ہی تھا کہ انہوں نے اس لڑکی کو اپنے بیٹے کے روم میں کیسے برداشت کیا تھا۔

"ہم سکھائیں گئے تو سیکھیں گی نہ، جاؤ حمرہ اسے بلا کر لاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے حمرہ سے کہا جو سر ہلاتی ہوئی نائل کی کمرے کی طرف بڑھی اور پھر دو منٹ بعد سب نے ہی اسکی اونچی آواز سنی تھی۔

"کونسی قیامت آگئی ہے اس گھر میں صبح صبح؟ بندہ اپنی مرضی سے سو بھی نہں سکتا ہے، جاؤ دفعہ ہو جاؤ، مجھے تم لوگوں کی شکلیں برداشت نہیں ہوتیں کہ ساتھ جڑ کر ناشتہ کرتی پھروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اسکا بدتمیز لہجہ سب کے کانوں میں پڑا تھا حمرہ تو شرمندہ سی ہوتی باہر آگئی جبکہ سب کی نگاہیں بے اختیار آغا ہاشم کی طرف اٹھیں جو کہ لب بھینچے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے آپکو خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مزہ نہیں آرہا تھا، میں چلتا ہوں ۔۔۔۔۔۔۔" نائل ان کو جتاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جسکی تقلید عامر نے بھی کی تھی۔

"ابھی تو آغاز ہے چچا جان، بہت رنگ دکھانے والی ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم بھی چوٹ کرنے کا موقع ہاتھ سے ضائع نہئں کرنا چاہتی تھیں س۔

"رخسار۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی نے جیسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

"تنزیلہ تھوڑی دیر بعد صدف کے ہاتھ اسکا ناشتہ اس کے کمرے میں پہنچا دینا، اب کوئی بھی اسے ناشتہ یا ڈنر کے لئے فورس نہیں کرے گا جب دل چاہے جہاں چاہے وہ کھا پی سکتی ہے کیونکہ اسے اس گھر میں ایڈجسٹ ہونے کے لیے وقت چاہئیے جو ہم سب دیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم اپنی بات مکمل کرتے اٹھ گئے۔

"یہ جتنی بھی کوشش کر لیں وہ رہے گی اس ناگن کی بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کو آغا ہاشم کی اسے اس قدر ڈھیل دینا زرا پسند نہیں آیا تھا۔

"میں اب تو کبھی بھی نہ جاؤں ان کے کمرے میں۔۔۔۔۔۔۔۔" مردوں کے اٹھنے کے بعد حمرہ کہنے لگی۔

"اور مجھے تو دیکھتے ہی وہ گھورنے لگتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ہادیہ نے بھی لب کشائی کی۔

"کوئی بات نہیں بڑی بہن ہے تمہاری وہ، چلو اب یہ باتیں چھوڑو اور سکول جاؤ، سعد کا لنچ باکس اسے یاد سے دینا۔۔۔۔۔۔۔۔" راحیلہ بیگم نے ہادیہ اور سعد کو چلنے کا اشارہ کیا وہ دونوں اپنے بیگز پکڑے باہر کو چل دیئے جہاں ڈرائیور انکا انتظار کر رہا تھا۔

"وہ تم سے اور تمہارے بچوں سے شدید نفرت کرتی ہے اور تم اسے انکی بڑی بہن بنانے پر تلی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم نے اپنی چھوٹی بہن کی عقل کو کوسا۔

"جو بھی سچ جھوٹ ہے آپا مگر حقیقت تو یہی ہے کہ وہ انکی بڑی بہن ہے ندیم کی بیٹی ہے اور میں نے اسے اس وقت ہی قبول کر لیا تھا جب ندیم نے اپنے آخری دنوں

میں آغا جان سے وعدہ لیا تھا، آپکو پتہ ہے کہ مجھے ندیم کی ہر خواہش کو پورا کرنا ہے جو انکی اپنے تینوں بچوں کے بارے میں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"راحیلہ نے اتنے دنوں کی اپنی خاموشی توڑی جس پر رخسار نے کچھ ناگواری سے دیکھا تھا مگر تنزیلہ بیگم کی وجہ سے خاموش ہو گئیں۔

:::

وہ ابھی یونیورسٹی سے واپس آیا تھا اس لیے سیدھا کمرے میں ہی آیا مگر کمرے کی حالت دیکھ کر اسکا دماغ چکرا کر رہ گیا صبح کے ناشتے کے خالی برتن شیشے کی ٹیبل پر پڑے تھے ٹین پیک قالین پر میک اپ کا سامان جا بجا بکھرا یوں لگ رہا تھا جیسے خود بکھرایا گیا ہو صوفے کے کشن نیچے پڑے تھے اور بیڈ شیٹ کو بھی نیچے پھینکے وہ خود بیڈ سے ٹیک لگائے ایل ای ڈی کا ریموٹ پکڑے فروٹ کھانے میں مصروف تھی نائل کی نفاست پسند طبعیت کو یہ سب گراں گزرا تھا۔

www.novelsclubb.com

"صدف، صدف۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اس نے دروازے کے پاس ہی صدف کو پکارا تھا جو اگلے دو منٹ میں اس کے پاس بھاگی ہوئی آئی تھی۔

"کیا آج کمرے کی صفائی نہ کرنے کی وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کمرے کی الٹ پلٹ حالت کی طرف اشارہ کرتا پوچھنے لگا۔

"چھوٹے صاحب، وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" صدف ہچکچاتے ہوئے ایک نظر لاپرواہ اس کمرے کی نئی مالکن پر ڈالی جو پیر جھلاتے ہوئے ٹی وی سے ہی چھیڑ خانی کر رہی تھی۔

"میں آئی تھی مگر چھوٹی بی بی نے کہا کہ ان کو صفائی نہیں کروانی پھر برتن اٹھانے کے لیے بھی آئی تھی مگر چھوٹی بی بی نے ڈانٹ دیا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ دھیمے سے بولتے ہوئے اپنی دو گھنٹے پہلے لے جانی والی کلاس کے بارے بتانے لگی۔

"یہ کمرہ تمہاری "چھوٹی بی بی" کا نہیں میرا ہے یہ بات آئندہ سے یاد رکھنا، چلو کرو صفائی اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سپاٹ انداز میں کہتا جانے کو مڑا مگر اسکے الفاظ پر رکا تھا۔

"اس کمرے میں اب میں رہتی ہوں تو یہ کمرہ اب میری ملکیت ہی ہے، دوسرا مجھے اپنی موجودگی میں صفائی کروانا پسند نہیں اس لیے جب میں اس کمرے میں نہیں ہونگی تب صفائی کرنے آنا اور یہ بات مجھے دوبارہ سے کہنی نہ پڑے مس صدف۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بلاشبہ صدف سے مخاطب تھی مگر سنایا اسے ہی گیا تھا جس پر نائل نے ایک تیز نظر اس پر ڈالی تھی۔

"اگر کسی کو اس کمرے میں اتنا ہی رہنے کا شوق ہے تو پھر اپنی عادت سے ہٹ کر کچھ برداشت بھی کرنا ہوگا ورنہ بڑے شوق سے کہیں اور ٹھکانے کا سوچ لیں، میں آدھے گھنٹے بعد کمرے میں آؤں تو یہ گندگی نظر نہ آئے اور اگر پھر بھی کوئی تمہارے کام میں رکاوٹ ڈالے تو انکا سامان گیسٹ روم میں شفٹ کر دینا ویسے بھی

www.novelsclubb.com

مہمان وہاں ہی اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ چبا چبا کر بولتا بہت کچھ کہہ بھی گیا بہت کچھ جتا بھی گیا۔فازیہ نے تلملا کر اسکی پشت کو گھورا جو وہاں سے جا رہا تھا پھر ہاتھ میں پکڑا ریموٹ پوری قوت سے دیوار پر دے مارا صدف اس کے غصے سے دہل گئی۔

"یہ لوگ سمجھتے کیا ہیں خود کو، میں مہمان ہوں اس گھر کی؟ میرے باپ کا گھر ہے یہ جس طرح اس کے باپ کا گھر ہے، تم لوگو کو میں دکھاتی ہوں اب کہ میں اس گھر کی مہمان ہوں یا مالکن۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کوئی فیصلہ کرتی اور اس پر عمل کرنے کا سوچتی جیسے خود کو پر سکون کرنے لگی تھی۔

!!

www.novelsclubb.com

"صدف کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم نے اس کے آگے لنچ رکھتے ہوئے راحیلہ بیگم سے پوچھا جو سعد اور ہادیہ کو لنچ بنا کر دے رہی تھیں۔

"میرے روم میں صفائی کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے بریانی کھاتے ہوئے بتایا۔

"صبح سے اب یاد آیا اسے، آج تو ناشتہ بھی اکابی نے بنایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ حیران ہوئیں۔

"وہ کمرے میں گئی تھی مگر فازیہ نے کمرے سے نکال دیا کیونکہ اسے آرام کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"راحیلہ بیگم کے بتانے پر نائل کے طنزیہ ہونٹ پھیلے جیسے ان کے جملے کو ناپسند کیا ہو۔

"یہ لڑکی بھی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کچھ کہتے کہتے رکیں کیونکہ فازیہ انکی طرف آتیں کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لنچ۔۔۔۔۔۔۔۔"ٹانگ پر ٹانگ رکھتے اس نے سوالیہ نگاہوں سے رخسار بیگم کو دیکھا اس کے انداز میں جو کچھ تھا اسے محسوس کرتا نائل پانی کا گلاس پکڑتے ہوئے اپنی ماں سے کہنے لگا۔

"مما آپ کھانا کھائیں، یہاں سب کے ہاتھ پیر سلامت ہیں فلحال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ فازیہ کی چبھتی نظر کو مکمل اگنور کرتا پانی منہ سے لگا گیا۔

"کیا کھاؤ گی تم۔۔۔۔۔۔۔۔" راحیلہ بیگم نے مروتا پوچھ لیا جس پر رخسار بیگم نے گھورا۔

"آپ کون ہوتی ہیں مجھ سے پوچھنے والی؟ آپ کو حق کس نے دیا کہ آپ مجھ سے مخاطب ہوں؟ آپ جیسی ایک عورت کا گھر اجاڑنے والی ایک بیٹی کو دربدر کرنے والی عورت سے ہم کلام ہونا میں اپنی توہین سمجھتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اس کے الفاظ سے جیسے زہر پھوٹ رہا تھا راحیلہ بیگم کا چہرہ ضبط سے سرخ ہوا تھا وہی رخسار بیگم کا چہرہ غصے سے لال پیلا ہوا تھا۔

"کتنی بدزبان ہو تم، جانتی بھی ہو حقیقت یا جو تمہاری ناگن ماں نے پٹی پڑھائی بس وہی ازبر کر آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"خبردار میری مما کو کچھ کہا تو ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ورنہ۔۔۔۔۔۔۔؟ رخسار بیگم کو جو کل رات سے اس پر غصہ تھا جیسے اب باہر نکالنا چاہ رہی ہوں۔

"مما آپکو نہیں لگتا کہ آپ اس بندے سے بحث کر رہی ہیں جسے دوسروں کی کیا اپنی عزت کا خیال نہیں، پلیز میں نہیں چاہتا کہ میں یہاں بیٹھ کر جاہلوں کی طرح عورتوں کو یوں آپس میں لڑتا دیکھوں، ویسے بھی کچھ لوگ تو اس گھر میں آئے ہی اس مقصد کے لیے ہیں کہ بدمزگی پیدا کریں شاید ایسے وہ کوئی تسکین حاصل کرنا چاہتے ہوں سو مہربانی آپ ہی کچھ خیال کر لیں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اکتائے لہجے میں کہتا ہوا اٹھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کہنا کیا چاہتے ہو تم؟ مجھے بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکو تم کہ کتنی عزت لیے پھر رہے ہیں تمہارے یہ نام نہاد رشتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کاٹ کھانے کو دوڑی۔

"تمہیں اس گھر میں مقام دے کر واقع میں عزت والا کام نہیں کیا ہم نے۔۔۔۔۔۔۔۔" پہلی بار وہ براراست اس سے نہ صرف مخاطب ہوا تھا بلکہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا گہرا وار کر گیا تھا فازیہ جیسے گرم کوئلے پر بیٹھ گئی تھی اسکی طرف نفرت سے دیکھتی وہ کچھ کہتی کہ ہاشم آفندی ڈائنگ ٹیبل پر آ گئے۔

"کیسا شور ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ اور نائل کو یوں آمنے سامنے کھڑا دیکھ کر وہ ٹھٹھکے۔

"یہ اسی تماشے کا شور ہے جو آپ نے اپنی خواہش پر اس گھر میں لگایا ہے اور ابھی تو شروعات ہیں چچا جان۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم جل کر بولیں۔

"اور یہ تماشہ آپ کی مہربانی سے ہی لگ رہا ہے آج سے پچیس سال پہلے جو کیا تھا نہ کرتیں، اس عورت کو میرے باپ کی زندگی میں لے کر آنا ہی آپکا گناہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے نفرت بھری نگاہ خاموش کھڑی راحیلہ اور گم صم سعد اور ہادیہ پر ڈالی۔

"دیکھ رہے ہیں آپ اسکی چرب زبانی اور طعنے۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم نے آغا ہاشم کو متوجہ کرنا چاہا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم لوگ اس طرح آپس میں لڑ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ فازیہ کے رویعے سے دلبراشتہ ہوئے۔

"کیوں کیا دوبارہ سے فلم ریوائنڈ کروانا چاہتے ہیں آپ، آپکو پتہ نہیں آپکی پوتی زبان کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر آفندی ہاؤس میں داخل ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔" نائل نے بھرپور طنز کرتے ہوئے فازیہ کو دیکھا جو شعلہ بار نگاہوں سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی جیسے آنکھوں سے ہی نگلنا چاہتی ہو۔

"نائل، جاؤ تم، فازیہ بیٹی تم میرے ساتھ آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نائل کو جانے کا کہتے فازیہ کو ساتھ لئے اپنے کمرے کی طرف بڑھے جو کہ کسی فیصلے پر پہنچتی ان کے ساتھ چلی تھی۔

!!!

"مجھے اس گھر میں رہنے کے لیے مالکانہ حق چاہئیے تاکہ کوئی مجھے مہمان نہ سمجھے اور نہ ایسا کہہ کر میری عزت نفس کو کچلے۔۔۔۔۔۔۔" وہ ان سے کچھ فاصلے پر بیٹھتی سپاٹ انداز میں بولی۔

"تم نائل کی بیوی ہو اب ندیم کی وراثت کے ساتھ ساتھ تم نائل کی بیوی ہونے کے ناتے بھی اس گھر اور جائیداد کی حقدار ہو۔۔۔۔۔۔" وہ رسانیت سے کہنے لگے۔

"خالی باتوں سے مجھے مالکن بننے کا کوئی شوق نہیں، آپ اگر چاہتے ہیں کہ میں اس گھر میں رہوں تو کل تک سب کے سامنے میری حیثیت واضع کر دیں تاکہ کوئی اب مجھے مہمان سمجھنے کی غلطی نہ کرے۔۔۔۔۔۔۔" اسے رہ رہ کر نائل کی بات یاد آ رہی تھی جس سے وہ اچھی خاصی اسکی انسلٹ کر گیا تھا۔

"اب چلتی ہوں میں۔۔۔۔۔۔" وہ انکی کچھ سنے بغیر اٹھ کر باہر چلی گئی آغا ہاشم گہری سوچ میں گم ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

****

اور پھر رات تک یہ خبر پورے آفندی ہاؤس میں پھیل گئی کہ فازیہ نے اپنی جائیداد کا مطالبہ کر دیا ہے جس سے اس گھر کے مرد تو خاموش رہے مگر عورتیں چپ نہ رہ سکیں۔

"آغا جان غلطی پہ غلطی کر رہے ہیں، ابھی سب اس کے ہاتھ میں دینے کا مطلب ہے کہ لو پکا پکایا کھاؤ اور چلتی بنو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" منزہ بیگم بھی خوش نہ تھیں۔

"وہ اسی مقصد کے لیے تو اس گھر میں آئی ہے، اس میں حیرانگی والی تو یہ بات ہے کہ آغا جان نے کہا تھا کہ تین ماہ بعد وہ اسے سب دیں گئے تاکہ وہ اس لڑکی کو اسکی ماں کی اصلیت بتا کر محفوظ مستقبل دے سکیں مگر اب اس کے حوالے سب کر کے کیا رہ جائے گا باقی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم بھی کہہ اٹھیں۔

"اچھا ہے جلدی جان چھوٹ جائے گی، مجھے تو ایک پل نہیں برداشت ہو رہی یہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم جہاں اس کو جائیداد میں حصہ دینے پر نہ خوش تھیں وہی اس کے جلد چلے جانے سے خوش بھی تھیں۔

"آپکو لگتا ہے کہ سب حاصل کرنے کے بعد وہ عدالت سے خلع کے لئے رجوع کر لے گی۔۔۔۔۔۔۔" منزہ نے سوال کیا۔

"کر ہی لے تو اچھا ہے، پیسہ تو آنی جانی چیز ہے مگر کم از کم اس گھر میں سکون تو ہو گا اس کے دفعہ ہو جانے سے، ویسے وہ ایک دفعہ کہے تو سہی نائل کو کہوں کہ اس کے منہ پر دے مارے تین لفظ۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم بہت بیزار ہوئی ہوئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

اور پھر رات کو ڈنر پر جب سب موجود تھے آغا ہاشم نے ایک فائل فازیہ کو دیتے ہوئے سب کو مخاطب کیا تھا۔

"آج سے فازیہ اس گھر کی بہو ندیم کی بیٹی اور نائل کی بیوی ہونے کے ناطے اس گھر، بزنس اور جائیداد کی حصے دار ہے، میں نے ندیم ٹیکسٹائل، ڈی ایچ اے میں ایک کنال کا پلاٹ، اور اکاؤنٹ میں دس کڑوڑ کی رقم اس کے نام کر دی ہے باقی نائل نے جو حق مہر میں اپنا لاہور والا اپارٹمنٹ اس کے نام کیا وہ بھی۔۔۔۔۔۔۔" انکی بات پر فازیہ نے تمسخر سے مسکراتی نگاہوں سے سب کے سپاٹ چہرے دیکھ کر جیسے سب کی تکلیف پر مزہ لیا تھا۔

"گاڑی جو ابراہیم نے اسے شادی پر گفٹ کی ہے وہ بھی اور جو ہماری طرف سے زیورات اسے دیئے گئے وہ سب اس کے ہیں، مگر یہ سب وہ بیچ تب سکتی ہے جب اسکا شوہر یعنی کے نائل ابراہیم اسکی اجازت دے گا، اسکی اجازت کے بغیر یہ اپنی پراپرٹی کسی اور کے نام بھی نہیں کروا سکتی ہے کیونکہ میں نے اس کی ساری پراپرٹی کا اٹھارٹھی ایجنٹ نائل کو بنا دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔" انکی آخری بات جہاں سب کو

www.novelsclubb.com

پر سکون کر گئی وہی فازیہ کو ناگوار گزری تھی وہ تو خوش ہوئی تھی کہ ان کی جائیداد کسی تیسرے بندے کو سیل کر کے وہ ان سب کو سبق سکھائے گی مگر اب!

"اور اگر نائل ابراہیم میرا شوہر ہی نہ رہے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں سوال پوچھتی نائل کی طرف دیکھنے لگی جس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"اس سے زیادہ خوشی کی بات ہی نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کو نائل کے جواب پر سکون ملا تھا جبکہ آغا ہاشم نے نائل کو باز رہنے کا اشارہ کیا۔

"طلاق کا حق نائل کے پاس ہے، وہ چاہے تو چھوڑ بھی سکتا ہے چاہے تو تمہیں راضی کر کے یہاں رکھ بھی سکتا ہے، یہ تم دونوں کے آپس کا معاملہ ہے مگر خدانخواستہ اگر تم دونوں الگ ہو جاتے ہو تو پھر بھی سب تمہارا ہی ہو گا کیونکہ مجھے تمہارے باپ کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی فیصلہ کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بات مکمل کرتے ہوئے فازیہ کی طرف دیکھنے لگے جو اس بات سے جیسے پر سکون ہوئی تھی۔

"میرے خیال میں اب تمہیں کوئی مسلہ نہیں ہو گا اس گھر میں کیونکہ سب پر واضع ہو چکا کہ تم اس گھر کی مہمان نہیں مالکن ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے نرمی سے فازیہ کی طرف دیکھ کر کہا جس نے کچھ جتاتی نظروں سے نائل کی طرف دیکھا تھا جو مکمل اگنور کر گیا تھا۔

"مہمان تو یہ ہے چچا جان، یہ صرف تین ماہ کے لیے ہی اس گھر میں آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کو اس کے اس گھر کی مالکن کہلانے پر کھلا اعتراض تھا۔

"تین ماہ تین سال بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے انکو جلانے کی کوشش کی تھی مگر نائل کے جواب پر جل خود گئی۔

www.novelsclubb.com

"اگر میں چاہوں تو تین دن بھی پورے نہیں ہو سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے اسکی طرف برارست دیکھا تھا۔

"میرے خیال میں اب کھانا شروع کر دینا چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے انکی الفاظی گولہ باری کو روکنے کے لیے سب کی توجہ کھانے کی طرف مبذول کی مگر رات کو کمرے میں جاتے ہی فازیہ نے وہ فائل اسکے سامنے پھینکی۔

"اس کو غور سے پڑھ لو اور اپنے زہن میں یہ بات بٹھالو کہ میں مہمان نہیں مالکن ہوں اس گھر کی جیسے تمہاری ماں اور مکار خالہ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

"خالہ کی مکاری تو میں نے آج تک دیکھی نہیں مگر تمہاری مکاری اور چالاکی ضرور تین دونوں میں جان گیا ہوں۔۔۔۔۔۔" وہ بھی دوبدو بولتا فائل کو بنا دیکھے ٹیبل پر رکھ گیا۔

"اور دوسری بات، میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ عورت بزدل ہوتی ہے اس کے پاس زبان کے علاوہ کوئی ہتھیار نہیں ہوتا ہے اس لیے مجھے تم سے ہر گری ہوئی بات کی توقع ہے مگر پھر بھی کہہ رہا ہوں کہ میری مما کے خلاف کبھی اپنی زبان اس انداز سے استعمال مت کرنا کہ میں برداشت نہ کر

سکوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اسکا لہجہ دوٹوک اور کچھ باور کرواتا تھا فازیہ کو اسکی ہر بات زہر لگی تھی اس لیے تو بولے بنا نہ رہ سکی۔

"اور جو میری مما کے ساتھ تم لوگوں نے سلوک کیا تھا؟ تمہاری ماں نے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"چپ۔۔۔۔۔۔"نائل نے اس کی بات کاٹی۔

"تم حقائق سے پہلے اچھے سے واقف ہو جاؤ اس ٹاپک پر پھر بات کریں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کہتا ہوا بیڈ کی طرف بڑھنے لگا مگر اسے راستے میں ہی رکنا پڑا اور رکنے کی وجہ فازیہ ندیم تھی جو اسکے سامنے راستہ روکے ہوئے تھی۔

"اس بیڈ پر مجھے اکیلے کو سونا ہے، تم کہیں اور ٹھکانا کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"کہتی ہوئی وہ بڑے آرام سے بیڈ کے درمیان یوں لیٹ گئی جیسے واقع میں بیڈ کی اکلوتی مالکن تھی۔

"مانا کہ آغا جان آج تمہیں زمین سے اٹھا کر آسمان پر بٹھا چکے ہیں مگر پھر بھی اس فائل میں کہیں بھی اس گھر، میرے کمرے اور میرے بیڈ کی ملکیت نہیں لکھی، اس لیے میڈم آپ شوق سے کہیں اور جا سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ طنز کرتا ہوا بیڈ کے پاس آ کھڑا ہوا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی بلکہ خاموشی سے آنکھیں یوں موند گئی جیسے نہ کچھ سنا ہو اور نہ کچھ کہنے کا موڈ ہو۔

نائل ابراہیم نے غصے سے مٹھیاں بھینچی تھیں پھر گہرا سانس بھرتا خود کو ریلکیس کرتا بیڈ کی طرف بڑھا اور تکیہ سیٹ کرتے ہوئے لیٹ گیا دونوں میں ایک انچ کا فاصلہ بھی نہ رہا تھا فازیہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی تھی اور غصے سے اسکی طرف دیکھا جو آنکھیں موندیں اسی پوزیشن میں چلا گیا تھا جس میں تھوڑی دیر پہلے وہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔۔۔۔" وہ بھڑک اٹھی۔

"آرام سے محترمہ، چلانے کا شوق کہیں اور جا کر پورا کر لیں، مجھے نیند ڈسٹرب کرنا زرا پسند نہیں۔۔۔۔۔۔۔" وہ رکھائی سے بولتا کروٹ بدل کر آنکھیں بند کر گیا فازیہ بے تلملا کر کشن اسے دے مارا تھا مگر وہ ویسے ہی پڑا رہا آخر کار دو منٹ اسکی پشت کو گھورنے کے بعد وہ دوسری طرف لیٹ گئی۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

وہ اور عامر ایک ساتھ یونیورسٹی میں داخل ہوئے تھے آگے سے آتی علیشہ کو دیکھ کر دونوں کے قدم ہی رک گئے تھے۔

"تم کب آئی واپس۔۔۔۔۔۔۔۔؟" عامر نے خوشگواریت سے پوچھا۔

"رات کو، جب تمہارا یہ پتھر دل کزن میرا فون سننے کے بجائے موبائل آف کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔" وہ نائل ابراہیم کو دیکھتی طنز کرنے لگی۔

"اب رات کے بارہ بجے کال کر کے میری نیند ڈسٹرب کرنے کی کوشش کرو گی تو یہی کچھ ہو گا نہ۔۔۔۔۔۔۔" نائل ہلکے پھلکے انداز میں کہنے لگا۔

"کیسا رہا ٹور؟ بہت مس کیا تمہیں، واحد لڑکی ہو ہمارے گروپ میں وہ بھی غائب۔۔۔۔۔۔" عامر علیشہ کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"اور مجھے غائب کروانے کے پیچھے تمہارے اس گھنے کزن کا ہاتھ ہے، اس نے حارث بھائی کو کہا تھا کہ اسے سوات لے چلیں تاکہ یہ یہاں اپنی شادی اور نئی نویلی دلہن کے ساتھ انجوائے کر سکے۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ جو کتنے دنوں سے بھری پڑی تھی اب بھڑاس نکالنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

"واقع میں اسکی نئی نویلی دلہن انجوائے تو بہت کروا رہی اسے۔۔۔۔۔۔" عامر بھی معنی خیز انداز میں بولتا ہنسا تھا جبکہ نائل ابراہیم فقط گھورتا وہاں سے آگے جانے لگا۔

"اتنی جلدی کس بات کی ہے نائل، مجھے تم سے بات کرنی ہے تم جانتے ہو نہ میں کس آگ میں جل رہی ہوں اتنے دنوں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ نے اسکا ہاتھ تھاما تھا جسے اگلے پل ہی وہ آزاد کروا گیا تھا۔

"کلاس کا وقت ہو رہا ہے علیشہ، تمہاری بات کے لیے یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ نرمی سے بولتا عامر کو اشارہ کرتا کلاس روم کی طرف بڑھ گیا۔

اب تو اس نے ٹال دیا تھا مگر واپسی میں پھر علیشہ نے اسے گھیر لیا تھا۔

"تم جانتے ہو نہ کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں نائل۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تم بھی تو جانتی ہو کہ شادی کن حالات میں اور کن وجوہات کی بنا پر ہوئی ہے پھر اس فضول بحث کا مقصد کیا ہے علیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اب کی بار بے زاری سے بولا تھا جیسے ایک ہی رٹ سے وہ تنگ آ گیا ہو۔

"مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا نائل، وہ تمہارے ساتھ تمہارے کمرے میں رہ رہی ہے، تصویریں دیکھی ہیں تمہارے نکاح کی میرا تو خون جل اٹھا کیسے شان سے تمہارے ساتھ بیٹھی تھی وہ، اتنی خوبصورت بھی نہیں ہے وہ جتنا خالہ نے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ کو جو جلن ہو رہی تھی وہ اسکا لہجہ صاف بتا رہا تھا نائل نے گہرا سانس بھر کر عامر کو دیکھا جو مسکراتا ہوا اسے ہاتھ ہلا کر گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے نکل چکا تھا۔

"بات خوبصورتی کی نہیں ہوتی ہے اور میرے نزدیک تو بلکل نہیں، سب سے زیادہ واسطہ تو دوسرے کی زبان اس کے اطوار طریقوں سے پڑتا ہے تو وہ تمہاری خالہ تمہیں اچھے سے بتا چکی ہو نگی کہ اس میں ایک ہی خوبی پائی جاتی ہے اور وہ ہے اسکی تیز دھار زبان۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں سن تو کافی کچھ رکھا ہے میں نے مگر میں دیکھنا بھی چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ نائل کے ایٹی ٹیوڈ سے پر سکون ہوتی اب کی بار ریلیکس انداز میں بولی۔

"کس کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے قدم اپنی ہیوی بائیک کی طرف بڑھائے۔

"وہی جسکی زبان کے چرچے ہر طرف پھیل چکے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"دیکھنا چاہتی ہو کہ اسے سننا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟" نائل نے بیٹھتے ہوئے سوال کیا۔

"دونوں ہی، آخر پتہ تو چلے اکڑ کس بات کی ہے اس میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ویل اگر اس سے بات کرنا چاہتی ہو تو شوق سے مگر پھر مجھ سے شکایت مت کرنا۔۔۔۔۔۔۔" وہ زیر لب مسکراتا بائیک زن سے اڑا لے گیا جبکہ علیشہ اسکی بات پر غور کرتی س جھٹک کر رہ گئی۔

''اتنی اوقات نہیں ہے اسکی کہ میرے سامنے کھڑی ہو سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

ےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےے

''میں تو کہتی ہوں بیٹا اب واپس آجاؤ، میرا دل ہر وقت پریشان رہتا ہے تم میرے دشمنوں کے درمیان ہو، پتہ نہیں کب کونسا نقصان پہنچا دیں تمہیں، طلاق لو اس لڑکے سے اور آجاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' حرا بیگم کی بات پر وہ بھی سوچ میں پڑ گئی۔

''تمہیں تمہارا حق مل گیا ہے باقی جہاں آفندی ہاؤس کی بربادی کی بات ہے تو وہ خود ہی ہو جائیں گئے اس کے لئے میں تمہیں کسی مشکل میں نہیں ڈال سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔'' انکے لب و لہجے میں ممتا والی فکر اور چاہت تھی۔

''جی مما، میں سوچتی ہوں کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ بھی جیسے مدھم پڑی تھی پھر ان سے دو چار اور باتیں کرتی کال بند کر گئی پھر کچھ دیر سستی سے پڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا مجھے یہاں سے چلے جانا چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔" وہ خود سے سوال کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"نہیں سب یہی سمجھیں گئے میں ڈر کر بھاگ گئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ زیر لب کہتی کمرے سے باہر نکلی۔

لاؤنج میں آئی جہاں گھر کی خواتین براجمان گفتگو کر رہی تھیں۔

"آجاؤ فازیہ۔۔۔۔۔۔۔" ردابھا بھی نے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تھا۔

"مجھے پاستا کھانا ہے، دس منٹ تک میرے کمرے میں بھیج دیجئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ آڈر کرتی وہاں سے ہی پلٹنے لگی۔

"یہاں کوئی تمہارا نوکر نہیں بیٹھا اور نہ تمہاری ماں نے کسی کو تمہارے حکم ماننے کے لیے بھیجا ہے جو تم یوں حکم چلا کر جانے لگی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم جن کو یہ چلتی پھرتی زہر لگتی تھی اب کیسے چپ رہ سکتی تھیں۔

"آپ بھی یہاں نوکر لے کر نہیں آئی تھیں جو سب پر حکم چلاتی رہتی ہیں دوسری بات اگر آپ اپنے شوہر کے بل بوتے پر یہاں عیش کر رہی ہیں تو شاید آپ بھول رہی ہیں کہ آپکا بیٹا میرا شوہر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ بھی جلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

"وقتی نام نہاد شوہر اور ساری عمر کے ساتھ والے شوہر میں فرق ہوتا ہے لڑکی، تم نے جس وجہ کے لیے میرے بیٹے کو اپنا شوہر مانا تھا وہ پورا ہو چکا ہے اس لیے سب کچھ لو اور چلتی بنو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم تلخی سے گویا ہوئیں۔

"جس وجہ سے مانا تھا وہ کام تو ابھی پورا ہونا ہے، آپ اور آپکی یہ بہن ابھی تک تو اس تکلیف سے گزری ہی نہیں جس تکلیف سے آپ نے میری مما کو گزارا تھا، ابھی تو مجھے آپ سے بہت سارے حساب چکتا کرنے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھ سے کرنے ہیں نہ؟ پھر میرے بیٹے کے ساتھ کس خوشی میں رہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" انکی بات پر فازیہ پر جیسے ٹھنڈی پھوار برسی تھی وہ بے ساختہ مسکرائی تھی یہی جلن تو اسے مزہ دیتی تھی۔

"آپ کے بیٹے کے ساتھ کمرہ ہی نہیں بیڈ بھی شیئر کر رہی ہوں بلکہ شاید آپکو پتہ نہیں جو آپ یہ کاغذی تعلق مان کے بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے بیٹے نے اسے ازواجی تعلق میں بدل دیا ہے، یہ جو میں اتنی لیٹ اٹھتی ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ آپکا بیٹا مجھے ساری رات سونے نہیں دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ انکو جلانے کو جو منہ میں آیا بولتی چلی گئی جبکہ باقی سب اسکی بے باکی پر بھونچکے رہ گئے تھے جبکہ لاؤنج میں داخل ہوتا نائل ابراہیم تر تو ایک پل کو چکرا کر رہ گیا اپنی ماں اور باقی سب کی موجودگی میں اسکی اس طرح کی بے شرم گفتگو اسے حقیقی معنوں میں شرمندہ کر گئیے تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہو رہا ہے؟ مما چائے تو پلوا دیں۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل اسکی گفتگو اور گفتگو کے اندر چھپے معنی کا اثر زائل کرنے کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں بولتا آ کر صوفے پر بیٹھا تھا اس نے اپنی ماں کو دیکھنے سے احتراز برتا تھا مگر اس نے ایک تیز اور چبھتی نظر فازیہ پر ضرور ڈالی تھی جو اب اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔

"میں لاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔" ثمرہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی

"بہت بے شرم اور بد لحاظ ہے یہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم کہے بنا نہ رہ سکیں۔

"کیا ہوا ہے؟ کیا پھر سے کوئی بات ہوئی ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔؟" وہ جان کر بھی انجان بنا سوال کر گیا اس نے اپنی ماں کا سپاٹ چہرہ دیکھا تھا۔

"بد لحاظ تو پہلے ہی تھی اب تو بے شرم بھی بن چکی ہے، ابھی پتہ نہیں اور کونسے رنگ دکھانے ہیں اس نے، مجھے تو ایک منٹ بھی یہ اس گھر میں تمہاری زندگی میں گوارا نہیں ہے نائل، آج ہی میں چچا جان سے بات کرتی ہوں کہ بس کریں اور

مت لیں ہماری برداشت کا امتحان۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم کے ہر انداز سے غصہ چھلک رہا تھا اور کیوں یہ نائل اچھی طرح جانتا تھا اس لیے فلحال خاموش رہا تھا مگر رات کو ان کے کمرے میں آکر اس نے جیسے انہیں ریلکیس کرنے کی کوشش کی تھی۔

"مما آپ اسکو اتنا سیریس کیوں لے رہی ہیں، اگنور کریں اسے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اگنور کروں؟ کیسے؟ وہ میری دشمن کی بیٹی ہے جس نے جو کیا ہمارے ساتھ تم سب جانتے ہو، اب اسکی بیٹی مجھے اور راحیلہ کو تکلیف دینا چاہتی ہے اس کے خیال میں اسکی ناگن ماں کے دشمن ہم ہیں، وہ بار بار میری بے عزتی کر رہی ہے، میرے بیٹے کے ساتھ اسکا کمرہ نہ صرف شئیر کر رہی ہے بلکہ تمہارے ساتھ تعلق بھی بنا چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مما ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ بے اختیار انکو ٹوک گیا رخسار بیگم نے غصیلی نظروں سے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ اپنے منہ سے کہہ چکی ہے کہ تم۔۔۔۔۔۔۔" وہ لحاظ کرتیں چپ کر گئیں۔

"فضول ہے وہ لڑکی اس لیے فضول بکواس کرتی رہتی ہے، آپ تو جانتی ہیں اسے وہ آپکو، ہمیں غصہ دلانے کے لیے سب کرتی رہتی ہے آپ کو میرا پتہ ہے نہ؟ میں وضاحت دینا پسند نہیں کرتا مگر آپکو دے رہا ہوں کہ ہمارا ریلیشن جہاں پہلے دن تھا وہی ہے، وہ میری بیوی ہے پر کاغذی حد تک، آپکا بیٹا اتنا کمزور نہیں ہے اور نہ مجھے اکیلی خوبصورتی اپیل کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کھلے ڈھلے الفاظ میں بولتا انکو بہت کچھ باور کروا گیا تھا جس سے رخسار بیگم کے ماتھے کی تیوریاں کم ہوئیں تھیں۔

"بہت گھٹیا قسم کی ہے وہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔"

"آپ اسکو جتنا اگنور کریں گی اچھا ہو گا، اسکا ایک مقصد تو پورا ہو گیا ہے دوسرا وہ آپ سب کو اذیت دے کر پورا کرنا چاہتی ہے اور آپ یوں پریشان ہو کر اسے خوش ہونے کا موقع دے رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل ابراہیم کے رسانیت سے سمجھانے پر وہ سر ہلا کر اسکا ماتھا چوم گئیں۔

"میرا پیارا بیٹا بہت مشکل میں پڑ گیا ہے، چچا جان نے بہت کڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کوئی بات نہیں ہے مما، میں تو خود اسے بہت ہلکا لے رہا ہوں ورنہ عورت کو سیدھا کرنا مرد کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اٹھتا ہوا اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ پھنسا گیا۔

"علیشہ ملی تھی تمہیں۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ بات کو دوسری طرف موڑ گئیں۔

"جی۔۔۔۔۔۔۔۔" فقط یہی بولا تھا۔

"وہ یہاں آنا چاہ رہی ہے میرا بھی خیال ہے کہ کچھ دن آ کر رہے یہاں تاکہ کسی کو پتہ چلے کہ وہ جس جگہ کو ملکیت سمجھ کر بیٹھی ہے اسکی مالکن کوئی اور ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے انکی بات پر لب بھینچے تھے وہ اس حق میں نہیں تھا کہ علیشہ یہاں رہے کیونکہ آفندی ہاؤس ان سات دنوں میں پہلے ہی سرد جنگ کا شکار تھا اور علیشہ کے آنے کا مطلب تھا ہر روز کی ایک نئی جنگ وہ اس طرح کی بحث

کو پسند نہیں کرتا تھا مگر اب اسے ہر روز سننا بھی پڑ رہا تھا اور برداشت بھی کرنا پڑ رہا تھا۔

"دیکھ لیں جو آپکو مناسب لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کہتا ہوا ان سے اجازت لیتا کمرے سے نکل گیا۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

وہ کمرے میں آیا تو فازیہ کو ادھر سے ادھر ٹہلتے پایا جو اسے دیکھ کر رک گئی تھی اور حیرانگی کی بات تھی کہ اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی دوسرا تمیز کے ساتھ بولا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل سپاٹ لہجے میں بولتا وارڈرب کی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

"دو سال چھوٹے ہو تم مجھ سے، تمہیں مجھے عزت کے ساتھ مخاطب کرنا چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اوہ رئیلی مس فازیہ ندیم، میں دو سال چھوٹا ہونے کے ناطے آپ سے عزت کے ساتھ پیش آؤں اور وہ لوگ جو تم سے عمر میں بھی بڑے ہیں اور رتبے میں بھی ان کے ساتھ تم بدتمیزی کرو واہ جی واہ۔۔۔۔۔۔۔" وہ طنزیہ ہنسا تھا

"اوہ تو اتنی دیر سے جو تم اپنی مما کے کمرے میں موجود تھے یہی کچھ سیکھ کر آئے ہو۔۔۔۔۔۔۔" وہ بھی طنز بولی۔

"کم از کم میری مما نے مجھے آج تک اس طرح کے سبق نہیں دیئے جو تم اپنی مما سے جہیز میں لے کر آئی ہو۔۔۔۔۔۔" وہ بھی دوبدو بولتا اسکی جان جلا گیا۔

"تم حد سے بڑھ رہے ہو۔۔۔۔۔۔"

"اور تم۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ کپڑے بیڈ پر پھینکتا جارحانہ تیور لیے اس کے قریب آیا تھا جو قدم پیچھے کو موڑ گئی۔

"تم نے آج کیا بکواس کی ہے سب سے؟ جانتی ہو اس بکواس کا مطلب؟ آج تم نے ثابت کیا ہے کہ تم کس عورت کی بیٹی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تمیز سے نائل ابراہیم ورنہ۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا ورنہ بتاؤ؟ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آخر تمہاری حد کیا ہے، تم اور کتنا گر سکتی ہو میری نظروں میں۔۔۔۔۔۔۔" نائل کا لہجہ بہت تلخ تھا

"اور جو تم لوگ گرے ہو میری نظروں میں؟ تم لوگوں کی وجہ سے ہی مجھے یوں ذلیل ہونا پڑ رہا ہے، تمہارے ماں باپ کی وجہ سے مجھے اپنے باپ کے بغیر زندگی گزارنی پڑی کیسے بھول سکتی ہوں میں وہ سب اذیت؟ میں تو ابھی کچھ کر ہی نہیں رہی پھر تکلیف کس بات کی ہو رہی ہے تم سب کو۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بھی چیخ کر جواب دے گئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم اصل حقیقت سے واقف ہی نہیں کہ قصوروار کون تھا آج سے پچیس سال پہلے، تم جس دن جان جاؤ گی نظریں ملانے کے قابل نہیں رہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جانتی ہوں میں سب کچھ، تم بتاؤ تم کیا جانتے ہو۔۔۔۔۔۔؟

"ابھی بتانے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ویسے بھی اپنی عقل پر بندھی ہوئی اپنی ماں کی محبت کی پٹی اتار کر زرا حقائق جاننے کی کوشش کرو تاکہ تمہیں سچ جھوٹ کا پتہ لگے، دوسری بات آئندہ سے میری مما کے ساتھ کوئی ایسی بات مت کرنا جو انکو ناگوار گزرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کرو نگی کیا کر لو گئے تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کمر پر ہاتھ ٹکائے بے خوفی سے کہہ گئی نائل نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا جو پنک سوٹ میں ملبوس تھی۔

"پھر جو کچھ تم نے سب کے سامنے بے شرمی سے کہا ہے نہ میں اس جھوٹ کو سچ ثابت کر دوں گا اور مجھے ایسا کرنے پر مجبور مت کرنا کیونکہ چاہے میں تم سے چھوٹا

سہی پر ہوں ایک مرد اور کبھی کسی مرد وہ بھی شوہر ہو اسے ہلکا لینے کی غلطی نہ کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کے لہجے میں کیا کچھ نہ تھا خود تو وہ واش روم میں چلا گیا مگر فازیہ کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا وہ پہلی دفعہ خوفزدہ ہوئی تھی۔

"ڈرومت فازیہ، تمہیں ڈرانے کی ایک ناکام کوشش تھی اسکی۔۔۔۔۔۔۔"وہ خود کو تھپکی دیتی جلدی سے بیڈ پر جا کر کمبل میں گھس گئی۔

نائل جب نائٹ ڈریس میں باہر آیا تو اسے سر سے پاؤں تلک کمبل میں لپٹے دیکھ کر مسکرایا تھا۔

"تمہیں لائن میں لانے کو بہت سارے طریقے ہیں میرے پاس، شکر کرو ایزی لے رہا ہوں ورنہ۔۔۔۔۔۔۔"نائل دل ہی دل میں بولتا ایک طرف جا کر لیٹ گیا تبھی اس کے موبائل پر علیشہ کالنگ کے الفاظ جگمگائے تھے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کال ریسیو کر گیا۔

"میرے خیال میں رات کے اس پہر کال کرنے کی کوئی وجہ تو نہ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھے ابھی خالہ نے کال کی کہ صبح میں آفندی ہاؤس آجاؤں وہ بھی ایک ہفتے کے لیے اس لیے میں نے سوچا تمہیں بتادوں تم بھی خوش ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔"وہ چہکی تھی مگر نائل نے تاسف سے سانس لیا۔

"اوکے پھر صبح ملتے ہیں،اب اجازت دو تاکہ میں سکون سے سو سکوں۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا وہ لڑکی پاس ہے تمہارے۔۔۔۔۔۔۔"علیشہ کے سوال پر اس نے اپنے سے پانچ انچ کے فاصلے پر پڑے وجود کو دیکھا جو بلکل ساکت تھا۔

"صبح یونی سے تمہارا آف ہے بٹ میرا نہیں اس لیے کل رات کو آفندی ہاؤس میں ملاقات ہو گی، بائے۔۔۔۔۔۔۔"نائل بنا اسکی سنے کال بند کر گیا اور سونے کے لئے کروٹ بدل گیا۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

"علیشہ کے لیے کیا بناؤں کھانے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟راحیلہ بیگم نے رخسار بیگم سے پوچھا جو اس وقت صدف سے علیشہ کا کمرہ صاف کروا کر باہر نکلی تھیں۔

"تم جانتی تو ہو کہ اسے وہ سب پسند ہے جو نائل کو پسند ہے،اس لیے آج ڈنر پر نائل کی پسند کو ہی خاص اہمیت ملے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کے کہنے پر وہ سر ہلا کر کچن میں چلی گئیں کیونکہ رات کے کھانے کی ذمعداری راحیلہ بیگم نے اپنے سر لی ہوئی تھی جبکہ خانساماں انکی بس مدد کرتا تھا۔

"کتنے دنوں کے لیے آرہی ہے علیشہ۔۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم کے پوچھنے پر فازیہ کے کان بھی کھڑے ہوئے تھے وہ صبح سے ہی نوٹ کر رہی تھی کہ رخسار بیگم یوں چہک کر سب کام کروا رہی تھیں جیسے وہ پہلی دفعہ یا لندن سے آرہی ہو۔

"ایک ویک کا پروگرام ہے اسکا،آپکو پتہ ہے کہ نائلہ آپا کی اکلوتی بیٹی ہے وہ انکو کہاں گوارا ہوتا اس کا یوں اتنے گھر سے دور رہنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"شادی کے بعد کیا کریں گی آپا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ تنزیلہ بیگم مسکرا کر بولیں۔

"میں بھی یہی کہتی ہوں، پھر کہتی ہیں نائل میرا بھانجا ہے مجھے پتہ ہے وہ ہر دوسرے دن اسے ملوانے لے آیا کرے گا، بس اللہ جلدی سے وہ دن لائے جب علیشہ میری بہو بن کر اس گھر میں آئے اور نائل کو سنبھال لے جو کسی کے قابو میں نہیں آتا ورنہ لوگ تو پتہ نہیں کس کس مقصد کے تحت اس کے آس پاس پھرنے کی بلاوجہ کوشش کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم نے ایک طرف صوفے پر بیٹھی فازیہ کو خاص طور پر سنایا تھا جو سن کر جلی تو تھی مگر ظاہر نہیں کیا تھا۔

"بھابھی یہ لیں چائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" حمرہ نے کپ فازیہ کے سامنے کیا تھا جس کا سپاٹ چہرہ دیکھ کر ثمرہ نے اشارہ کیا تھا کہ مت چھیڑو اسے مگر اگلے پل دونوں حیران ہوئیں تھیں کہ اس نے نہ صرف کپ پکڑا تھا بلکہ شکریہ بھی ادا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"موسٹ ویلکم بھابھی جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"حمرہ نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر فازیہ صرف ایک نظر اسے دیکھ کر رہ گئی جو اس کے زرا سے عمل پر خوش ہو گئی تھی۔

"علیشہ کے آنے سے خوب رونق ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔"ثمرہ نے جیسے بات کر کے گفتگو کو آگے بڑھانا چاہتی تھی مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ فازیہ کو ناگوار گزر رہا تھا۔

"رونق کہاں؟بس ہر ٹائم نائل کے آگے پیچھے گھومتی ملے گی۔۔۔۔۔۔۔۔"ردا بھابھی نے فازیہ کو آگاہ کرنا چاہا تھا جو خاموشی سے چائے پینے لگی تھی جو ان سات دنوں میں پہلی دفعہ یوں سب کے درمیان وہ بھی خاموشی سے بیٹھی شاید کچھ آبزرویشن کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تبھی ہنستی مسکراتی علیشہ ہال میں داخل ہوتی سبکی توجہ اپنی طرف مبذول کروا گئی سب اسے دیکھ کر اٹھے تھے ماسوائے فازیہ کے جس نے خاموش مگر سرد نگاہوں

سے اسکا سر سے لے کر پاؤں تک جائزہ لیا تھا جو اس وقت وائٹ شارٹ کیپری پر بیلو لونگ شرٹ پہنے اپنے شولڈر سے نیچے گرتے بالوں کو پیچھے کی طرف جھٹکتی ایک پرکشش لڑکی تھی فازیہ کو اسے دیکھ کر کچھ فیل نہیں ہوا تھا بس وہ ایک نظر ڈال کر اپنے چہرے کا رخ موڑ گئی تھی جو سب سے ملتی اسکے قریب آئی تھی۔

"ہیلو آئی ایم علیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"علیشہ نے اسے مخاطب کیا تھا کیوں کیا تھا یہ شاید کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

"نن آف مائے بزنس، کیپ اوے فرام می۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ تڑخ کر بولتی ایک جھٹکے سے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔

"تم نے بلایا ہی کیوں اسے، جانتی تو ہو اسے تمیز چھو کر بھی نہیں گزری۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم کو ناگوار گزرا جبکہ علیشہ مسکرائی تھی۔

"خالہ جانی میں نے اپنی تربیت کے مطابق عمل کیا اس نے اپنی تربیت دکھادی، اس میں غصے والی بات ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔"اس کے جملے فازیہ کو آگ لگا گئے

تھے وہ غصے سے پلٹی تھی مگر آغا ہاشم کو ان کے کمرے سے نکلتے دیکھ کر ضبط کرتی اپنے کمرے میں گھس گئی۔

"علیشہ بیٹی آپکو اس طرح کی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے، امید ہے رخسار بیٹی اچھے سے سمجھادے گی آپکو۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم کے کانوں میں اس کے آخری جملے پڑ چکے تھے اس لئے خشک لہجے میں کہتے ثمرہ سے چائے کا کہتے اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ علیشہ اپنی توہین سے سرخ ہوئی تھی مگر جلد ہی خود پر قابو پاتی رخسار بیگم کے ساتھ باتوں میں لگ گئی جو خود بھی آغا ہاشم کے الفاظ کا اثر ذائل کرنے کے لیے اسکی خاطر مدارت میں لگ گئیں تھیں

****

www.novelsclubb.com

رات کو ڈنر پر بھی فازیہ کو علیشہ کے بناوٹی لہجے اور مغرور انداز دیکھنے کو ملے تھے ساتھ نائل کے پاس بیٹھتی وہ جس لگاؤ کا اظہار کر رہی تھی فازیہ کو سب برداشت

کرنا مشکل رہا تھا کیونکہ وہ دیکھ رہی تھی کہ یہ سب صرف اسے جلانے اور دکھلانے کے لیے تھا مگر فازیہ کو اسکی کوئی پرواہ نہ تھی۔

"میں کونسا اس شخص کے ساتھ ساری عمر رہنے کے لیے آئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔" وہ خود کو باور کرواتی ایزی ہونے کی کوشش کرنے لگی مگر ہو نہ پا رہی تھی کیوں؟ یہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

"منزہ نے کال کی تھی مجھے، کہہ رہی تھی کہ بھابھی نے منع کر دیا ہے دعوت کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے رخسار بیگم کی طرف سوالیہ دیکھا تھا۔

"جی، اور وجہ آپ جانتے ہیں یہ نکاح وقتی ہوا ہے تو کس خوشی میں ہم یہ دعوتیں اٹینڈ کرتے پھریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مگر لوگوں کو یہ سب نہیں پتہ ہے اس لیے ہمیں خیال کرنا چاہیئے اس بات کا، منزہ کی دیورانی بار بار اس سے استفسار کر رہی ہے کہ تم نے ابھی تک نائل اور

فازیہ کو دعوت پر کیوں نہیں بلایا، وہ کب سے ٹال رہی ہے بہانے بنا بنا کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مگر میں اس حق میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کے دوٹوک انداز پر آغا ہاشم نے ابراہیم آفندی کی طرف دیکھا تھا جنہوں نے باپ کی آنکھوں کی زبان سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

"میرے خیال میں ان دونوں کو اسلام آباد بھیج دینا چاہیئے چلو دعوت کی دعوت اور گھوم پھر بھی لیں گئے۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی نے ہلکے پھلکے انداز میں کہتے ہوئے رخسار بیگم کو مکمل نظر انداز کیا مگر اپنے چہرے پر پڑتی انکی نظروں کی تپش سے وہ بخوبی اندازہ لگا سکتے تھے کہ انکو یہ بات کس قدر ناگوار گزری تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو، نائل تم کیا کہتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے خوشدلی سے نائل سے پوچھا جو سب سے انجان بنا کھانا کھا رہا تھا۔

"دو سے تین دن تو میں یونی سے آف نہیں لے سکتا کیونکہ پریزنٹیشن ویک چل رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اوکے پھر نیکسٹ ویک کی تیاری کر لینا، راحیلہ تم منزہ کو اطلاع دے دینا کہ نائل اور فازیہ ہفتے کی رات تمہارے پاس پہنچ جائیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے حتمی فیصلہ کرتے ہوئے راحیلہ بیگم سے کہا اور ایک نظر سپاٹ چہرہ لیے رخسار بیگم پر ڈال کر اٹھ گئے۔

"ہم آغا جان کے کمرے میں ہیں، ادھر ہی چائے بھجوا دیجیئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔" سلیم آفندی بھی کہتے ہوئے اٹھ گئے جن کی تقلید ابراہیم آفندی نے بھی کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ جب اس نکاح کی کوئی اہمیت ہی نہیں تو وہاں دعوت پر جانے کی کیا تک بنتی ہے؟ ایک تو منزہ بھی نہ، اس نے چار دن یہاں رہ کر دیکھ نہیں

لیا کوئی دعوتوں کے قابل بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم کے ماتھے پر سلوٹیں صاف دیکھی جاسکتی تھیں۔

"قابلیت کی بات تو آپ نہ ہی کریں کیونکہ میری قابلیت میری اس وقت کی حیثیت سے لگالیں آپ۔۔۔۔۔۔۔"وہ تڑاخ کر بولتی نائل ابراہیم پر ایک نگاہ ڈال گئی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"وقتی حیثیت سے قابلیت کے اندازے نہیں لگائے جاتے، قابلیت جاننے کے لیے تمہاری زبان ہی کافی ہے اور اس لیے میں نہیں چاہتی کہ تم وہاں جاؤ، پہلے ہی کافی تماشہ لگا چکی ہو ہمارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"پر میں تو چاہتی ہوں جانا وہاں اور ہفتے کو ہی جائیں گئے، میرے خیال میں مجھے اب تیاری شروع کر دینی چاہیئے ہو سکتا ہے ہمارا سٹے دو دن کی بجائے پانچ دن کا ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟وہ جانتی تھی کہ رخسار بیگم کو ان کا اسلام آباد جانا ناگوار گزر رہا تھا اس لیے وہ جان بوجھ کر ان کو زچ کر رہی تھی حالانکہ آغا ہاشم کی بات پر

وہ جواب دینا چاہتی تھی مگر جب رخسار بیگم کا انکار سنا تو وہ ان کے حق میں فیصلہ کر کے انکو خوش نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے اب بھی ان پر ایک جتاتی نگاہ ڈال کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"دیکھا سب نے، یہ لڑکی صرف میری ضد میں سب کر رہی ہے، اسکا اس گھر میں آنے کا مقصد ہی مجھے زلیل کروانا ہے ہر جگہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اس کے جانے کے بعد رخسار بیگم بھڑک اٹھیں تھیں اور خاص نائل کو کہا تھا جس نے کھانے سے ہاتھ روک دیا۔

"مما اگر آپ نہیں چاہتی تو میں نہیں جاؤنگا، آپکو اسکی باتوں سے فرق نہیں پڑنا چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"جی چچی جان، آپ بلاوجہ خود کو پریشان نہ کریں۔۔۔۔۔۔۔" حاشر نے بھی نائل کی بات کی تائید کی تھی۔

"لیکن بات پھر وہی آجائے گی حاشر، آغا جان کو برا لگے گا، اب تو ابراہیم بھی کہہ کر جا چکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم نے انکی توجہ دوسری طرف دلائی تو کب سے خاموش علیشہ نے سب کے پر سوچ چہروں کی طرف دیکھا اور کہہ اٹھی۔

"اگر ہم بھی چلے جائیں ان کے ساتھ تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟" اس نے اپنی خالہ رخسار کی طرف دیکھا جنہوں نے بات سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

"مطلب۔۔۔۔۔۔۔۔" سب کی آنکھوں میں الجھن تھی۔

"میں، عامر، ثمرہ اور حمرہ بھی ان کے ساتھ چلے جاتے ہیں، ایسے میں آپ لوگوں کو پریشانی ہی نہیں ہو گی کہ یہ وہاں جا کر کوئی تماشہ نہ کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ نے اپنی طرف سے حل تلاش کیا مگر اس کے حل کے پیچھے جو بات تھی وہ نائل بھی سمجھ گیا تھا اور ردابھا بھی کیونکہ وہاں دونوں کا اکیلا جانا ہی برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔

"مجھے نہ تو تم لوگوں کو ساتھ لے کر جانے کا شوق ہے اور نہ خود جانے کا اس لیے بات ختم۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ دوٹوک کہتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ علیشہ نے رخسار بیگم کو دیکھا جنہوں نے نظروں ہی نظروں میں کچھ اشارہ کیا تھا جیسے یقین دہانی کروائی تھی کہ اگر وہ اسلام آباد جائے گا تو تم بھی ساتھ جاؤ گی ورنہ نہیں!

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

اگلے دن وہ دوستوں کے ساتھ ایسا نکلا کہ رات کے نو بجے اسے گھر واپس آنے کا خیال آیا وہ جب پورچ میں بائیک کھڑی کر کے ہال میں آیا تو آغا ہاشم کو کچھ پریشان سا ہال میں بیٹھے پایا جو کسی گہری فکر میں مبتلا تھے۔

"کیا بات ہے آغا جان، کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اپنے کمرے میں جانے کے بجائے ان کے پاس ٹک گیا۔

"تمہارا نمبر کیوں آف جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

"آف تو نہیں تھا آؤٹ آف کوریج ہو گا شاید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ موبائل پاکٹ سے نکالتا ہوا کہنے لگا۔

"تمہیں خبر ہے تمہاری بیوی کہاں ہے اس وقت۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم اصل بات پر آئے تھے۔

"اسکی خبر نہیں رکھتا میں۔۔۔۔۔۔"وہ لاپرواہی سے بولتا آغا ہاشم کو غصہ دلا گیا۔

"تو کس کی رکھتے ہو؟ بیوی ہے تمہاری وہ، تمہارا حق بنتا کہ اسکی خبر رکھو کہ اس وقت کہاں ہے وہ؟ صبح سے گئی ہوئی ہے ابھی تک واپسی نہیں اسکی۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اپنی عزیز ترین ماں کے پاس گئی ہو گی، آپ کیوں فکر مند ہو رہے ہیں؟ بچی تو نہیں وہ پچیس سال کی میچور لڑکی ہے ویسے بھی میری گاڑی پورچ میں نہیں ہے اسکا مطلب کہ آفندی ہاؤس سے بھاگ کر نہیں گئی واپس یہی آئے

گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اسکا لہجہ کچھ طنزیہ اور تمسخر اڑاتا تھا جس پر آغا ہاشم نے اسے زبردست گھوریوں سے نوازا۔

"لڑکے تم میری بات کو سیریس کیوں نہیں لے رہے ہو؟ وہ صبح سے گئی ہے بغیر کسی کو بتائے اور اب رات کے نو بج گئے ہیں، بات پریشانی والی ہے آخر کہاں ہے وہ اس وقت؟ اوپر سے موسم بھی خراب ہو چکا ہے بارش کا امکان ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"ان کے لہجے میں فکر تھی۔

"کیا پتہ اسکا اپنی مما کے پاس رہنے کا ارادہ ہو، میرے پاس کونسا اسکا موبائل نمبر ہے جو میں کال کر کے پوچھ لوں۔۔۔۔۔۔۔۔"اب کی بار وہ کچھ سنجیدہ ہوا۔

"تو نمبر رکھنا چاہیئے تھا، مجھے بھی اسکا نمبر لینا یاد نہیں رہا، کیا انکے وکیل کو کال کر کے اسکا نمبر لوں۔۔۔۔۔۔۔۔؟ آغا ہاشم کے دماغ میں خیال میں آیا جس پر انہوں نے فوری عمل کیا اور پھر تین منٹ بعد ہی انہوں نے فازیہ کے وکیل سے نمبر لے لیا تھا۔

"کال کرو۔۔۔۔۔۔۔"انکے حکم پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے موبائل سے اسکا نمبر ڈائل کر کے آغا ہاشم کو موبائل پکڑا گیا۔

"ہیلو، فازیہ بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"دوسری طرف ہیلو بولنے پر آغا ہاشم بولے۔

"جی۔۔۔۔۔۔۔"وہ انکو پہچان چکی تھی حالانکہ نمبر انجان تھا۔

"کہاں ہو تم؟رات ہو گئی ہے، موسم خراب ہے، ہم پریشان ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔"

"میں شاپنگ کے بعد گھر آ گئی تھی اس وقت مما کے پاس ہوں، بس نکلنے لگی ہوں ۔۔۔۔۔۔۔"وہ انکی پریشانی بھانپتے نرمی سے بتا گئی اور پاس بیٹھی حرا بیگم کڑھ کر رہ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"اوکے جلدی آ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔"وہ کہتے ہوئے کال بند کرتے نائل کو پکڑا گئے۔

"اب آپکی تسلی ہو گی ہے نہ؟ چلیں اپنے روم میں چلئے۔۔۔۔۔۔۔" نائل کے اٹھنے پر وہ بھی اٹھ گئے۔

نائل کو کمرے میں آئے گھنٹہ ہو چلا تھا مگر فازیہ ابھی تک گھر نہیں آئی تھی اور نائل کو جس چیز نے پریشان کیا تھا وہ تھا باہر زور سے برستی بارش!

"شاید ادھر ہی رک گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے کہتے ہوئے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی اور بیڈ پر لیٹ گیا موبائل پر بجتی ٹون پر وہ موبائل پکڑ کر نمبر دیکھنے لگا جہاں آغا جان لکھا تھا۔

"جی۔۔۔۔۔۔" وہ جانتا تھا کہ وہ بھی پریشان ہونگے۔

"اسے کال کرو، گھنٹہ ہو گیا ہے، وہاں رکنے کا ارادہ ہے تو بتادے ویسے بھی تیز بارش میں نہ ہی آئے تو بہتر ہے۔۔۔۔۔۔۔"

"جی میں کال کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے انکی کال بند کر کے اس نمبر پر کال کی جس پر آغا ہاشم تھوڑی دیر پہلے بات کر چکے تھے۔

"جی میں گھر کے راستے میں ہی ہوں مگر گاڑی چل نہیں رہی پتہ نہیں خراب ہو گئی ہے یا کچھ اور، بارش بھی تیز ہے اس لیے میں باہر نکلی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کے کچھ بولنے سے پہلے ہی فازیہ کی پریشان آواز کانوں میں پڑی تھی اسے یہ تھا دوسری طرف آغا ہاشم تھے۔

"مجھے لوکیشن بتاؤ میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔۔" نائل اٹھتے ہوئے بولا جس پر دوسری طرف فازیہ ایک پل کو چپ ہوئی تھی مگر گرجتی برستی بارش کو دیکھ کر وہ اسے لوکیشن بتا گئی۔

www.novelsclubb.com

نائل نے عامر سے اسکی گاڑی کی چابی لی اور مختصر آغا ہاشم کو سیچویشن بتا کر چلا گیا تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اس کے پاس پہنچا تھا جو گاڑی کو لاک کیے اس طوفانی رات

میں یقیناً خیریت کی دعائیں مانگ رہی تھی نائل کو اسکا خوفزدہ چہرہ دیکھ کر ہنسی تو آئی مگر سیچویشن کا اندازہ کرتا وہ ڈورناک کرنے لگا۔

فازیہ نے اسے دیکھ کر بے اختیار سکون کا سانس لیا تھا وہ اس آدھے گھنٹے میں جتنی خوفزدہ تھی اسکا اندازہ بس وہی لگا سکتی تھی کیونکہ یہ راستہ رات کے اس پہر اور بارش کی وجہ سے کچھ سنسان تھا۔

"باہر آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا جس پر وہ اپنے شاپنگ بیگز سنبھالتی باہر نکلی تھی اور تیز بارش سے بچنے کے لیے بھاگتی ہوئی گاڑی کے پاس آئی تھی نائل نے شاپنگ بیگز اسکے ہاتھ سے پکڑ کر پچھلی سیٹ پر رکھے اور اس کے لیے فرنٹ ڈور اوپن کیا فازیہ کے بیٹھنے پر وہ اپنی گاڑی کی طرف آیا۔

www.novelsclubb.com

فازیہ نے اپنے گیلے بالوں کو ہاتھ سے جھاڑا اور ڈوپٹے کو ٹھیک کرتی نائل کی طرف دیکھنے لگی جو سکائے پولو شرٹ اور بلیک ٹراؤزر میں گاڑی کے بونٹ پر جھکا ہوا تھا تیز بارش اسے بھگو چکی تھی مگر وہ بے نیاز گاڑی سے چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا فازیہ نے گہری

نگاہوں سے اسے دیکھا جو اسے پہلے سے کافی الگ لگا تھا شاید دیکھنے کا انداز بدلا تھا کہ پہلے اس کو دیکھنا غصہ دلاتا تھا مگر اب اسے دیکھنا اچھا لگا تھا بلکہ نائل ابراہیم بارش میں بھیگتا ہوا اس کی آواز پر اسکے پاس پہنچنے والا فازیہ کو اچھا لگا تھا۔

اسکی نظروں کی تپش تھی کہ نائل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو مکمل اسکی طرف ہی متوجہ تھی نائل نے ابرو چکا کر جیسے وجہ جاننی چاہی تھی مگر وہ کمال بے نیازی سے تکتی رہی تھی نائل اسے اگنور کرتا گاڑی کو لاک لگا کر آ کر بیٹھ گیا۔

"گاڑی کا انجن کچھ مسلہ کر رہا ہے، اب گاڑی یہی چھوڑنی پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اس سے بولتا موبائل سے ڈرائیور کو کال کرنے لگا اور بارش کے رکنے کے بعد اسے گاڑی واپس لے جانے کا کہہ کر کال بند کر گیا۔

www.novelsclubb.com

"جب اس طرح کے خراب موسم میں گاڑی خراب ہو جائے تو کیا کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ فازیہ نے سوال کیا تھا

"کم از کم ایسے ہاتھ پہ ہاتھ دھرے تو نہیں بیٹھنا چاہیئے، کسی کو کال کر لیتی، اپنے گھر یا ڈرائیور کو۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کے کہنے پر وہ چپ ہو گئی واقع اس نے کال کرنے کا سوچا ہی نہیں تھا وہ تو اچانک نائل نے کال کر دی تھی۔

"مجھے کسی کا احسان لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔۔" وہ تڑخ کو بولتی شاید یہ بھول چکی تھی کہ ابھی کچھ دیر پہلے اسے دیکھ کر ہی اس شکر ادا کیا تھا اور اسکا احسان لے کر ہی گاڑی میں بیٹھی تھی۔

"بہت اچھی بات ہے، کسی کا احسان لینے سے بہتر ہے کہ رات کے اس پہر طوفانی بارش میں اکیلے گاڑی میں بیٹھ کر کسی چور ڈاکو کا انتظار کیا جائے تاکہ دونوں مل کر بارش کو انجوائے کر سکیں۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے بھرپور طنز کیا فازیہ نے بے ساختہ جھرجھری لی تھی۔

"ویسے ابھی بھی اتنی دیر نہیں ہوئی کہو تو چھوڑ آؤں واپس اسی گاڑی میں۔۔۔۔۔۔۔۔؟" نائل نے ڈرائیونگ سے نظریں ہٹا کر اس پر مرکوز کیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ مت بھولو کہ یہاں تمہیں آغا جی نے بھیجا ہے اور یقیناً تم انکی ناراضگی والا کوئی کام نہیں کرو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کمزور لہجے میں بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی وہ اسے بتا نہ سکا کہ وہ آغا جان کے کہنے پر نہیں بلکہ اسکی پریشان آواز کو سنتے بے ساختہ اسکے پاس آنے کو اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

ےےےےےےےےےےےےےےےےے

جب وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو انکے انتظار میں اکیلے آغا ہاشم نہیں بلکہ ابراہیم آفندی، رخسار بیگم اور علیشہ بھی موجود تھے اور فازیہ بنا دیکھے ہی اندازہ لگا سکتی تھی کہ علیشہ اور رخسار بیگم کے سپاٹ چہروں پر کیا درج تھا۔

"شکر ہے تم لوگ خیریت سے آ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے فازیہ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"بیٹا آپ ڈرائیور کو ساتھ لے کر جایا کریں باہر، اگر کبھی اکیلے جانے کا موڈ بھی ہو تو ہمارے ساتھ رابطے میں رہا کریں۔۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی کے نرم لہجے پر وہ سر ہلا گئی تھی۔

"اب جاؤ کمرے میں، نائل کپڑے بدلو جلدی سے۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم کے کہنے پر وہ سر ہلاتا ہوا کمرے کی طرف چلا گیا جبکہ فازیہ بھی اپنے شاپنگ بیگز سنبھالتی وہ بھی اسکے پیچھے کمرے میں جانے لگی تھی کہ علیشہ کی آواز پر رکی تھی۔

"خالہ جانی آپکو نہیں لگتا کہ کوئی جان بوجھ کر نائل کو اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کوئی جتنی بھی کوشش کر لے میرا بیٹا اس طرح کی چالوں کو کامیاب نہیں ہونے دے گا۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم نے بھی آگ اگلتی نگاہ سے دیکھا تھا۔

"فلحال تو ابھی میں نے ایسی کوشش ہی نہیں کی مگر پھر بھی ایک بات بتاتی چلوں کہ نائل ابراہیم کا نام میرے نام کے ساتھ جڑ چکا ہے جس سے میرا اس پر حق ہے کہ

میں چاہوں تو ہزار کام چھوڑ کر بھی وہ میرے پیچھے آنے پر مجبور ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ ان دونوں کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھتی اپنے کمرے میں چلی آئی جبکہ وہ دونوں پیچ وتاب کھا کر رہ گئیں۔

فازیہ نے بیگز صوفے پر رکھے اور خود بھی صوفے پر لیٹنے والے انداز میں بیٹھ گئی آج کا دن اسکے لیے کافی تھکا دینے والا ثابت ہوا تھا بلکہ وہ زہنی طور پر تھکی ہوئی تھی حرا بیگم سے ملاقات بھی کافی بری ثابت ہوئی تھی کیونکہ ان کے سامنے اس نے آغا ہاشم کی تعریف کر دی تھی جس پر انہوں نے کافی شور مچایا تھا بہت مشکل سے اس نے انکو پر سکون کیا تھا اور پھر اس کے بعد والی سیچویشن!

"کیا میں ان لوگوں کے ساتھ نرم رویہ رکھے ہوئے ہوں؟ کیا سچ میں مما کے مطابق میں یہاں سکون کے ساتھ رہ رہی ہوں؟ کیا میں اپنے مقصد سے ہٹ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔؟ بہت سارے سوال اسے کے زہن میں گردش کر رہے تھے وہ کھٹکے کی آواز پر سر جھٹک کر اسکی طرف دیکھنے لگی جو بلیک ٹراز رمیں ہی واش روم

سے باہر نکل آیا تھا فازیہ اس کے سینے پر نگاہ ڈالتی جلدی سے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

"تُمہیں اس طرح کمرے میں گھومنے کا حق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" اسے ڈریسنگ کے سامنے بال بناتا دیکھ کر وہ جل کر بولی۔

"یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ اپنے کمرے میں، میں اس طرح نہیں گھوم سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ شرٹ اٹھاتا پھر سے واپس رکھ گیا جیسے اسے چڑانے کا ارادہ ہو۔

"اب یہ کمرہ میرا بھی اتنا ہی ہے اس لیے میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ واش روم میں جاتے ہوئے اسے جتانا نہیں بھولی تھی۔

"تمہاری اجازت مانگی کس نے ہے۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ بھی جلانے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا فازیہ نے غصے سے دیکھا مگر اسے بنا شرٹ کے دیکھ کر

نظریں جھکانے پر مجبور ہوتی واش روم میں گھس گئی جبکہ نائل نے مسکراتے لبوں کے ساتھ شرٹ پہن لی تھی۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

''نائل پلیز چلونہ،بہت مزہ آئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ کمرے سے نکل کر کچن کی طرف جانے لگی کہ لاؤنج میں بیٹھے نائل اور علیشہ اسکی توجہ اپنی طرف مبذول کرواگئے علیشہ اس کے قریب بیٹھی پیار بھری منت کررہی تھی اور رخسار بیگم دونوں کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

''تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے کبھی اسلام آباد نہیں دیکھا،ابھی لاسٹ ائیر گئی تھی تم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے موبائل سے نظریں ہٹا کر کہا جس پر وہ ایک ادا سے مسکرائی اور اسکی یہ مسکراہٹ اور بات فازیہ کو جلا کر راکھ کر گئی۔

''مگر تمہارے ساتھ تو نہیں نہ گئی میں، کیا تم چاہتے ہو کہ شادی کے بعد جائیں ہم۔۔۔۔۔۔۔؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شادی کے بعد تو میں تم لوگوں کو پیرس یا سویزرلینڈ کے ٹکٹ گفٹ کرونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کے مسکراتے لہجے پر علیشہ خوشی سے چہکی تھی جبکہ نائل بات کو اگنور کیا تھا۔

"اس کے لیے تو شادی جلدی کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ کی بات پر فازیہ انکی طرف چلی آئی تھی۔

"صدف، ایک کپ کافی ود آؤٹ شوگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے رخسار بیگم کے آگے چائے رکھتی صدف سے کہا تھا جو سر ہلا گئی۔

"صدف پہلے میرے روم میں جاؤ، میرا ایک سوٹ پریس کر دو، مجھے آج نائل کے ساتھ لونگ ڈرائیو پر جانا ہے، اتنا حسین موسم ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ نے کچن کی طرف جاتی صدف کو روکا تھا نائل نے نظریں اسکی طرف کیں جس کے حسب معمول ناک نتھنے پھول چکے تھے نائل نے گہری سانس لیتے خود کو ایزی کیا کیونکہ اب ایک معرکہ تو ہونے والا تھا۔

"پہلے صدف میرا کام کرے گی، ویسے بھی مہمان کو گھر کی مالکن سے زیادہ عزت تو ملنے سے رہی۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ مسکائی۔

"وہ بھی اس گھر کی فرد ہے بلکہ ہونے والی بہو ہے۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم بھانجی کی انسلٹ برداشت نہ کر سکیں۔

"ہونے والی ہے نہ ہوئی تو نہیں اس لیے آپ پہلے اس بہو پر توجہ دیں جو اس گھر میں رہ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"وہ بہو جو تین ماہ کے کنڑاکٹ پر آئی ہے جس کے جانے میں دو ماہ اور کچھ دن بچے ہیں جو اس گھر میں بہو کے طور پر کسی کو بھی قبول نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ نے گہرا وار کیا تھا اور فازیہ کو اتنی گہرائی سے ہی تڑپا گیا تھا۔

"تمہاری جلن کا احساس ہے مجھے مگر افسوس کہ اس بار تم اپنی خالہ کی طرح کامیاب نہیں ہو سکو گی اور نہ ہی مجھ سے میرا شوہر میرا مقام چھین سکتی ہو کیونکہ مجھے حرا سمجھنے کی غلطی مت کرنا کہ میں تم لوگوں کی باتوں میں آکر تم لوگوں کی چالاکیوں کو

کامیاب ہونے دونگی، نائل ابراہیم کو شوہر مانا ہے تو جب تک چاہونگی وہ میرا شوہر رہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس نے بھی آگے سے آگ لگانے میں کوئی کسر نہئں چھوڑی تھی اور حیرت کی بات تھی کہ نائل اس بات سے محفوظ ہوا تھا نہ جانے کیوں؟

"یہ تو مجھے پتہ ہے کہ تم اپنی ماں سے بھی دو نہیں چار ہاتھ آگے ہو، تمہاری ماں نے کسی کا شوہر چھیننے کی کوشش کی تھی اور تم نے ایسا کر بھی دیا ہے، نائل علیشہ کا تھا جو تم نے چھینا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم کا لہجہ بہت غصیلا اور تیز تھا راحیلہ بیگم نے انکو اشارے سے خاموش رہنے کا کہا تھا مگر وہ نظر انداز کر گئی تھیں۔

"تکلیف ہو رہی ہے نہ؟ میں بھی یہی تکلیف آپکو دینا چاہتی ہوں آج سے پچیس سال پہلے آپ نے میری ماں کو بھی یہی تکلیف دی تھی آپ نے میری ماں کے ساتھ ناانصافی کی انکو زلیل کیا۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے غصے سے بھڑکتی فازیہ کو روکنا چاہا تھا۔

"نہیں نائل آج اسے اپنی بھڑاس نکال لینے دو، آخر پتہ تو چلے کہ اسکی ڈائن ماں نے اس کے کان میں کونسے زہر بھر کر بھیجا ہے جس نے اپنی کمینگی چھپا کر اسے ہم سب کے خلاف کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

"خبردار میری ماں کے خلاف ایک لفظ بھی بولا تو، اس نے اپنی نہیں مگر آپ کی کمینگی ضرور بتا کر بھیجا ہے کہ کیسے آپ نے میرے باپ کے ساتھ عشق لڑا کر میری ماں کو طلاق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کا ہاتھ اٹھا تھا اور فازیہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا تھا جہاں باقی سب فازیہ کے الفاظ اور نائل کے رد عمل پر ساکت ہوئے تھے وہی فازیہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے تکتی رہ گئی۔۔۔

****

"میں نے پہلے ہی کہا تھا فازیہ ندیم کہ میری ماں کے خلاف اپنی زبان کو ایسے مت استعمال کرنا کہ مجھ سے برداشت کرنا مشکل ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کا لہجہ اگر آگ برساتا تھا تو آنکھوں میں بھی غصے کی شدت صاف دیکھی جا سکتی تھی۔

"نائل۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی جنہوں نے سب کاروائی دیکھی تھی نائل کو بازر ہنے کو آواز لگا گئے جس نے مٹھیاں بھینچ کر جیسے خود کو کچھ غلط کہنے اور کرنے سے بازر کھا تھا فازیہ جھٹکے سے مڑی اور بھاگتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف گئی تھی

۔

"بہت غلط کیا تم نے نائل۔۔۔۔۔۔۔" راحیلہ بیگم کو جہاں فازیہ کے الفاظ برے لگے تھے وہی نائل کا ہاتھ اٹھانا بھی برا لگا تھا مگر انکی نسبت رخسار بیگم اور علیشہ کے سینوں میں جیسے ٹھنڈی پھوار برسی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم کب سے اتنے شدت پسند ہو گئے؟ عورت کے چند الفاظ برداشت نہ کر سکے۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی نے غصے سے لتاڑا جس پر وہ شرمندہ ہوتا نظریں چرا گیا۔

"آپ میرے بیٹے کے پیچھے پڑ گئے ہیں اس لڑکی کی بات کو نہیں سنا جس نے کس قدر گھٹیا الفاظ استعمال کیے میرے بارے۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم بولے بنا نہ رہ سکیں۔

"خاموش رہو رخسار، ہم سب یہ پہلے سے جانتے تھے کہ فازیہ اس گھر میں اگر آ رہی ہے تو ہمیں اس چیز کے لیے تیار رہنا چاہیئے کہ اسکی ماں اسے جو کچھ جیسے بھی بتائے گی وہ وہی ری ایکٹ کرے گی، اسے جو کچھ کہا گیا ہے اسے وہی سچ لگے گا نہ اور نائل کو آغا جان نے اسی مقصد کے لیے ہی چنا تھا کہ یہ فازیہ کو ساری سچائی سے آگاہ کرے اسے بتائے کہ جھوٹا کون ہے سچا کون ہے مگر

افسوس۔۔۔۔۔۔۔۔! ابراہیم نے تاسف سے نائل کو دیکھا جس نے لب بھینچ

www.novelsclubb.com

کر قدم باہر کی طرف بڑھائے کہ راستے میں کھڑے آغا ہاشم کو دیکھ کر رکا تھا اور زندگی میں پہلی دفعہ وہ ان سے نظریں چرانے پر مجبور ہوا تھا جن کی نظروں میں شکوہ اسے صاف نظر آیا تھا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ان کے پاس سے گزر گیا۔

"آپ نے سارا قصور میرے بیٹے کے سر پر ہی ڈال دیا، وہ اپنی ماں کے بارے میں غلط الفاظ کیسے سن سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟ رخسار بیگم نے نائل کا دفاع کیا تھا جس پر ابراہیم آفندی نے ان پر ایک ناراض نظر ڈالی اور آغا ہاشم کی طرف بڑھ گئے۔

"نائل نے بہت اچھا کیا اسے اپنی اوقات دکھا دی، انکل کیوں نائل پر غصہ ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ کے کہنے پر رخسار بیگم فقط سر ہلاتی کسی سوچ میں گم ہوئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

رات کے گیارہ بج رہے تھے جب اس نے گھر میں قدم رکھا ہال میں کسی کو نہ پا کر وہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف آیا مگر اسے حیرت کا جھٹکا تب لگا جب اس نے

دروازے کو اندر سے بند پایا۔نائل نے دو دفعہ ہلکے سے ناک کیا مگر دوسری طرف سے کوئی رد عمل نہ آیا۔

"یہ بھی دن آنے تھے نائل آفندی کہ تمہیں تمہارے کمرے سے آؤٹ کر دیا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ بڑبڑایا

پھر دو منٹ اور انتظار کرتا آخر کار کچن کی طرف آیا جہاں کیز باکس میں سے اپنے کمرے کی چابی ڈھونڈنے لگا مگر راحیلہ بیگم کو کچن میں آتا دیکھ کر جلدی سے فریج کی طرف چلا گیا۔

"کچھ چاہیئے نائل۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ پوچھنے لگیں۔

"نہیں آنی، مجھے بس پانی پینا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ پانی کی بوتل نکال گیا۔

"تم ڈنر پر بھی نہیں آئے، اپیا پریشان ہو رہی تھی کال بھی اٹینڈ نہیں کر رہے تھے ابھی بھی تمہاری بائیک کی آواز سن کر انہوں نے ہی مجھے بھیجا ہے، خود بھائی

صاحب کی وجہ سے نہیں آئیں۔۔۔۔۔۔"وہ کرسی پر ٹک گئیں جس پر نائل نے پانی پیتے ہوئے سپاٹ نظروں سے فقط دیکھا تھا۔

"کیا ناراض ہو۔۔۔۔۔۔۔؟وہ اسکی خاموشی پر الجھن زدہ ہوئیں۔

"میں نے کیوں ناراض ہونا ہے کسی سے،بس ویسے ہی آغا جان اور بابا جان کا فلحال سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا،مجھے پتہ ہے میں نے غلط کیا مگر اسکی بات مجھ سے برداشت نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔"وہ بوتل فریج میں رکھتا ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"ہاں جانتی ہوں میں سب ہی سمجھتے ہیں کہ تم نے غصے میں آکر اس پر ہاتھ اٹھایا اور آغا جان بھی یہی کہہ رہے تھے کہ فازیہ نے غلط بات کی مگر عقلمندی تو نائل نے بھی نہیں کی اور میں بھی اس بات پر ہی متفق ہوں وہ زرا جذباتی ہے ویسے اچھی لڑکی ہے،وہ شاید سمجھ رہی ہے کہ ایک زبان کا استعمال کر کے میں ان لوگوں کو تکلیف پہنچا لونگی اور یہی بات اسکی معصومیت کو ظاہر کرتی ہے ورنہ اسکی ماں طرح شاطر ہوتی تو سب کو اپنی طرف مائل کر کے اندر اندر ہی سب کو کھائے

جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔"راحیلہ بیگم کے تجزیے پر وہ اپنے سر پر ہاتھ پھیرتا جیسے اپنی شرمندگی کو ذائل کرنا چاہتا تھا وہ کبھی بھی ان آدمیوں کو پسند نہیں کرتا تھا جو عورتوں پر ہاتھ اٹھا کر اپنی مردانگی دکھاتے تھے مگر نہ جانے کیوں کیسے وہ آج برداشت نہ کر سکا تھا۔

"اس نے کھانا بھی نہیں کھایا، رداور ثمرہ دو دفعہ گئیں بلانے مگر اس نے دروازہ نہیں کھولا، آغا جان پریشان تھے مگر ابراہیم بھائی نے سمجھایا کہ جب اسکا غصہ اترے گا خود کھالے گی یا نائل کھلا دے گا، میں کھانا نکالتی ہوں دونوں کے لیے۔۔۔۔۔۔۔"وہ کہتے ہوئے اٹھیں مگر نائل نے انکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

"آپ جا کر آرام کریں آنی، میں خود ہی لے لونگا اگر ضرورت پڑی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا مطلب ضرورت پڑی، کیا بھوکا سونے کا ارادہ ہے۔۔۔۔۔۔۔"وہ تعجب سے کہہ اٹھیں۔

www.novelsclubb.com

"نہیں فلحال موڈ نہیں اور فازیہ تو سو گئی ہے اب اٹھانا مناسب نہیں سمجھ رہا میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کے جھوٹ پر یقین کرتیں وہ کچن سے نکل گئیں ان کے جانے کے بعد نائل نے کیز باکس سے اپنے روم کی چابی پکڑی اور اپنے روم کی طرف آیا دروازہ کھول کر اس نے آہستہ سے ہی بند کیا اور ایک نظر اپنے کمرے میں دوڑائی جہاں وہ بیڈ پر کمبل تانے سوئی ہوئی تھی نائل گہرا سانس بھرتا موبائل اور والٹ ٹیبل پر رکھتا واش روم میں گیا وہاں سے فریش ہوتا جب باہر آیا تو فازیہ کو اٹھتے پایا جو یقیناً کھٹکے سے اٹھی تھی۔

"تم میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو، نکلو باہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکی طرف کشن اچھالتی چیخی تھی نائل نے کشن کو تھام کر صوفے پر رکھا تھا اور نظریں اس پر جمائیں جسکی سرخ آنکھیں اس بات کی گواہ تھیں کہ رونے کا پروگرام کافی دیر تک چلتا رہا تھا۔

"تم مجھے میرے ہی روم سے نکالنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں کیونکہ اب یہ میرا روم ہے،اس لیے دفعہ ہو جاؤ یہاں سے، مجھے تمہارے اس خاندان سے تمہاری مکار ماں سے اور تم سے نفرت ہے تم سب کی شکلیں بھی میں دیکھنا نہیں چاہتی، آج سے پچیس سال پہلے یہی کچھ میری ماں کے ساتھ کیا گیا،ان عورتوں نے میری ماں پر بہتان لگا کر پاپا سے طلاق دلوائی وہ بھی زبردستی وہی اب کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ خاندان ہے ہی ایسا۔۔۔۔۔۔۔"وہ اپنا سارا غبار نکال رہی تھی اس لیے نائل بس خاموشی سے سنتا رہا۔

"میں ہی غلط تھی مجھے مما نے روکا بھی تھا کہ ان لوگوں کے درمیان مت جاؤ یہ کسی کے سگے نہیں یہ ایسے ہی ڈستے ہیں مگر میں نے انکی بات نہیں مانی جسکی سزا اس صورت میں مجھے مل گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔"اس نے اپنے دائیں گال پر بنے نشان کی طرف اشارہ کیا جس پر نائل نے لب بھینچ لیے۔

"کیا مجھے بولنے کا موقع دو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اس کے قریب آیا تھا جو اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تھپڑ مارنے سے پہلے بھی کیا ایسے اجازت لی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ طنز بولی

"تم نے بات غلط کی تھی، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مما کے بارے میں کوئی غلط بات مت کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تمہاری ماں میری ماں کے ساتھ غلط کر لے ٹھیک میرے ساتھ غلط کرے ٹھیک مگر میں ان کے بارے میں کچھ نہ کہوں؟ میں نے کونسا کوئی جھوٹ بولا تھا تمہاری ماں کی اصلیت ہی۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بس خاموش۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے اسکی بد تمیزی کو تحمل سے اپنے حلق سے اتارا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری آواز کو روک کر کیا تم اپنی ماں کے کرتوت۔۔۔۔۔۔۔"

"تم۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے آگے بڑھتے ہوئے سختی سے اس کے منہ پر ہاتھ جما کر اسے کچھ فضول گوئی سے روکنے کی کوشش کی تھی فازیہ نے اپنے منہ پر رکھے اس کے ہاتھ کو پیچھے کرنے کی تگ ودو کی مگر بے سود کیونکہ نائل اس کے دونوں ہاتھ اپنے قابو میں کر چکا تھا اس کشمکش میں دونوں ایک دوسرے کے انتہائی قریب آ چکے تھے۔

"تمہاری یہ زبان ہی اس طرح کا قدم اٹھانے پر مجبور کر دیتی ہے ورنہ مجھے وہ مرد زہر لگتے ہیں جو بیوی پر ہاتھ اٹھائیں مگر تم نے مجھے نہ صرف مجبور کیا بلکہ بابا، آغا جان اور آنی کی نظروں میں بھی شرمندہ کروایا۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کے کہنے پر وہ تلملائی اور اسکا ہاتھ پیچھے کرنے کے لیے اسکی گرفت میں پھڑکنے لگی جو بلاشبہ اس سے زیادہ طاقتور تھا۔

www.novelsclubb.com

"یقین کرو یوں خاموش بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے مسکراتے ہوئے اسکی بے بسی کو دیکھا جو اسکی گرفت میں مچھلی کی طرح مچل رہی تھی۔

"اچھا صوری، مجھے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیئے تھا، اب تم بھی صوری کرو کہ تمہیں مما کے بارے ایسے بولنا بھی نہیں چاہیئے تھا۔۔۔۔۔۔" نائل نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ اٹھا لیا مگر اس کے ہاتھ ابھی بھی آزاد نہیں کیے تھے۔

"صوری مانگتی ہے میری جوتی، میرے ہاتھ چھوڑو نائل ورنہ کاٹ لونگی تمہیں۔۔۔۔۔۔" وہ غصے سے چبا کر بولی نائل نے اپنا چہرہ اس کے قریب کیا تھا اگر وہ جلدی سے پیچھے نہ ہٹتی تو پکا اس کے چہرے کے ساتھ اپنا چہرہ ٹچ کروا لیتی۔

www.novelsclubb.com

"کاٹنے کی اجازت ہے مگر فضول بولنے کی نہیں، اس لیے پھر سے کہہ رہا ہوں جو مرضی کرو جیسے بھی لڑنا چاہو لڑو مگر میری مما کے بارے کوئی بیہودہ بات میں

برداشت نہیں کرونگا۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ چھوڑ دیئے۔

"اور تمہاری ماں نے جو کیا وہ؟ تم نے اگر آیندہ مجھ پر ہاتھ اٹھایا نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔"وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے لگی جس پر نائل کی انا جاگی تھی۔

"تو کیا کر لو گی؟ کب سے پیار سے بات کر رہا ہوں اور تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"یہ پیار سے بات کر رہے تھے تم؟ اسے پیار کہتے ہیں تمہیں کیا پتہ بیوی سے پیار کرنا کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔"وہ جو منہ میں آیا بول گئی نائل نے اپنی پر شوق نظریں اس پر جمائیں۔

"مجھے تو پتہ ہے بیوی سے پیار کیسے کیا جاتا ہے تم بتاؤ تمہیں شوہر کی عزت کیسے کی جاتی ہے پتہ ہے۔۔۔۔۔۔؟

"شوہر عزت کروانے کے قابل تو ہو۔۔۔۔۔۔۔"

''سیم بیوی بھی پیار کے قابل تو ہو۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے اسکی بات اسے ہی پلٹائی جس پر وہ اپنے چہرے کا رخ موڑ گئی۔

''کھانا کھانے کا موڈ ہو تو کچن میں چلے جانا، میں تو سونے لگا ہوں۔۔۔۔۔۔۔'' نائل بولتا ہوا بیڈ پر لیٹ گیا فازیہ نے گھور کر دیکھا تھا۔

ےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےے

''جنگلی بلی۔۔۔۔۔۔۔'' صبح جب وہ اٹھا تو فازیہ کو نیند میں اپنے قریب لیٹے دیکھ کر بولے بنا نہ رہ سکا کچھ پل اسے دیکھنے کے بعد وہ اٹھ کر فریش ہوا آج اسکی پریزنٹیشن تھی اس لیے یونی جانے کی جلدی میں وہ تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پر آیا۔

''گڈ مارننگ آغا جان۔۔۔۔۔'' نائل نے خاص انکو مخاطب کیا جو سر ہلا گئے نائل نے انکی خاموشی پر ان کے قریب آ کر انکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا جھکا۔

"بہت معذرت، آپکی پوتی سے بھی کر چکا ہوں، آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کی بات پر جہاں آغا ہاشم نے خوشدلی سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ابراہیم آفندی مسکرائے تھے وہی رخسار بیگم اور علیشہ جیسے جل کر رہ گئیں۔

"اس دو ٹکے کی لڑکی سے تم معافی مانگتے رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کا لہجہ گرم تھا۔

"رخسار۔۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی نے انکو باز رہنے کا اشارہ کیا۔

"مما میں نے جو کیا وہ غلط تھا اسکی صوری کرنا فرض تھا کیونکہ میری تربیت مجھے گوارا نہیں کرتی ایک عورت پر ہاتھ اٹھا کر مرد بنا گھومتا رہوں، جہاں تک آپ کے متعلق ہے وہ اس نے غلط کیا جس پر میں چاہتا ہوں کہ وہ آپ سے معذرت کرے۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کے بردباری سے کہنے پر آغا ہاشم نے فخر سے اپنے

پوتے کی طرف دیکھا تھا اور رخسار بیگم کا پھولا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنے سپوت سے ناراض ہو چکی ہیں۔

"آؤ بیٹھو، فازیہ کو بھی لے آتے۔۔۔۔۔۔۔" ردابھا بھی نے اس کے آگے لوازمات رکھنے شروع کیے۔

"وہ سوئی ہے، رات کی بھوک ہڑتال ہے اسکی، میں چلتا ہوں چلو عامر۔۔۔۔۔۔" وہ ردابھا بھی کو جواب دیتا عامر سے کہتا ہوا چلا گیا اس نے رخسار بیگم کو اگنور کیا تھا جس پر وہ طیش میں ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ کر اس کے پیچھے پورچ میں آئی تھیں۔

"کیا اس کے لیے تم بھی بھوک ہڑتال کرنا شروع ہو گئے ہو، اتنی عزیز کب سے ہو گئی تمہاری بیوی۔۔۔۔۔۔" انہوں نے بیوی پر زور دیا نائل نے تاسف سے اپنی ماں کو دیکھا۔

"مجھے اس طرح کے گھریلو فساد شروع سے ہی زہر لگتے ہیں آپ کیا ساس بہو کے سیریل کی طرح ری ایکٹ کرنا سٹارٹ ہو گئی ہیں، میں نے رات کو فاسق کے ساتھ کافی ہیوی ڈنر کیا تھا جس وجہ سے ابھی فلحال کچھ بھی کھانے کا موڈ نہیں اور کافی مجھے اپنی یونی کے کیفے سے پینی ہے، جہاں تک اسکی بات ہے تو مما اسکے الفاظ غلط تھے میرا ہاتھ اس لیے ہی اٹھا مگر مجھے یوں ایک عورت پر ہاتھ اٹھانے کی تربیت آپ نے نہ دی ہے اور مجھے امید ہے کہ نہ آپ کبھی ایسا کرنے کی حمایت کریں گی، شام کو ملاقات ہو گی۔۔۔۔۔۔۔" وہ انکی پیشانی چومتا چلا گیا۔

"حمرہ فازیہ کا ناشتہ لے کر میرے ساتھ آؤ، وہ ناراض ہے اس لیے میں خود منانا چاہتا ہوں اسے۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم اٹھتے ہوئے حمرہ سے کہتے فازیہ کے کمرے کی طرف بڑھے جس پر رخسار بیگم نے ناگواری ہنکارہ بھرا تھا۔

www.novelsclubb.com

''اسکو سر پر چڑھانے کی فل تیاری ہے آغا جان کی، نائل کو بھی آغا جان نے ہی معافی کا کہا ہوگا۔۔۔۔۔'' علیشہ اپنی خالہ سے کہہ گئی جس پر انہوں نے فلحال کے لیے خاموشی اختیار کی تھی۔

ےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےے

فازیہ جو ابھی اٹھ کر واش روم گئی تھی دروازے پر نوک ہونے سے وہ منہ ہاتھ دھو کر باہر نکلی جہاں آغا ہاشم اور پیچھے ٹرے میں ناشتہ رکھے حمرہ کو دیکھ کر وہ لب بھینچ گئی۔

''ہم نے سوچا آج اپنی بیٹی کا ناشتہ خود لے کر جاتے ہیں، آ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔'' انکے بلانے پر وہ صوفے پر آ بیٹھی حمرہ ناشتہ ٹیبل پر رکھتی خود چلی گئی۔

''چلو شروع کرو۔۔۔۔۔۔۔'' آغا ہاشم کے کہنے پر وہ انکار کرنا چاہتی تھی مگر کچھ سوچ کر ناشتہ شروع کر گئی۔

www.novelsclubb.com

"رات کو تم کمرے سے باہر نہیں نکلی، کھانا بھی نہیں کھایا، مجھے اندازہ ہے تم بہت ناراض ہو گی وجہ بھی تو ناراضگی والی ہی تھی اس لیے میں نائل کی طرف سے معذرت کرتا ہوں، وہ نالائق بھی ہمیں بتا کر گیا ہے کہ اس نے تم سے معافی مانگی ہے۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم کی بات پر وہ چونکی رات کو وہ یہی سمجھی تھی کہ اس نے جیسے آغا ہاشم کے کہنے پر ہی فرض ادا کیا ہو گا مگر اب یہ بات کہ اس نے سب کے سامنے اس بات کا اعتراف کیا ہے یہ بات اسے اچھی لگی تھی خاص کر کے رخسار بیگم کے تاثرات کا اندازہ وہ بن دیکھے ہی لگا سکتی تھی۔

"تم ہم سب کو قصوروار سمجھتی ہو مگر حقیقت اس کے برعکس ہے، میں جانتا ہوں اس وقت میں جو کچھ بھی کہو نگا تم سب جھوٹ تصور کرو گی اس لئے میں خاموش ہوں مگر ایک بات تمہارا باپ تم سے بہت پیار کرتا تھا ہادیہ اور سعد سے بھی زیادہ بہت تڑپا ہے میرا بچہ تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اس لیے انہوں نے ہر دفعہ مجھے ملنے کے بجائے صرف میرا خرچ بھیجا وکیل کے ہاتھ۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ کہے بنا نہ رہ سکی

"ایسا نہیں ہے، وہ ملنا چاہتا تھا مگر۔۔۔۔۔۔۔"

"پلیز آغا جی، میں آپ سے بحث نہیں چاہتی ہوں، نہ جانے کیوں چاہنے کے باوجود بھی میں آپ سے بدتمیزی نہیں کر پاتی شاید آپ میرے باپ کے والد ہیں یا کچھ اور، اس لیے میں نہیں چاہتی کہ میرے منہ سے کچھ غلط نکلے۔۔۔۔۔۔۔" اس کے سپاٹ انداز پر آغا ہاشم نے گہرا سانس بھرا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم خوش، پر ایک بات یاد رکھنا تم جو چاہو گی ملے گا، جیسا چاہو ویسا ہو سکتا ہے مگر اس گھر سے دور جانے سے پہلے ایک دفعہ حقیقت کو سمجھنے کی کوشش ضرور کرنا، ناشتہ کر کے باہر آ جانا چیس کی ایک باذی لگاتے ہیں۔۔۔۔۔۔" وہ کہتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر چلے گئے۔

"حقیقت کو جان کر ہی اس گھر میں آئی تھی میں۔۔۔۔۔۔۔" وہ خود سے بولی۔

پھر کچھ منٹ بعد وہ روم سے باہر نکلی اور صدف کو کمرے کی صفائی کا بول کر ہال میں آ کر بیٹھ گئی جہاں ہادیہ اور سعد بیٹھے تھے شاید آج انکا سکول سے آف تھا۔

"نکلو یہاں سے، تم دونوں زہر لگتے ہو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے شعلے برساتی نگاہوں سے دونوں کو دیکھا جس پر دونوں ہی اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگے اور راحیلہ بیگم سب دیکھتیں خاموشی سے پلٹ گئیں۔

"ابھی بھی تمہاری اکڑ ختم نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کچن سے نکلتیں کچھ جتا گئیں۔

"اکڑ تو آپ کی ختم کرنے آئی ہوں میں، زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں آپ نے سن تو لیا ہو گا کہ آپکا بیٹا کیسے معافیاں مانگتا رہا ہے رات بھر اور آپ کے سسر کیسے منتیں کر کے ناشتہ کروا کے آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے بھی جوابی وار کرنا مناسب سمجھا تھا رخسار بیگم کا سینہ جل کر راکھ ہوا تھا۔

"اگر وقتی اہمیت مل گئی ہے تو اس میں اترانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"یہ آنے والا وقت اچھے سے بتادے گا کہ یہ میری وقتی اہمیت ہے یا آپکی خام خیالی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ ایک ادا سے مسکرائی تھی

"تم تو مجھ سے نفرت کرتی ہو پھر نائل کو کس بنا پر اپنے قریب کرنے کی کوششیں کرتی پھر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔؟رخسار بیگم تپ کر پوچھنے لگیں جو کھل کر مسکرائی تھی جیسے لطف لے رہی ہو انکی بے بسی پر۔

"شوہر ہے وہ میرا،اسے قریب نہیں کرونگی تو کسے کرونگی،ویسے آپکی جیلسی تو بنتی ہے اور آگ تو رات کو لگے گی جب وہ مجھے ڈنر پر لے کر جائے گا اپنے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ انکو تنگ کرنے کے لیے اپنے پاس سے ہی بات کر گئی مگر انکا خون تو کھول چکا تھا۔اس کے جانے کے بعد انہوں نے علیشہ کو نائل کو کال کرنے کا کہا تھا۔

''اسے بولو کہ تم اس کے ساتھ آج باہر جانا چاہتی ہو ویسے بھی وہ اتنے دن سے تمہیں ٹال رہا تھا کہ پریزینٹیشن سے فری ہو جائے، اب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کے کہنے پر علیشہ نے ویسے ہی نائل کو بولا تھا۔

''یار ابھی گھر تو آ لینے دو، کپڑے چینج کر کے ہی جاؤنگا میں۔۔۔۔۔۔۔۔''

''او کے جلدی سے آؤ میں تیار ہو رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' علیشہ نے تحکم بھرے لہجے میں کہا اور کال بند کر کے رخسار بیگم کو وکٹری کا نشان دکھایا جس پر وہ خوش ہوئیں۔۔

ےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےے

پھر وہی ہوا اس کے آتے ہی علیشہ نے جلدی جلدی کا شور یوں مچایا کہ نائل کو نہ چاہتے ہوئے بھی کمرے میں آ کر جلدی تیار ہونا پڑا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کہاں جانے لگے ہو۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ جو تب سے اسے تیز تیز ہاتھ چلاتے دیکھ رہی تھی پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

"تمہیں بتانا ضروری تو نہیں۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے جیل لگا کر بالوں کو سیٹ کیا۔

"حالانکہ مجھے ہی بتانا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔"وہ اس کی مکمل تیاری کی طرف دیکھتے بولی جواب وائٹ شرٹ پر بلیک جیکٹ پہن رہا تھا۔

"ضروری تو اور بھی بہت کچھ ہے مگر تم سے کیا بحث کرنا اس وقت۔۔۔۔۔۔۔"وہ واچ کو پہنتا اب موبائل پکڑ رہا تھا فازیہ نے کچھ سوچتے ہوئے باہر نکل کر دیکھا جہاں علیشہ نک سک سے تیار یقیناً نائل کا ہی انتظار کر رہی تھی فازیہ کو ایک منٹ لگا تھا ساری سیچویشن سمجھتے ہوئے وہ اندر کمرے میں آ کر دروازہ لاک کر گئی اور کل رات والی کیز پکڑ کر بیڈ پر چلی گئی۔

ان سب حرکتوں سے لاپرواہ نائل نے ایک نظر مرر میں خود کو دیکھا اور دروازے کی طرف بڑھا مگر یہ کیا دروازہ تو بند تھا۔اس نے لاک کی طرف دیکھا دوسری نظر فازیہ پر پڑی جو ایک پیر جھلاتی بیڈ پر براجمان تھی۔

"اب یہ کیا حرکت ہے۔۔۔۔۔۔۔"وہ ناگواری سے بولا۔

"کونسا۔۔۔۔۔۔؟اس نے لاعلمی سے کندھے اچکائے

"اس ڈرامے کا مقصد جان سکتا ہوں اب۔۔۔۔۔۔؟وہ موبائل کی طرف دیکھتا بولا جہاں علیشہ کی کال آرہی تھی۔

"جو نیچے ڈرامہ ہو رہا ہے اسکا تم نے مجھے بتایا تھا جو میں بتاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ لاپرواہی سے کہنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ علیشہ سے تمہیں پرابلم کیا ہو رہی ہے، تم تو اس رشتے کو کچھ سمجھتی ہی نہیں، مجھے شوہر مانتی نہیں تو پھر مسلہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سنجیدہ ہوا تھا جبکہ وہ لاجواب۔

"جب تک شوہر ہو تب تک میں نہیں چاہتی کہ کوئی خوش ہوتا پھرے۔۔۔۔۔۔"

"کسی کو نیچا دکھانے کے لیے یہ حرکت بہت نامناسب ہے، کیز دو مجھے جلدی۔۔۔۔۔۔" وہ اس کی طرف بڑھا

"میں کبھی نہیں دونگی۔۔۔۔۔۔" وہ بھی دوٹوک بولتی اسے غصہ دلا گئی نائل بے جارحانہ تیور لیے اسکی طرف قدم بڑھائے تھے جو جلدی سے بیڈ پر چڑھتی پیچھے کو کھسکی نائل نے جھکتے ہوئے اس کے ہاتھ کو پکڑنے کی کوشش کی جو ہاتھ اوپر کو اٹھا گئی جسے پکڑنے کے لیے نائل اس کے انتہائی قریب آیا تھا۔

"میں کہہ رہا ہوں مجھے کیز دو۔۔۔۔۔۔" آخری دفعہ وارن کیا گیا تھا مگر اس کے سر نفی میں ہلانے پر نائل نے اسکی کمر سے پکڑ کر اسے قابو کیا تھا اور ایک ہاتھ سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکا ہاتھ تھام لیا تھا نائل کی گرفت میں وہ بڑی طرح مچلی تھی نائل نے کیزا اسکے ہاتھ سے لیتے ہوئے فاتحانہ نظروں سے دیکھا جو کہ گھور رہی تھی۔

"مجھ سے مقابلہ کرنے کا سوچا بھی نہ کرو۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے کہتے ہوئے اسے گہری نگاہوں سے دیکھا جو کہ اپنا آپ چھڑوانے کے چکر میں اس کے اتنے نزدیک آگئی جہاں سے نائل کو واپسی مشکل لگی تھی اسکی نظروں سے ایک عجیب سے روشنی پھوٹی تھی جسے دیکھتی فازیہ نظریں جھکا گئی اور یہی شاید اس سے غلطی ہوئی تھی کیونکہ نائل جسکی نظریں پہلے ہی بہک رہی تھیں وہ خود بھی بہکتا اس کے چہرے پر جھک گیا تھا۔

فازیہ تو اس کے لمس پر کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کی طرح ساکت ہوئی تھی جو پوری شدت کے ساتھ اس جھکاوہ چرا رہا تھا جس پر اسکا ہی حق تھا فازیہ بجائے روکنے کے دم سادھے اسکی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

"نائل۔۔۔۔۔۔۔۔" ان کے کانوں میں علیشہ کی پکار پڑی جوان کے روم کے دروازے کو ناک کرتی یقیناً نائل کا انتظار کرتی اب غصے میں آ کھڑی ہوئی تھی۔

نائل نے بہت نرمی سے اسے چھوڑا جیسے چھوڑنے کی اجازت تو نہ لمحات دے رہے تھے نہ جذبات مگر نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اس سے الگ ہونا پڑا۔ نائل نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے فازیہ کو دیکھا جو اپنی آنکھوں پر بازو رکھ چکی تھی۔

"نائل۔۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ کی تیز پکار پر نائل نے قدم اس کی طرف موڑے حالانکہ دل و دماغ ابھی تک اس لمحے کی گرفت میں اٹکے ہوئے تھے۔

"چلیں۔۔۔۔۔۔" نائل نے روم سے نکلتے دروازہ بند کر دیا۔

"کب سے آواز دے رہی تھی میں، کہاں تھے۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ سراپا سوال بنی۔

"آ گیا ہوں نہ اب، چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کہتا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔

دوسری طرف فازیہ نے گہری سانس لیتے ہوئے خود کو اس فسوں سے نکالا اور اٹھ بیٹھی۔اس کا چہرہ اس وقت سرخ تھا کچھ تو تھوڑی دیر پہلے نائل کے عمل کی وجہ سے دوسری وجہ نائل کا یوں جانا اسے ناگوار گزرا مگر وہ تین باتوں میں الجھ کر رہ گئی کہ اسے نائل کا اسے اس طرح چھونا برا لگا؟ یا اس سے یوں الگ ہونا؟ یا پھر علیشہ کے ساتھ جانا مگر حقیقت جو بھی تھی ایک بات تو سچ تھی کہ فازیہ ندیم نائل ابراہیم کا ہاتھ جھٹک نہ سکی تھی اور کیوں؟ اسکی وجہ وہ جان کر بھی انجان بن رہی تھی۔

نائل اسے لے کر قریبی ریسٹورینٹ میں آیا جہاں آکر علیشہ تو کافی پرجوش تھی مگر نائل کچھ چپ تھا۔

"کیا بات ہے نائل، کیا آنا اچھا نہیں لگا میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ نے اسے باتوں کے جواب میں بس ہوں ہاں کرتے دیکھ کر پوچھا جس پر وہ جو گلاس کو ٹیبل پر رکھ گھما رہا تھا اسکی طرف دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"جس بندے کو اتنا موقع بھی نہیں دو گی کہ وہ گھر آ کر کچھ دیر کے لیے آرام کر سکے اس سے پھر کیا چاہتی ہو کہ وہ تمہیں فریش موڈ کے ساتھ ملے، میری اچھی سی نیند لینے کی خواہش پر پانی پھیر کر اب گھورو مت۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا جس پر وہ مسکرائی۔

"میرا موڈ ہو رہا تھا ابھی آنے کا، ویسے تمہاری بیوی نے تمہیں روکا تو ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟" علیشہ کے سوال پر وہ جو پہلے ہی عجیب سی بے چینی محسوس کر رہا تھا فازیہ کے ذکر پر جیسے اپنی بے چینی کو نام دے گیا۔

"اس نے کیوں روکنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔؟" وہ فازیہ کا خیال جھٹک کر کہنے لگا۔

"اچھا خالہ جانی کو بڑے غرور کے ساتھ کہہ کر گئی تھی کہ آج رات میں اور نائل باہر ڈنر کرنے جا رہے ہیں، بے چاری۔۔۔۔۔۔۔۔" جہاں علیشہ طنزیہ مسکرائی وہی نائل چونکا۔

"اس نے ایسا کہا۔۔۔۔۔۔۔" وہ بے یقین تھا شاید۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں خالہ جانی کو اور ہمیں پتہ تھا نائل ایسا کبھی نہیں کرے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل جیسے ساری بات سمجھ گیا تھا وہ یہاں آنے کی وجوہات بھی جان گیا تھا اس لیے ایک اضطراب کی کیفیت اس کے پورے وجود میں پھیل گئی۔ صرف چند لقمے لینے پر ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اٹھ جاؤ اب، مجھے گھر جا کر آرام کرنا ہے، بہت تھک گیا ہوں میں، جلدی آؤ میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کی بنا کچھ سنے وہ اپنی سنا کر یہ جا وہ جا۔علیشہ تو حق دق رہ گئی مگر جلدی سے اٹھ بھی گئی کیونکہ اتنا تو وہ نائل کو جانتی تھی کہ اگر اس نے ایک دفعہ جانے کا کہہ دیا تو پھر روکنا ناممکن ہے۔

گھر آتے ہی وہ سیدھا روم میں آیا تھا اور پہلی نظر ہی اس پر ڈالی جسے سارے راستے وہ سوچتا آیا تھا۔

فازیہ جو صوفے پر بیٹھی موبائل کے ساتھ لگی تھی اسے اتنی جلدی واپس دیکھ کر یقیناً حیران ہوئی تھی مگر اگلے ہی پل نائل کی کچھ دیر پہلے کی گئی جسارت کو یاد کر کے

رخ موڑ گئی۔نائل اس کے قریب صوفے پر بیٹھتا جوتا اتارنے لگا فازیہ اس کے یوں بیٹھنے پر سمٹ گئی۔

"میں نے سنا ہے تم میرے ساتھ ڈنر پر جانا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے اسکی طرف نظر کی جس کے چہرے کی لالی ابھی بھی تازہ تھی۔

"مجھے ایسا کوئی شوق نہیں، جن کو شوق ہے وہ جا رہے ہیں نہ تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔"وہ تڑخ کر بولتی اٹھ کر جانے لگی تھی مگر رکنا پڑا اور رکنے کی وجہ اسکا ہاتھ تھا جو کہ اس وقت نائل اپنی گرفت میں لے چکا تھا فازیہ اس کے ہاتھ کے پر تپش لمس پر دم سادھ گئی مگر پھر جلدی سے ہوش میں آتی ہاتھ چھڑوا گئی۔

"خبردار اگر آئندہ مجھے ہاتھ لگایا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ وارن کرنے لگی جس پر زرا بھی اثر نہ ہوا۔

''منہ لگا سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔'' اگر الفاظ ذو معنی تھے تو لہجہ بھی پر تپش تھا فازیہ سٹپٹا کر رہ گئی جبکہ نائل نے پر شوق نگاہوں سے اسکے رخساروں پر پھیلتے رنگوں کو دیکھا۔

''تم، دفعہ ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔'' وہ شرم اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں کہتی کمرے سے ہی باہر نکل گئی جبکہ پیچھے نائل دلکشی سے مسکرا دیا۔

ےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےے

وہ کمرے میں رہ رہ کر اور موبائل استعمال کر کے تھک چکی تھی اس لیے کوئی اچھی سی کتاب یا ناول پڑھنے کی خواہش میں آغا ہاشم کے کمرے میں ایک طرف بنی بک گیلری میں چلی آئی جہاں دنیا جہاں کی کتابیں شیلف پر سجی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

فازیہ نے قدسیہ بانو کا راجہ گدھ اٹھا لیا تبھی کتاب کے نیچے پڑے کاغذات نیچے گرے فازیہ نے پکڑ کر دیکھا جو کہ کوئی عدالتی نوٹس تھے اور چیز اسے چونکانے کی باعث بنی تھی وہ تھے ان نوٹس پر لکھا اس کے باپ ندیم آفندی کا نام! فازیہ نے

وہی ایک طرف بنی چیئر پر بیٹھ کر پڑھنا شروع کیا تو اسے یہ پڑھ کر جھٹکا لگا کہ یہ سارے خلع کے نوٹس اسکے باپ کو اسکی ماں نے بھیجے ہوئے تھے۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بے یقینی سے بڑبڑائی کیونکہ تقریباً دس سالوں سے وہ سن رہی تھی کہ ندیم آفندی نے حرا بیگم کو طلاق دی تھی مگر یہ عدالتی نوٹس تو کوئی اور ہی کہانی سنا رہے تھے اس سے واضح ہوا تھا کہ حرا بیگم نے تین نوٹس بھیج کر ہی طلاق دینے پر مجبور کیا تھا۔

"کیا یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔" وہ نوٹس کی تاریخ دیکھنے لگی جو آج سے پچیس سال پہلے کے ہی تھے فازیہ نے نوٹس پکڑے اور اپنے کمرے میں چلی آئی یہاں آکر اس نے پہلا کام حرا بیگم کو کال کا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے حرا بیگم نے کال پک کی۔

"مما کیا بابا سے آپ نے خلع لی تھی یا انہوں نے آپکو طلاق دی تھی۔۔۔۔۔۔۔" اس کے سوال پر دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"پڑھا دی نہ پٹی ان لوگوں نے تمہیں؟ آ گئی تم انکی باتوں میں؟ یہی تو ڈر تھا مجھے کہ وہ تمہیں میرے خلاف۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مما پلیز انہوں نے مجھے کچھ نہیں کہا، میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ بابا نے آپکو طلاق دی تھی یا آپ نے عدالت کے تھرو خلع لی تھی۔۔۔۔۔۔۔" انکے واویلے پر فازیہ نے سپاٹ انداز میں سوال دوہرایا۔

"تمہارے باپ نے ہی طلاق دی تھی مجھے وہ بھی اس مکار اور کمینی عورت رخسار کے کہنے پر، تمہارے باپ کے ساتھ اسکا چکر۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مما مجھے یہ سب باتیں پہلے سے ہی پتہ ہیں مگر ایک بات اب پتہ چلی ہے اور وہ یہ کہ بابا نے طلاق آپ کے عدالتی نوٹس وصول کرنے کے بعد دی تھی اور مجھے اس سچ کو جان کر دکھ ہوا ہے کہ آپکو اپنی بیٹی سے یہ غلط بیانی کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ کی بات سے وہ چونکیں۔

"کیا مطلب؟ کہنا کیا چاہتی ہو تم؟ میں بھلا تم سے کیوں جھوٹ بولو نگی؟؟ یہ سب ان لوگوں کا۔۔۔۔۔۔۔" انکا لہجہ گڑ بڑاتا تھا

"پلیز مما، اس بات پر ان لوگوں کو بلیم مت کریں کیونکہ یہ بات تو میں نے ابھی کسی سے ڈسکس کی نہیں جو میں کہہ سکوں کہ کسی نے جان بوجھ کر کیا ہو، یہ عدالتی نوٹس آج سے پچیس سال پہلے کے ہیں مما، اس لیے آپ مجھے کوئی معقول وجہ بتا دیں کہ آپ نے مجھ سے یہ جھوٹ کیوں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

"میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا، تمہارا باپ مجھے گھر سے نکالنے کے بعد عیاشیاں کرتا پھر رہا تھا میں اسے یوں آزاد اور خوش نہیں دیکھ سکتی تھی کیونکہ وہ مجھے اپنے نام کے ساتھ قید کر کے سزا دینا چاہتا تھا اس لیے میں نے عدالت سے رجوع کیا۔۔۔۔۔۔۔" وہ کچھ سچ میں جھوٹ کی ملاوٹ کرتیں پھر سے فازیہ کا برین واش کرنے لگیں مگر اس بار اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بات تھی تو پہلے بتا دیتیں آپ، اگر یہ میں کسی اور سے سنتی تو کبھی یقین نہ کرتی، کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اور سچ ہے مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ کے شک بھرے سوال پر وہ ہونٹوں پر زبان پھیر کر بولیں۔

"کیا اب تمہیں اپنی مما پر شک ہونے لگا ہے، ابھی تو دیکھنا وہ مکار لوگ تمہیں میرے خلاف کرنے کے لیے نئے نئے حربے آزمائے گئے اس لیے میری جان تم واپس آجاؤ، مجھے تم سے زیادہ اور کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔۔۔۔" وہ اپنی بھیگی آواز میں بولتیں فازیہ کو سچ میں رام کر گئیں۔

"بلکل نہیں مما، مجھے آپ پر شک نہیں ہے، آپ کے علاوہ میرا ابھی کوئی نہیں ہے اس لیے بہت جلد میں آپ کے پاس آجاؤنگی بس ایک ماہ تک، ابھی مجھے اس عورت اور اسکی بہن سے کچھ حساب لینے ہیں۔۔۔۔۔۔" فازیہ کے یقین پر دوسری طرف حرا بیگم طنزیہ مسکرائیں اور پھر کال بند کر کے قہقہ لگا گئیں۔

"بیوقوف باپ کی بیوقوف بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

"یہ کیا حاشر بھائی دوسری شادی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ باہر سے آکر لاؤنج میں ہی رخسار بیگم کے ساتھ ٹک گیا اور ایک نظر ردابھا بھی کو دیکھ کر شرارت سے کہا جو کچھ سوٹ اور جیولری پھیلائے بیٹھی تھی ساتھ تنزیلہ بیگم اور راحیلہ بیگم بھی بیٹھے تھے جبکہ علیشہ اسکی آواز سن کر ٹی وی آف کرتی اس طرف چلی آئی۔

"اللہ نہ کرے، حاشر کیوں دوسری شادی کرنے لگے ان کے پاس آل ریڈی خوبصورت سی وائف اور دو پیارے پیارے بچے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ردابھا بھی نے مسکراتے ہوئے خود کی طرف اور دوسری طرف کھیلتے اپنے دونوں بچے عنایہ اور ایان کی طرف اشارہ کیا جس پر سب مسکرا دیئے۔

"دوسری شادی کرنے کی تو تمہیں ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم کے کہنے ہر رخسار بیگم نے مسکرا کر علیشہ کی طرف دیکھا جو خود بھی مسکرا رہی تھی۔

"ویسے خوبصورت سی بیوی تو آل ریڈی تمہارے پاس ہے بس دو بچوں کی کمی ہے۔۔۔۔۔۔۔" ردا بھابھی کی بات جہاں نائل کو مسکرانے پر مجبور کر گئی وہی علیشہ کا منہ تن گیا۔

"خوبصورتی کا اچار ڈالنا ہے اگر تمیز اور شرم وحیا چھو کر نہ گزری ہو۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کو بھی ردا کا فازیہ کو خوبصورت کہنا ایک آنکھ نہ بھایا۔

"اب کہاں ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم نے ادھر ادھر دیکھا۔

"کمرے میں اور کہاں، ابھی تھوڑی دیر پہلے چچا جان کے کمرے میں گئی تھی کوئی بک لے کر پھر اپنے کمرے میں بند، مجھے تو لگتا ہے وہ یہاں آئی بس اس کمرے کے لیے ہے، اتنی بے شرم لڑکی توبہ، پتہ نہیں دس سال لندن میں کیا کچھ کر کے آئی ہے جیسی ماں ویسی بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کے حقارت بھرے انداز پر نائل نے گہرا سانس بھرتے ہوئے خود کو صوفے پر ڈھیلا کر کے آنکھیں موند لیں۔اسے یہ کبھی بھی پسند نہیں رہا تھا کہ اسکی ماں اسکی بیوی کے بارے میں اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طرح کے الفاظ استعمال کرے یا اسکی بیوی اسکی ماں کے بارے مگر اب یہ دونوں کام ہو رہے تھے اور وہ چپ تھا۔

"نائل تھک گئے ہو؟ کچھ کھاؤ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم اب بیٹے کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"نہیں مما، تھوڑی دیر ہی رہ گئی ڈنر میں، اب بس کافی پلا دیں اور پلیز علیشہ کے ہاتھ کی نہیں مجھے اچھی سی کافی پینی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل بولتا ہوا اماں کو ٹوک گیا جو پھر سے علیشہ کو کہنے والی تھیں جب سے علیشہ آئی تھی رخسار بیگم کی کوشش تھی کہ نائل کے کمرے کے اندر والے تو نہیں پر کم از کم کمرے کے باہر والے کام تو ضرور کرے۔

www.novelsclubb.com

"توبہ اب اتنی بری بھی نہیں بناتی میں، کل عامر اور ثمرہ لوگ اتنی تعریف کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"برا نہ مانو، مذاق کر رہا ہے، میں ثمرہ کو کہہ کر آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" راحیلہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا اور ثمرہ جو کہ کچن میں کوئی خاص ڈِش تیار کر رہی تھی اس کی طرف چل دیں۔

"پھر دے آؤں میں اسے یہ سامان۔۔۔۔۔۔۔" ردابھا بھی کے سوال پر نائل کے کان کھڑے ہوئے۔

"ہاں اب آغا جان نے دعوت کا کہہ دیا ہے کہ یہ لوگ کل اسلام آباد جا رہے ہیں تو اس لحاظ سے کپڑے اور جیولری تو ہماری خاندانی شان کے مطابق زیب تن کر کے جائے یہ نہ ہو نکاح کے روز کی طرح سب کے سامنے ناک کٹوا دیں۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم نے کہتے ہوئے اپنی بہو کو اشارہ کیا تو وہ جیولری اور کچھ کپڑے بیگ میں رکھنے لگی۔

"واؤ خالہ جانی، یہ کتنا پیارا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" ایک مہرون کلر کا ڈیزائنر ڈریس پر علیشہ کی نظریں جمی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"پسند ہے تم لے لو، ویسے بھی یہ سب نائل کی بیوی کا ہے مطلب کہ میری علیشہ کا، میں نے اپنے خاندانی زیورات بھی تمہارے لیے رکھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم پیار سے بولیں جس پر وہ خوش ہوتی مہروں ڈریس پکڑ گئی ردابھا بھی نے کچھ ناگوار نظروں سے دیکھا یہی ڈریس وہ فازیہ کو خاص طور پر پہننے کا کہنا چاہتی تھیں۔

"یہ اتنی اوور لڑکی تمہاری بیوی بننے کے بلکل قابل نہیں ہے نائل۔۔۔۔۔۔۔۔" ردابھا بھی نے سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کر نائل سے سرگوشی کی جس پر وہ دل کھول کر مسکرایا۔

"جو بیوی بنی اندر بیٹھی ہے قابل تو وہ بھی نہیں تھی بقول آپ کے۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے کسی پچھلی بات کا حوالہ دیا جس پر وہ بغیر شرمندہ ہوئے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تب مجھے اسکی اکڑ اور زبان اچھی نہیں لگی تھی مگر خوبصورتی کی تب بھی میں قائل تھی پر اب مجھے اس کا چلنا پھرنا حتی کہ غصے سے بولنا بھی اچھا لگتا ہے خاص طور پر تمہارے ساتھ بہت جچتی ہے لگتا ہی نہیں کہ تم سے عمر میں دو سال بڑی ہے مگر علیشہ، اسکی عادات تو مجھے پہلے دن سے نہیں پسند مگر چچی جان کی چہیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ صاف گوئی سے بولیں

"مجھے لگتا ہے مجھے ان دنوں بہو اور سسر نے انکی چہتیوں کی تربیت کرنے کے لیے ہی رکھا ہے، آغا جان کہتے ہیں انکی لاڈلی پوتی کو میں پیار سے سدھار لونگا اور مما جان کہتی ہیں کہ انکی لاڈلی بھانجی کو میں اپنی من پسند عادتوں میں بدل لونگا پتہ نہیں اب ہونا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ گہری سانس بھر کر رہ گیا

www.novelsclubb.com

"فازیہ کو پیار سے سدھارا جا سکتا ہے جبکہ علیشہ کے نخرے اور اکڑ ختم کرنا مشکل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اب تک سدھری تو نہیں آپکی دیورانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جل کر بولا جس پر وہ معنی خیزی سے مسکرائیں۔

"اب تک تم نے اس لیول کا پیار بھی تو نہیں کیا ہوگا نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ردا بھابھی کی بات کا مطلب اور ان کے چہرے پر چمکتی زو معنی ہنسی اسے بات کا مطلب سمجھا گئی جسے اگنور کرتا وہ ثمرہ کی طرف متوجہ ہوا جو کافی اسے پکڑا رہی تھی۔

"نائل، مجھے تھوڑی سی شاپنگ کرنی ہے کل جانے کے لیے، چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔" تبھی علیشہ اس کے پاس آئی جو کب سے ردا بھابھی اور نائل کی کھسر پھسر نوٹ کر رہی تھی اسے یہ تو پتہ تھا کہ آفندی ہاؤس میں آغا ہاشم کے بعد ردا بھابھی تھی جو اسے نہ پسند کرتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ابھی تو کافی پی کر مجھے دو گھنٹے کی نیند لینی ہے اس کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کے دوٹوک انداز پر وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔

نائل کمرے میں آیا تو اسے کسی گہری سوچ میں مبتلا پایا جو اس کے آنے پر کچھ چونک کر اٹھ بیٹھی۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟ نائل کو اسکا انداز کچھ عجیب لگا۔

"کچھ بھی نہیں مجھے کیا ہونا ہے اور تمہیں کیا مجھے جو بھی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ چیخ کر بولتی اسے گھورنے لگی جس نے سر نفی میں ہلایا تھا جیسے کہہ رہا ہو اسکا کچھ نہیں ہو سکتا!

"کیا تم تھوڑی دیر کے لیے کمرے سے باہر جا سکتی ہو مجھے لائٹ آف کر کے کچھ دیر آرام کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بلکل نہیں، کیونکہ مجھے بھی آرام کرنا ہے وہ بھی لائٹ آن کر کے۔۔۔۔۔۔۔" وہ بھلا اسکی ریکویسٹ مان سکتی تھی؟

"ایزیوِش۔۔۔۔۔۔" نائل نے کندھے اچکائے جیسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو۔

''تو تم آسانی سے نہیں ماننے والی۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل نے خود کو جوتوں سے آزاد کرواتے ہوئے اسکی طرف قدم بڑھائے۔

''اب تم مجھ سے شکایت مت کرنا، اس دن تو رک گیا تھا آج رکنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔'' نائل معنی خیز لہجے میں بولتا اسکے اوپر جھکا جو اسکی بات کا مطلب سمجھتی جیسے ہوش میں آئی تھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر بھاگی نائل نے بمشکل اپنے قہقے کو روکا اور لائٹ آف کرتا بیڈ پر جا کر کمبل میں گھس گیا اسے پتہ تھا اب شام سے پہلے وہ کمرے میں آنے والی نہ تھی اور یہی وہ چاہتا تھا۔

^^

''بدتمیز۔۔۔۔۔۔۔'' فازیہ کمرے سے باہر کھڑی ہو کر اپنے دل کی تیز رفتار کو کنٹرول کرتی گہرا سانس لینے لگی۔

''کیا مجھے یوں ڈر کر باہر آنا چاہیئے تھا، اس سے تو وہ اور شیر ہو جائے گا، اگر اب اس نے کوئی ایسی حرکت کی تو میں ایسا شور مچاؤ نگی لگ پتہ جائے گا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ خود سے بولتی لاؤنج میں جانے لگی کہ آگے سے آتی ردا بھابھی کو دیکھ کر رک گئی جن کے ہاتھ میں کچھ بیگز تھے۔

"فازیہ یہ تمہارے لیے کچھ ڈریسز ہیں جو اچھے لگے وہ پیکنگ میں شامل کر لینا اور یہ جیولری۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ردا بھابھی نے بیگز اسکی طرف بڑھائے جن کو ناگواری سے اس نے تھام لیا۔کل آغا ہاشم نے اسے شاپنگ کرنے کے لیے چیک دیا تھا جو اس نے بنا دیکھے ہی واپس کر دیا کہ اس کے پاس سب کچھ ہے مگر اب یہ سامان؟یقیناً آغا ہاشم کے کہنے پر ہی آیا ہو گا۔

"کل شام کے ٹائم تم سب نے نکلنا ہے اسلام آباد کے لیے،اس لیے تیاری کر لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"کون سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ نے نہ سمجھی سے دیکھا

"علیشہ اور عامر بھی تم دونوں کے ساتھ جا رہے ہیں اسلام آباد۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ردابھا بھی کے بتانے پر وہ چونکی کیونکہ وہ لاعلم تھی اس پلان کے بارے جو رخسار بیگم اور علیشہ نے بنایا تھا۔

"وہ لوگ کس خوشی میں جا رہے ہیں ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ کو یہ بات ہرگز اچھی نہ لگی تھی اور ردابھا بھی کا اسے بتانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ ہرگز نہیں چاہتی تھیں کہ علیشہ ان کے ساتھ جائے۔

"نہ صرف جا رہے ہیں بلکہ وہاں نائل کے ساتھ گھومنے کے پلان بھی بن چکے ہیں، مجھے تو بلکل اچھا نہیں لگ رہا ہے علیشہ کا یوں تم لوگوں کے ساتھ جانا، عامر بھی زبردستی ہی جا رہا علیشہ کے کہنے پر، ابھی اتنا پیارا ڈریس تمہارے لیے پسند کیا میں نے مہرون کلر کا کیونکہ نائل کو بلیک اور مہرون کلر پسند ہے مگر وہ بھی اس نے پسند کر لیا۔۔۔۔۔۔۔۔" ردابھا بھی یہ موقع گنوانا نہیں چاہتی تھیں ان کی خواہش

www.novelsclubb.com

تھی کہ فازیہ اپنا بیوی ہونے کا حق جتائے اور علیشہ کو نائل سے دور رکھنے کی ہر کوشش کرے۔

"اس لڑکی کو میں مزہ چکھاتی ہوں کہ کیسے اپنی خالہ کے نقش قدم پر چلنے کا انجام ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ نفرت سے کہتی واپس کمرے میں چلی آئی جہاں نائل لائٹ آف کیے یقیناً سو رہا تھا فازیہ نے سارے بیگز صوفے پر رکھے اور غصے سے اس کے قریب جا کر کمبل کھینچ گئی جو ابھی سوئی جاگی کیفیت میں تھا یکدم اٹھا مگر اسے اپنی طرف خونخوار نظروں سے دیکھتا پا کر سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

"زندگی تو خراب اس دن ہی ہو گئی تھی جس دن تم سے نکاح کیا تھا مگر سکون بھی برباد کر دو گی یہ اب یقین ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ خشمگیں نگاہوں سے دیکھنے لگا جو خود بھی اس وقت جلی ہوئی تھی۔

"اور جو میرا سکون تمہاری ماں نے برباد کیا ہوا ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"تمیز سے بولا کرو کیا جاہل عورتوں کی طرح بات کرتی ہو، کون کہتا ہے تم لندن سے پڑھ کر آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اب سونے کا ارادہ ترک کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں تو جاہل ہی سہی مگر تمہاری وہ تعلیم یافتہ ہونے والی بیوی کے کرتوت کس کھاتے میں ڈالو گئے جو کل تمہیں صرف میری ضد میں لے کر گئی اور آج کہہ رہی کہ وہ بھی اسلام آباد جائے گی تو ایک کام کیوں نہیں کرتے تم اس کے ساتھ ہی چلے جاؤ شادی کی دعوت شادی سے پہلے کھا کر آجاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جلی بھنی جو بول رہی تھی نائل جو تھوڑی دیر پہلے بیزاری سے سب سن رہا تھا اب کی بار دلچسپی سے دیکھنے لگا۔

"اچھا آئیڈیا ہے، عمل کرونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکی جیلسی سے محفوظ ہوا مگر اس کے تو سر پر لگی اور پیروں پر جا کر بجھی۔

"نکلو اس کمرے سے، اب جا کر اس کے پاس ہی رہو میری بلا سے، مجھے نہ تم سے مطلب ہے اور نہ تمہارے ساتھ کہیں بھی جانے سے، اپنے آغا جان سے بھی کہہ

www.novelsclubb.com

دینا کہ مجھے کہیں نہیں جانا اور نہ مجھے آکر کوئی کہے ورنہ سب کی اوقات ایک منٹ میں واضع کر دونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ غصے سے پھنکارتی ڈریسنگ روم میں جا کر دروازہ زور سے بند کر گئی نائل نے بے ساختہ گہرا سانس بھرا اور اس سیچویشن پر غور فکر کرنے لگا کیونکہ آغا ہاشم کے مطابق کل انکو ہر حال میں جانا تھا۔

****

"تم دونوں کی تیاری ہو گئی؟ شام کی فلائٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"صبح ناشتے کی ٹیبل پر آغا ہاشم نے ناشتہ کرتے نائل اور فازیہ کی طرف دیکھا جس پر نائل نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے فازیہ کی طرف نگاہ کی جیسے اس کے انکار کا منتظر ہو مگر اسکی خاموشی پر وہ حیران ہوا۔

www.novelsclubb.com

"مگر ہم نے تو بائے روڈ جانے کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"علیشہ نے جیسے آگاہ کیا تھا۔

"تم لوگ شوق سے بائے روڈ چلے جانا بعد میں مگر فلحال تو یہ دونوں میاں بیوی اپنے نکاح کی دعوت کھانے جا رہے ہیں اور میرے خیال میں تم لوگوں کا ساتھ جانا کچھ بہتر نہیں لگے گا، بعد کا پروگرام رکھ لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم کے دوٹوک انداز پر جہاں رخسار بیگم اور علیشہ کے سینوں پر چھریاں چلیں تھیں وہاں ردابھا بھی اور فازیہ کے دلوں میں ٹھنڈ پڑ گئی۔۔

"مگر چچا جان علیشہ نے تیاری کی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کو کہاں گوارا تھا انکا یوں جانا۔

"کوئی بات نہیں ان کے آنے کے بعد عامر کے ساتھ علیشہ، ثمرہ اور باقی بچے بھی چلے جائیں گئے، سعد اور ہادیہ کے پیپر ہو جائیں گئے تب تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے جیسے بات ہی ختم کر دی فازیہ نے فاتحانہ نگاہوں سے رخسار بیگم اور علیشہ کے غصے اور جلن کی ملی جلی کیفیت کو ملاحظہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں بھی چلتی ہوں،ابھی مجھے پیکنگ بھی کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ تمسخر اڑاتی نظروں سے علیشہ کو دیکھتی جتا کر بولی جیسے اس کی حالت کا مزہ لے رہی ہو دوسری طرف نائل نے کچھ جانچتی نگاہ اس پر مرکوز کی جو رات کے برعکس اب ریلکیس تھی حالانکہ نائل کو یہی تھا کہ وہ انکار کر دے گی جانے سے مگر؟

"کہیں آغا جان کے فیصلے کے اندر کسی اور کی مرضی یا

شرط؟اوہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل کے ذہن میں جیسے خیال لپکا اور پھر وہ کچھ سمجھتا مسکراتا ہوا پانی کا گلاس منہ کو لگا گیا اس نے صبح فازیہ کو آغا ہاشم کے ساتھ لان میں چہل قدمی کرتا دیکھا تھا اور اب آغا ہاشم نے جس طرح علیشہ کا جانا کینسل کیا تھا اس سے یہ بات واضح تھی کہ فازیہ نے وہاں جانے کی شرط یہی رکھی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں اتنا اترانے کی ضرورت نہیں ہے لڑکی،دو دن کے لیے جا رہی ہو میرے بیٹے کے ساتھ ساری عمر کے لیے نہیں،میں چاہوں تو نائل ایک قدم بھی تمہارے ساتھ نہ چلے مگر مجھے چچا جان کے فیصلوں پر اعتراض کرنا مناسب نہیں لگ رہا

کیونکہ ہم خاندانی لوگ ہیں بڑوں کی عزت کرنے والے تمہاری ماں کی طرح نہیں جو تمہیں اتنا نہیں سکھا سکی کہ بڑوں سے بات کس طرح کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ شام کو تیار ہو کر جب باہر نکلی تو رخسار بیگم کہے بنا رہ نہ سکیں انکو رہ کر آغا ہاشم پر غصہ آرہا تھا مگر ابراہیم آفندی کی وجہ سے چپ رہ گئیں۔

"میرا آپ کے ساتھ اس وقت بحث کا موڈ نہیں وہ کیا ہے نہ میں جلے کو اور جلانے کے حق میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ نے طنز علیشہ کی طرف دیکھا جو نائل کے ساتھ کسی لمبی بحث میں مصروف تھی۔

"تمہیں لگام کس طرح ڈالنی ہے پتہ ہے مجھے، بہت جلد اس گھر سے جانے والی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"یہ بھی وقت پر چھوڑ دیتے ہیں میرے خیال میں اب آپکو اپنی بھانجی کے آنسو صاف کرنے کی ضرورت ہے کافی دلبراشتہ سی میرے شوہر سے تسلیاں حاصل کر

رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ نے ایک کاٹ دار نگاہ ان پر ڈالی اور آغا ہاشم کی طرف بڑھ گئی۔

عامر انکوائیر پورٹ چھوڑنے آیا تھا سارا راستہ جس طرح خاموشی سے کٹا تھا اسی طرح دونوں کا پہلا ہوائی سفر بھی خاموشی کی نظر ہوا تھا وہ دونوں جب ائیر پورٹ سے باہر نکلے تو موسی ان کو لینے کے لیے آگے بڑھا۔

"کیسی ہیں آپ بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"موسی نے نائل سے ملنے کے بعد فازیہ سے دریافت کیا جس نے فقط سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

"اور گھر میں سب کیسے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ان دونوں کے گاڑی میں بیٹھنے پر وہ گاڑی ریورس کر کے مین روڈ پر لاتا پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"سیدھی طرح پوچھو کہ ثمرہ کیسی ہے؟ گھر والوں کا ایسے پوچھ رہے ہو جیسے کبھی بات نہیں ہوئی، عامر سے پل پل کی خبر لینے والا مجھ سے پوچھ رہا

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل کی اتنی صاف گوئی پر وہ فازیہ کے سامنے جیسے شرمندہ سا ہو کر نائل کو گھورنے لگا جس پر زرا بھی اثر نہیں ہوا۔

"بھابھی آپ نے اتنا بے لگام کیوں کیا ہوا ہے اسے، یہ پہلے سے زیادہ بدتمیز ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"موسی نے پیچھے بیٹھی فازیہ کو گفتگو میں شامل کیا جس کی نظریں اگرچہ موبائل پر تھیں پر دھیان سارا ادھر ہی تھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں اپنی لگامیں کسی کے ہاتھ میں دے سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟نائل نے فازیہ کے بولنے سے پہلے بول کر جیسے کچھ جتایا۔

"خیر اب یہ بھی نہ کہو، میں نے جب آنے کا بولا تھا تو تم نے یہی کہا تھا اگر تمہاری بھابھی رضامند ہوئی تو آجائیں گئے ورنہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"موسی نے اسے کچھ دن پہلے کی بات یاد کروائی جس پر نائل فازیہ کے سامنے کچھ جذبز ہوا جبکہ فازیہ نے اپنی مسکراہٹ روکنے کو چہرہ موڑ لیا تھا مگر نائل نے بیک مرر سے اسکی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مسکراہٹ کی جھلک دیکھی اور موسی کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا جو فقط کندھے اچکا کر رہ گیا۔

ےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےےے

فازیہ اور نائل کا استقبال بہت اچھے طریقے سے کیا گیا اور جس طرح سب نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا فازیہ تو حیران رہ گئی بلکہ حیران تو منزہ بیگم بھی رہ گئی تھی فازیہ کے اچھے اخلاق پر جو اتنا زیادہ بول تو نہیں رہی تھی مگر سب سے اچھے طریقے سے پیش آنا ہی انکو چونکانے کا باعث بنا تھا ورنہ رخسار بیگم کی کال کے بعد وہ پریشان تھیں کہ فازیہ یہاں صرف کسی تماشے کے لیے ہی آرہی ہے مگر فازیہ کا یوں دھیمے سے سب کو مسکرا کر جواب دینا انکو اچھا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ مشی بیٹا، بھابھی کو انکا کمرہ دکھا کر آؤ تاکہ فریش ہو کر یہ ڈنر کر لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" منزہ بیگم نے اپنی اکلوتی بیٹی مشال سے کہا جو سر ہلاتی ہوئی اٹھ گئی فازیہ بھی اسکی راہنمائی میں کمرے میں چلی آئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ فریش ہو جائیں، ڈنر پر ملتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" مشال نے کہتے ہوئے چلی گئی۔ فازیہ نے پستہ کلر کا ایک اچھا سا ڈیزائنر سوٹ نکالا اور واشروم میں گھس گئی جب وہ دس منٹ بعد نکلی تو نائل کو بیڈ پر لیٹے پایا جو موبائل کے ساتھ لگا ہوا تھا فازیہ دیکھ رہی تھی کہ جب سے وہ اسلام آباد آئے ہیں نائل موبائل کے ساتھ ہی گم تھا اور یہ بات اسے پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ دوسری طرف ہے کون؟

"او کے یار میں زرا فریش ہونے لگا ہوں پھر بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے کہتے ہوئے کال بند کی اور اسکی جانب دیکھا جو گیلے بالوں کو سلجھاتی اسکی نظروں کو اپنے وجود میں الجھا گئی۔ فازیہ جو اسے فون میں مصروف دیکھ کر ایزی ہو کر اپنے کام میں مصروف تھی مگر اسکی نظروں کی تپش کو محسوس کرتی جھجک سی گئی پاس کرسی پر پڑا ڈوپٹہ اٹھا کر ایک طرف کندھے پر رکھا۔

"کیا مسلہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" آخر جھنجھلائی وہ کہہ اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو تم سے بہت سارے مسلے ہیں ایک ایک کر کے بھی بتاؤں تو صدیاں لگیں مگر فلحال یہ بتاؤ کہ تمہیں علیشہ سے کیا مسلہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے اس سے کیا مسلہ ہونے لگا، ہاں اسے جو مسلہ یا تکلیف ہو رہی ہو گی اسکا پتہ لگ رہا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اسے جو بھی تکلیف ہو رہی ہے اس کا حق ہے کیونکہ وہ میری مما کی ہونے والی بہو ہے مگر تم مجھے لے کر کیوں انکو غلط باتیں کر کے تکلیف دے رہی ہو؟ تمہاری کیا غرض ہے اس سب سے۔۔۔۔۔۔۔"وہ اس کے قریب آتا سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا جس نے نظریں چرائیں۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کونسی غلط بات کر دی اب تمہاری ماما کی ہونے والی بہو کو جو تین گھنٹوں سے تم سے اپنی تکلیف پر پھاہے رکھوا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ بھی جواباً چبا چبا کر بولی۔

"یہی کہہ کر آئی ہو نہ کہ ہم دعوت پر نہیں ہنی مون پر جا رہے ہیں اور ایک ویک کا سٹے ہمارا مری اور ناردن ایریاز کا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل کے کہنے پر وہ دو پل کو چپ ہوئی کیونکہ یہ سچ تھا کہ آتے ہوئے علیشہ کو جلانے کے لیے وہ اسکے کان میں یہی سرگوشی کر کے آئی تھی۔

"ہاں تو پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ بجائے مکرنے کے ڈھٹائی سے بولی نائل نے کافی گہری نگاہ مرکوز کی۔

"پھر یہ کہ ہنی مون منانے کا اگر اتنا ہی شوق تھا تو مجھے کہتی تاکہ میں تمہیں اصل ہنی مون کیا ہوتا ہے وہ بتا دیتا۔۔۔۔۔۔۔"نائل طنز بولا۔

"مجھے ایسا کچھ بھی جاننے کا شوق نہیں۔۔۔۔۔۔"وہ کہتی ہوئی اس کے آگے سے ہٹ گئی۔

"واہ ہنی مون پر جانے کا شوق ہے مگر اسے منانے کا نہیں۔۔۔۔۔۔۔"

"تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ غصے سے پلٹی مگر نائل اسکی بات کاٹ گیا۔

"مگر فکر نہ کرو میں تمہارا یہ ہنی مون کا شوق نہ صرف پورا کرونگا بلکہ تمہیں اس کا سہی مطلب بھی سکھاؤنگا۔۔۔۔۔۔۔۔" اس کا لہجہ زو معنی تھا فازیہ گڑبڑاتی ہوئی کمرے سے ہی باہر نکل گئی نائل بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے لپکا۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

"پہلی ملاقات میں فازیہ مجھے مغرور سی لگی تھی مگر اب تو بہت اپنی اور پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" منزہ بیگم کی دیورانی کوثر نے ڈنر کی ٹیبل پر فازیہ کی تعریف کی جس پر منزہ بیگم خوشدلی سے بولیں۔

"اصل میں نکاح والے دن فازیہ پہلی دفعہ سب سے ملی تھی اس لیے سب کو اس کا انداز ایسا لگا، مگر اب تو ہم سب آغا جان کے فیصلے پر شکر کرتے ہیں کہ نائل کو اس کے قابل ہی بیوی ملی ہے۔۔۔۔۔۔۔" منزہ بیگم کے کہنے پر نائل نے فازیہ کی طرف دیکھا جو مدھم مسکراہٹ لیے اپنی تعریف سن رہی تھی۔

"زبان چاہے لمبی بھی ہے مگر قابل تو ہے نائل ابراہیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل بڑبڑا کر رہ گیا

"اور لو نہ بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ کو کھانے سے ہاتھ روکتے دیکھ کر کوثر بیگم نے اس کے آگے سالن کا ڈونگہ رکھا۔

"نہیں آنٹی مجھے بس اتنی ہی طلب تھی، ابھی تھوڑی دیر پہلے تو پانی کے نام پر اتنا کچھ کھایا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ نرمی سے کہہ گئی۔

"تکلف نہ کرو فازیہ، مشال اور کوثر نے خاص تمہارے لیے سب بنایا ہے، پتہ تو نہیں تھا کہ تمہیں کیا پسند ہے اس لیے بس جو خاص لگا بنا لیا، اصل دعوت تو تم لوگوں کی کل ہے پی سی میں، وہاں تمہاری پسند کو ہی خاص اہمیت دیں گئے۔۔۔۔۔۔۔" منزہ بیگم اسے پیار سے دیکھتی بولیں۔

"یہ کیا دعوت کے اہتمام سے کم تھا۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے بھرے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔

"برخودار یہ تو بھتیجے کی آنے کی خوشی میں تھا، بھتیجے کی بیوی کے آنے کی خوشی میں کل کی دعوت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"منزہ بیگم کے شوہر فیاض علی کے کہنے پر وہ مسکراتا سر ہلا گیا۔

پھر ڈنر کے بعد ہال میں ہی چائے کا دور چلا اور سب گپ شپ کرنے لگے فازیہ بھی مشی اور اسکی کزنوں کے ساتھ ہلکی پھلکی بات کرتی رہی پھر منزہ بیگم کے کہنے پر سب نے محفل برخاست کی نائل تو عیسی اور موسی کے ساتھ لان کی طرف نکل گیا جبکہ فازیہ آرام کے خیال سے کمرے میں آگئی۔

"میرا موبائل کہاں گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اپنے موبائل کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھنے لگی مگر اسے نہ ملا تبھی نائل کمرے میں داخل ہوا۔

www.novelsclubb.com

"میرا موبائل نہیں مل رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف دیکھتی اس سے بولی۔

"یہاں ہی ہو گا، تمہارا موبائل لے کر کسی نے اپنی شامت بلوانی ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔" وہ مذاق کرتا ہوا واشروم کی طرف بڑھا۔

"فضول بولنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔۔" وہ تپتی نگاہ ڈالتی بولی نائل نے اپنا موبائل نکالتے ہوئے اسکی طرف بڑھایا جیسے کہہ رہا ہو کہ کال کر کے دیکھ لو۔ فازیہ نے اس سے موبائل لیا اور اس کے پاس کوڈ بتانے پر اپنا نمبر ملانے لگی مگر وہ بھونچکی رہ گئی کہ اسکا نمبر "جنگلی بلی" کے نام سے سیو تھا۔

"یہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" موبائل نائل کے سامنے کرتے وہ تڑخ کر پوچھنے لگی جو مسکرایا۔

"کچھ غلط تو نہیں لکھا، جو ہو وہی تو ہے۔۔۔۔۔۔" نائل نے کہتے ہوئے موبائل اسکے ہاتھ سے لیا تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔

"بھابھی یہ آپکا موبائل، نیچے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" مشی کے موبائل دینے پر وہ اپنی عقل کو کوس کر رہ گئی۔

"میرے خیال میں اب سو جانا چاہیئے، باقی بحث صبح۔۔۔۔۔۔۔۔" مشال کے جانے کے بعد وہ پھر نائل کی طرف متوجہ ہوتی ابھی کچھ کہنے لگی تھی کہ نائل دوٹوک بولتا بیڈ پر لیٹ گیا کیونکہ وہ سفر کی وجہ سے کافی تھک چکا تھا۔

فازیہ نے تیکھی نظروں سے اسکی پشت کو دیکھا اور موبائل لیے صوفے پر بیٹھ گئی کوئی دس منٹ حرا بیگم سے چیٹ کرنے کے بعد اس نے کچھ دیر سوشل میڈیا یوز کیا پھر بھی نیند نہ آئی تو اٹھ کر بیڈ کی طرف آئی جہاں نائل لمبی تان کر سو رہا تھا۔

"کیسے سو رہا ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ اسکی نیند سے جیلس ہوتی بیڈ پر ٹک گئی مگر نیند تھی کہ کوسوں دور! آخر کار جھنجھلا کر اس نے نائل کا کندھا ہلا دیا۔

"تم کیوں سو رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

"تم پاگل ہو؟ کیا بے تکا سوال پوچھ رہی ہو، دوسرا مجھے جگایا کیوں۔۔۔۔۔۔۔؟ نائل نے خشمگیں نگاہوں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نیند نہیں آرہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بے بسی سے بولی۔

"تو مجھے کیوں بتا رہی ہو؟ میں کیا کروں۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ بے زاری سے کہنے لگا۔

"تم کچھ کرو نہ پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔"

"پہلے اس "کچھ" کی وضاحت کرو پھر کرتا ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے شرارتی لہجے میں اسکی طرف دیکھا جو کہ اب گھور رہی تھی۔

"نئی جگہ مجھے نیند نہیں آتی ہے، ہمارے کمرے میں اتنی مشکل سے سونے کی عادت ڈالی تھی اب یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بنا سوچے ہی ہمارا کمرہ کہہ گئی نائل نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا جو کہ بیڈ سے نیچے لاؤں لٹکائے بیٹھی تھی۔

"تو میں کیا لوری دے کر سلاؤنگا تمہیں؟ نہیں نیند آرہی تو اپنی مما کو کال کرو جہاں وہ تمہیں اتنے نایاب مشورے دیتی ہیں وہاں نیند آنے کا بھی کوئی ٹوٹکہ بتا دیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ گہرا طنز کرتا کمبل سر تک لیتا لیٹ گیا فازیہ نے غصے سے پاس

پڑا تکیہ اسے دے مارا جس پر نائل نے اسکی کلائی پکڑتے ہوئے اسے اپنے اوپر گرایا تھا۔

"ایسی بد تمیزی کی سزا جانتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا وہ جو اس افتاد پہلے ہی حق دق تھی اب ہوش میں آتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جسکی گرفت مضبوط تھی۔

"چھوڑو مجھے ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ورنہ کیا۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے اسکی آنکھوں میں جھانکا جو نہایت قریب تھی۔

"چھوڑو مجھے، ورنہ میں شور مچادونگی اور تم یقیناً یہ نہیں چاہتے کہ میں یہاں کوئی تماشہ کروں۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے دیکھنا ہے کہ میرے حصار میں بند ہو کر تم کیا تماشہ کرتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل بے خوفی سے کہتا اسے چیلنج کر گیا مگر وہ جس حالت

میں تھی اس حالت میں خود بھی کسی کو کمرے میں آنے کی دعوت نہیں دے سکتی تھی اور یہ شاید نائل بھی جانتا تھا اس لیے تو پر سکون تھا۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔۔" وہ اپنا پورا زور لگانے لگی مگر نائل نے اسے پاس لٹا کر کروٹ کے بل اسکو اپنے حصار میں لیا اب سیچویشن یہ تھی کہ وہ بیڈ پر تھی اور نائل اس پر جھکا ہوا۔

"میں تمہیں کمپنی ہی دے رہا ہوں جس کے لیے تم نے مجھے جگاتے ہوئے اٹھایا ۔۔۔۔۔۔۔" وہ دلکشی سے مسکرایا اسکی بے بس حالت سے جیسے مزہ اٹھا رہا ہو فازیہ نے اس کے سینے پر دونوں ہاتھ جما کر اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی جس پر نائل نے اس پر ترس کھاتے ہوئے پیچھے ہٹ کر لیٹ گیا مگر اس کے ہاتھ آزاد نہیں کیے تھے۔

"سونے کی کوشش کرو گی تو نیند بھی آجائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے نرمی سے کہتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کیں تھیں فازیہ جو اسی پوزیشن میں لیٹی تھی نہ تو

www.novelsclubb.com

اٹھنے کی کوشش کی تھی اور نہ ہی اپنا ہاتھ چھڑوانے کی بلکہ پر سکون ہوتی وہ دس منٹ میں واقع سو گئی نائل نے مسکراتے ہوئے اس کے خوابیدہ چہرے کو دیکھا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سینے سے لگاتا خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگا۔

"فازیہ نائل، تم مجھے اپنی ہر بدتمیزی کے ساتھ قبول ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"

****

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو خود کو نائل کے حصار میں پا کر دم بخود رہ گئی کل کی تھکن کی وجہ سے اسے رات بہت گہری نیند آئی تھی جس سے اسے زرا بھی احساس نہ ہو سکا کہ وہ نائل کی گرفت میں ہے۔

www.novelsclubb.com

"میں کیا خود اس کے قریب آئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔؟ فازیہ سوچتی ہوئی اس کے خوبرو چہرے کو دیکھنے لگی جو اس کے دو انچ کے فاصلے پر تھا وہ مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا اگر بندہ یہ کہے کہ خوبصورت اور حسین مرد کیسے ہوتے ہیں تو نائل

ابراہیم اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت تھا وہ ہر لحاظ سے پرفیکٹ ایک بھرپور مرد تھا جو اپنی عمر کے حساب سے بھی زیادہ سمارٹ اور ایکٹو تھا۔

"خوبصورتی کا اچار ڈالنا ہے اگر بندے کی زبان میں ہی مٹھاس نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ بڑبڑائی اور آہستہ سے اس سے الگ ہوتی اٹھ بیٹھی جو اس کے اٹھنے پر خود بھی آنکھ کھول کر دیکھنے لگا۔

"سو جاؤ ابھی تو آٹھ بجے ہیں، یہ لوگ اتوار کو گیارہ سے پہلے کمروں سے بھی باہر نہیں نکلتے سوائے پھوپھو کے۔۔۔۔۔۔۔" نائل کہتا ہوا کشن منہ پر رکھتا پھر سے آنکھیں بند کر گیا مگر فازیہ کو اب نیند کہاں آسکتی تھی اس لیے اٹھ کر فریش ہوتی باہر نکلی جہاں ہال میں اسے کوثر بیگم بیٹھیں ملیں۔

www.novelsclubb.com

"ارے تم اتنی جلدی اٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔" کوثر بیگم اسے دیکھ کر مسکرائیں۔

"جی بس آنکھ کھل گئی۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ ان کے پاس صوفے پر ہی ٹک گئی۔

"نئی جگہ ہے نہ اس لیے، اچھا یہ بتاؤ چائے پیو گی یا کافی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

"فلحال کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"منزہ بھابھی چائے بنانے گئی ہیں، اب تم بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جانا، ناشتہ تو گیارہ بجے ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ان کے کہنے پر وہ فقط سر ہلا گئی۔

"تمہاری مما کے کتنے بچے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" کوثر بیگم کے سوال پر فازیہ نے نہ سمجھی سے دیکھا۔

"مطلب کہ دوسری شادی سے ان کے کتنے بچے ہیں۔۔۔۔۔۔۔" کوثر بیگم کی وضاحت پر فازیہ نے جلدی سے سر نفی میں ہلایا۔

"میری مما نے دوسری شادی کی ہی نہیں اس لیے میرے سوا انکا کوئی بچہ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"یہ کیا بات ہوئی بھلا؟ تمہاری مما نے آصف غوری سے دوسری شادی کی تھی جو ندیم بھائی کے دوست کا بھائی تھا، پھر وہ لوگ لندن شفٹ ہو گئے تھے اس لیے پھر رابطہ ہی نہیں رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" کوثر بیگم کے انکشاف پر وہ ٹھٹھکی تو تھی مگر منزہ بیگم کے آنے پر چپ ہی رہ گئی مگر انکی یہ بات اس کے دل و دماغ میں جیسے جم کر رہ گئی۔

"مما نے ٹھیک کہا تھا فازیہ، یہ لوگ مما پر الزام ہی لگائیں گئے اور جھوٹے بہتان۔۔۔۔۔۔" وہ خود سے بولتی جیسے کسی بوجھ سے آزاد ہوئی۔

رات کو وہ سب ڈنر پر جانے کے لیے ریڈی ہونے لگے تو مشال جو فازیہ کو ہلکا پھلکا میک اپ کرنے آئی تھی اب ٹی پنک کلر کے ڈریس کو پکڑ کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی پلیز آپ یہ ڈریس پہنے، پتہ تو چلے کہ آپکی شادی کی دعوت ہے، یہ ڈل سا کلر نہیں۔۔۔۔۔۔۔" وہ اس کے نکالے ہلکے پھلکے آف وائٹ ڈریس کو دیکھ کر

منہ بنانے لگی فازیہ نے مسکراتے ہوئے ٹی پنک کلر کی ہیوی فراک کی طرف دیکھا۔

"یہ زیادہ اوور ہو جائے گا، یہ تو میں نے بنا دیکھے ہی رکھ لیا تھا ردابھا بھی کے کہنے پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تو بس اب آپ یہی پہن لیں، نائل بھائی پلیز آپ ہی بھابھی کو کہیں کہ یہ ڈریس پہنے۔۔۔۔۔۔۔" مشال نے کمرے میں آتے نائل کی توجہ اس طرف دلائی جو ایک نظر ڈریس کو دیکھ کر فازیہ کو دیکھنے لگا جس کی خود بھی کان شاید منتظر تھے۔

"اگر چاہتی ہو کہ ہم ڈنر پر سکون ماحول میں کریں تو اپنی بھابھی کو اپنی مرضی کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کی بات پر جہاں مشال منہ لٹکا گئی وہی فازیہ بھی جل کر خاک ہوئی۔

"بھائی پلیز مذاق نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اوکے مشی میں یہی پہن لیتی ہوں، مجھے کسی کی سفارش کی ضرورت نہیں ۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ بھی اسے سنانے کو بولی جو مسکراتا ہوا سر ہلا گیا جیسے اسکی بات سے سو فیصد ایگری ہو۔

جب پندرہ منٹ بعد فازیہ پنک فراک میں ڈریسنگ روم سے باہر نکلی تو نائل ابراہیم اسے دیکھتا ہی رہ گیا جو ہلکے پھلکے میک اپ میں اور جیولری میں قیامت ڈھا رہی تھی شادی سے لے کر اب تک نائل پہلی بار اسے یوں ہیوی ڈریس اور گولڈ کی جیولری میں تیار شیار دیکھ رہا تھا۔

"تھوڑی سی اپنی زبان ہلا کر دکھاؤ تاکہ پتہ لگے تم ہی ہو۔۔۔۔۔۔۔" نائل کی آنکھوں میں تو اپنے لیے ستائش وہ صاف دیکھ سکتی تھی مگر اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اسے طیش دلا گئے وہ غصے سے اس کے آگے سے گزر کر جانے لگی مگر برا ہو اس ہیل کا جو اسکی فراک کے ساتھ ہی الجھتی اسے ڈگمگانے پر مجبور کر گئی اس سے پہلے کہ وہ گرتی نائل نے نرمی سے اسے سنبھال لیا۔

www.novelsclubb.com

"نظر لگ گئی نہ میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے پیار سے اسکے کان میں سرگوشی کی فازیہ اپنی اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتی اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئی۔

"دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔"فازیہ نے اسکا دھیان ہٹانا چاہا جو نرمی سے اسے اپنے احصار سے آزاد کرتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا شاید اپنی سانسوں کو بحال کر رہا تھا ورنہ اسکا قرب اسے کچھ اور ہی کرنے پر اکسا رہا تھا۔

"چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے اسے چلنے کا کہا اور قدم آگے بڑھا دیئے فازیہ بھی اس کے تعاقب میں نکل پڑی۔

****

اگلے دن سب کا ارادہ مری جانے کا بن گیا فازیہ بھی خوش ہوئی کیونکہ وہ یہی چاہتی تھی کہ یہ لوگ کچھ دن بعد گھر واپس جائیں تاکہ رخسار بیگم اور علیشہ اور تڑپ سکیں مگر اس کے پلان پر پانی تب پھرا جب نائل ابراہیم کو رخسار بیگم کی کال آئی جو واشروم میں سلپ ہو گئیں تھیں۔

"ڈرامہ،ایک چھوٹی سی پھسلن کو اتنا لمبا چوڑا بیان کر کے بتانے کا مطلب صاف سمجھ رہی ہوں میں، صرف واپس بلانے کا بہانہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ خود سے کہتی نائل کو انکار کرنے کا سوچ کر بیٹھی تھی مگر جب وہ ٹکٹس کروا کر کمرے میں آیا تو اس کے چہرے پر اتنی سنجیدگی تھی کہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہ کہہ سکی اور اس کے ساتھ لاہور واپس چلی آئی۔

"ڈاکٹر کیا کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"ماں سے ملتا وہ ان کے پاس ہی ٹک گیا جو بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھیں اور ان کے پاؤں پر پٹی بندھی ہوئی تھی فازیہ تو بس ایک جھلک دیکھ کر ہی اوپر کمرے میں چلی گئی۔

"دیکھا تم نے نائل اسے؟ کتنی پتھر دل اور بے شرم لڑکی ہے،اتنا نہیں ہوا کہ حال ہے پوچھ لیتی۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم کو جیسے موقع مل گیا۔

"مما آپ اسے چھوڑیں، یہ بتائیے کہ تکلیف ہے تو میں احسن کو یہی بلا لوں۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے اپنے دوست کا حوالہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ڈاکٹر دیکھ کر گیا ہے بس پاؤں مڑنے کی وجہ سے ہڈی فریکچر ہو گئی ہے، کچھ دن کے ریسٹ سے سہی ہو جائے گی، میں نے تو کہا تھا کہ اتنی بڑی بات نہیں مت پریشان کرو بچو کو مگر یہ بھی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم رخسار بیگم کے اس واویلے پر زرا خوش نہ تھے وہ چاہتے تھے کہ نائل اور فازیہ ایک ساتھ کچھ دن اور بتائیں مگر ؟

"تو کیا کرتی میں چچا جان، میرا اکلوتا بیٹا ہے یہ، اسے نہ بلاتی تو کیا کرتی۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کا منہ بن گیا نائل نے اشارے سے آغا ہاشم کو چپ رہنے کا اشارہ کیا جو کندھے اچکا کر باہر نکل گئے۔

"میں نے بھی کہا تھا مگر خالہ جانی کا دل اداس ہو گیا تھا تم سے، بس نائل کو بلاؤ یہی رٹ لگا کر بیٹھی تھیں۔۔۔۔۔۔" علیشہ جس نے ہی رخسار بیگم کو نائل کو واپس بلانے پر زور دیا تھا اب یوں بولتی رخسار بیگم کو بھی پسند نہ آئی۔

www.novelsclubb.com

"اب آ گیا ہوں نہ؟ اب بس ٹھیک ہو جائیں مجھے زرا بھی اچھا فیل نہیں ہو رہا آپ کو یوں لیٹے دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سچ میں بہت پریشان ہو چلا تھا خسار بیگم بے اختیار اٹھ کر اسکا ماتھا چوم گئیں۔

"میری جان میں ٹھیک ہوں تمہارے سامنے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ بس کچھ دنوں کی بات ہے، مالش کرنے سے ہی ٹھیک ہو جائے گا، اب تم تھکے آئے ہو سفر سے، جاؤ کمرے میں فریش ہو کر ریسٹ کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جی مما، تم مما کے پاس ہی رہنا میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ علیشہ سے کہتا ہوا چلا گیا۔

"میں نے تمہارے کہنے پر اپنے بچے کو پریشان کر دیا، ہلکی سی چوٹ تھی تم نے اس لڑکی کو سزا دینے کے بجائے میرے بیٹے کے لیے پریشانی بنا دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اس پر بگڑیں

"ارے خالہ جانی آپ بھی نہ، کبھی ڈرامے دیکھے ہوں تو آپ کو پتہ لگے کہ بیٹوں کو قابو کرنے کے لیے ماں کو کیا کیا نہیں کرنا پڑتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کسی سازشی کردار کی طرح سب بتانے لگیں جنہوں نے رتی بھر دلچسپی نہ لی۔

"میرا بیٹا پہلے ہی میرا ہے، مجھے اسے قابو میں لے کر آنے کے لیے ڈراموں کی ضرورت نہیں ہے علیشہ؛ وہ صرف چچا جان کے کہنے پر اس لڑکی کو ساتھ لئے پھر رہا ہے ورنہ وہ اسے دیکھنا بھی گوارا نہ کرے، اس دن کا تھپڑ یاد ہے نہ؟ میرے خلاف بولنے پر وہ ایسا ری ایکٹ کرتا ہے جب کوئی اسے میرے خلاف کرے گا تو پھر کیا کرے گا وہ اس کے ساتھ یہ پتہ نہیں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جی وہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ نائل کو آپ سے بڑھ کر کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ نے بھی انکی بات کی جیسے تائید کی۔

دوسری طرف وہ کمرے میں آیا تو پہلی نگاہ اس وجود پر مرکوز کی جس کی تھوڑی دیر پہلے کی لاتعلقی اس کا خون جلا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم سے اتنا نہیں ہو سکا کہ تم مما کا حال ہی پوچھ لیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ شکوہ کیے بنا نہ رہ سکا جس نے موبائل سے نظریں ہٹا کر بڑے غور سے دیکھا جو بہت سنجیدہ تاثرات لیے ہی متوجہ تھا۔

"کیوں؟ میری کیا لگتی ہیں وہ؟ ان کی ہونے والی بہو ان کے سرہانے بیٹھی تھی نہ؟ یہی کافی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" "تم مجھے اتنی بری کبھی نہیں لگی جتنی اس وقت لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ گھور رہا تھا

"پہلے کونسا کبھی اچھی لگتی تھی، میں بری ہی بھلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کندھے اچکاتی نائل کو زہر لگی وہ وارڈ رب سے کپڑے نکالتا واشروم میں گھس گیا۔

"ہونہہ، چالاک ماں کی چالاک بیٹی کو آج تک سمجھ نہیں پایا اور آیا بڑا مجھ پر حکم چلانے والا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ غصے سے بڑبڑا کر رہ گئی اسے رہ رہ کر رخسار بیگم پر غصہ آ رہا تھا جن کو یہ جلانا چاہتی تھی الٹا وہ اس کو بے آرام کر گئیں۔۔۔۔

****

*

وہ کافی لے کر کچن سے نکل رہی تھی جب اس کے کانوں میں علیشہ کی آواز پڑی تھی۔

"اوکے میری جان مجھے یاد ہے تمہاری برتھ ڈے ہے پرسوں،اس لیے بی فکر رہو میں نائل کے ساتھ آجاؤنگی،آج تو وہ مجھے اسلام آباد ساتھ نہ لے کر جانے کی سزا کے طور پر شاپنگ پر لے کر جارہا ہے ساتھ ڈنر بھی،اس لیے آج ہی تمہارا گفٹ بھی اسی کے پیسوں سے لے لیتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ شاید اپنی کسی دوست کے ساتھ لگی تھی اور فازیہ کو اس کے انداز سے لگا شاید وہ خاص طور پر اسے سنانے کو ہی یوں بول رہی تھی کیونکہ اس نے فازیہ کو کچن میں جاتے دیکھ لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو شرم کس بات کی؟ نائل آج بھی میرا ہے کل بھی میرا ہی رہے گا، او کے بائے پھر، ابھی مجھے تیار بھی ہونا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ کہتی ہوئی فازیہ پر ایک جتاتی ہوئی نگاہ ڈالتی اپنے کمرے کی جانب چل دی فازیہ نے تیز نظروں سے اسکی پشت کو گھورا۔

"میں یہاں کیوں رکی ہوں؟ کیا مجھے فرق پڑتا ہے بلکل نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ خود سے مخاطب ہوئی اور جیسے اس خیال کو جھٹک کر کمرے میں آئی جہاں نائل بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس خود پر خوشبوئیں بکھیرتا نک سک سے تیار ملا۔

"کہیں جانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ صوفے پر بیٹھتی نظریں اس پر ٹکا گئی۔

www.novelsclubb.com

"اب تمہارے ساتھ اس کمرے میں کتنی دیر رہوں؟ آخر کو میری برداشت کی بھی ایک حد ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسے باتوں سے اکسانے کی کوشش کرنے لگا اور خود اس کے تھوڑے ہی فاصلے پر ٹک کر شوز پہننے لگا۔

"جتنا میں تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو برداشت کر رہی ہوں نہ اتنا کسی کے بس کی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔" وہ چیخ کر بولی۔

"اس لیے تو جا رہا ہوں کہ تمہیں کم از کم مجھے تو زیادہ دیر اس کمرے میں برداشت کرنا نہ پڑے، بلکہ پلان بنا رہا ہوں علیشہ کے ساتھ کچھ دنوں کے لیے ناردن ایریاز کی طرف نکل جاؤں۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسے تپانے اور جلانے کا شاید مکمل انتظام کر کے بیٹھا تھا فازیہ کے تو دل میں جیسے بھانبھڑ جلنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"تو جاؤ یہاں روک کون رہا ہے۔۔۔۔۔۔" وہ نخوت سے کہتی چہرے کا رخ موڑ گئی نائل نے ایک جانچتی نگاہ اس پر ڈالی۔

"اچھی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔" وہ اپنا والٹ اور موبائل پکڑتا کمرے سے نکل گیا۔

"سنو، رکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ابھی وہ لاؤنج میں ہی پہنچا تھا کہ فازیہ کو بنا جوتے اپنے پیچھے آتے دیکھ کر حیران ہو گیا۔

"اپنا والٹ دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اپنا ہاتھ آگے کیے وہ پورے حق سے بولی نائل نے سوالیہ مگر دلچسپی سے بھرپور نگاہ کی۔

"کیا پیسے چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ اپنے کمرے سے نکلتی علیشہ کو ایک نظر دیکھتا اس سے پوچھنے لگا جو علیشہ کو پاس آتا دیکھ کر خود ہی اسکی پاکٹ سے اسکا والٹ نکال گئی حیرانگی کی بات یہ تھی کہ نائل بس دیکھتا رہا تھا روکنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی جواب اس کے ہاتھ سے بائیک کی کیز بھی پکڑ چکی تھی نائل کے چہرے کے تاثرات تو اس کی اس کاروائی پر سنجیدہ تھے مگر آنکھوں میں ایک شوق کا جیسے جہاں آباد تھا فازیہ واپسی کو قدم موڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"نائل چلو۔۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ قریب آگئی اس نے بھی فازیہ کی حرکت کو بہت مشکل سے برداشت کیا تھا اور نائل کے ری ایکشن کی منتظر تھی جو یقیناً خطرناک ہونا تھا علیشہ کے خیال میں!

"کیسے چلوں لڑکی؟ تم دیکھ تو چکی ہو کہ سب کچھ تو وہ اپنے قبضے میں کر چکی ہے نہ والٹ ہے میرے پاس نہ اے ٹی ایم اور نہ ہی بائیک کی کیز، اس لیے اب مجھے عامر کو کال کرنی پڑے گی کہ وہ مجھے لے جائے، بہت خاص دوست سے ملنے کا پروگرام ہے، بائے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ علیشہ سے جلدی جلدی کہتا اس کے کسی بھی سوال اور اصرار سے بچتا وہاں سے نکل گیا علیشہ نے غصے سے پلٹ کر کھا جانے والی نظروں سے فازیہ کو دیکھا جو فاتحانہ چال چلتی اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی علیشہ یہ دیکھنے سے قاصر تھی کہ باہر نکلتے نائل کے چہرے پر بھی محفوظ کن مسکراہٹ تھی تو فازیہ کے لبوں پر بھی مسکان تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس نے کچھ کہا کیوں نہیں؟ کیا اسکا ارادہ بھی علیشہ کے ساتھ جانے کا نہیں تھا۔۔۔۔۔۔" فازیہ خود سے ہی اندازہ لگاتی کھل کر مسکرائی اس نے والٹ کھولا جہاں کچھ کارڈز اور کرنسی تھی۔

"بیچاری خالہ کی بھانجی۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ زیر لب بولتی کھلکھلا کر ہنس دی اسے اچھا لگا تھا شاید زیادہ ہی اچھا لگا تھا۔

****

"اوہ ہو، مما کیا ہو گیا ہے؟ مجھے اور عامر کو ایک دوست سے ملنے جانا تھا وہ آؤٹ آف کنٹری جا رہا تھا اس لیے وہاں پہنچنے کی جلدی تھی سو میں بنا بحث کیے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جب سے گھر آیا تھا رخسار بیگم کے کمرے میں بیٹھا وہی کچھ سن رہا تھا جو علیشہ کے میسیجز اور کالز پر وہ سن چکا تھا۔

"اس لڑکی کی ہمت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے نائل، آج اسکی اتنی ہمت کہ تم سے والٹ لے گئی کل کو سیدھا گریبان پر ہاتھ ڈالے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کو رہ رہ کر اس پر غصہ آ رہا تھا اور دل کر رہا تھا کہ وہ بنا اپنے پاؤں کی پرواہ کیے اسے دو چار لگا آئیں۔

"اب آپ اتنا بھی کمزور نہ سمجھے اپنے بیٹے کو، میرا اس وقت بحث کا موڈ نہیں تھا دوسرا آغا جان بھی کمرے میں تھے سو میں چلا گیا، علیشہ کو بولیں ناراض نہ ہو کل اسکی دوست کی برتھ ڈے پارٹی میں لے چلونگا اسے، راستے میں شاپنگ بھی کروا دونگا، ابھی ٹائم بہت ہو گیا اب مجھے آرام کرنا ہے، شب بخیر
مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ انکی پیشانی چومتا ہوا اٹھ گیا رخسار بیگم کچھ کہتیں کہ ابراہیم آفندی کو کمرے میں آتا دیکھ کر خاموش ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

نائل رخسار بیگم کے حکم پر علیشہ کے کمرے کی طرف چلا آیا تاکہ اسے کل ساتھ جانے کا کہہ کر منا سکے جو بقول رخسار بیگم کے بہت سخت ناراض ہو چکی تھی۔

"کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ کی آواز پر وہ بے ساختہ پلٹا جو سینے پر بازو باندھے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اب یہ بھی تمہیں بتانا پڑے گا، نظریں ہیں نہ دیکھ لو کہ کہاں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں کہتا علیشہ کے دروازے پر نوک کر گیا۔

"اوہ تو اپنی ہونے والی بیوی کو منانے کے لیے آئے ہو۔۔۔۔۔۔۔" وہ اندازہ لگا چکی تھی

"ظاہر ہے اب شادی جس سے ہونی ہے اسے راضی رکھنا بھی تو ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔"

"پہلے مجھے تو راضی کر لو، پھر اس ہونے والی کے پاس بھی آ جانا۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے دوبارہ دستک دینے سے روکنے کے لیے جلدی سے دروازے اور اس کے درمیان آ کھڑی ہوئی۔

"یہ کس طرح کی حرکتیں شروع کر دیں تم نے؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟نائل صبح کی طرح اب بھی حیران ہوا۔

"جب شوہر کنٹرول سے باہر ہو جائیں تو پھر یہی حرکتیں کی جاتی ہیں، چلو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ نے کہتے ہوئے اسکا بازو پکڑ کر کھینچا

"شوہر مان تو لو پہلے، پھر بیویوں والے رعب بھی جما لینا،اب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے اپنا بازو اسکی گرفت سے کھینچتے ہوئے اسے جانے کا اشارہ کیا اور دروازے کو پھر دستک دینے کے لیے ہاتھ بڑھانے لگا مگر فازیہ نے وہ ہاتھ ہی پکڑ لیا۔

"اگر تم ایک منٹ کے اندر واپس نہ آئے تو پھر اسی کے کمرے میں رہنا رات بھر، میں اپنے کمرے کا دروازہ نہئں کھولونگی،اور یاد رہے کہ اب ساری کیز ہمارے کمرے میں ہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ وارننگ دیتی یہ جا وہ جا، نائل ہکا بکا اس کا ایٹی ٹیوڈ دیکھتا رہ گیا۔

"کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ شاید نہیں یقیناً محفوظ ہوا۔ پھر ایک نظر اس کے بند دروازے کو دیکھا جو شاید کہیں واشروم میں تھی جو ایک دستک پر باہر نہیں نکلی۔ نائل نے گہرا سانس بھرتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اپنے کمرے میں چلا آیا جو کمرے کے دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی۔

"کیا چاہتی ہو؟ اس سب کا مقصد۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"یہی کہ تم کل اس کے ساتھ کہیں نہیں جاؤ گئے۔۔۔۔۔۔۔" وہ دوٹوک بولتی اسے حیرت میں مبتلا کر گئی۔

"یہ ضد ہے یا جیلسی۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے گہری نگاہ مرکوز کی جو کچھ خجل سی ہو گئی۔

"جیلسی کیوں ہو گی بھلا؟ بس وہ سب کچھ مجھے جلانے کو کر۔۔۔۔۔۔۔"

"اور تم جل رہی ہو؟ ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کے سوال پر وہ اس کے پاس سے ہٹ کر آگے بڑھنے لگی میں نائل نے اسکا راستہ روکا۔

"بتاؤ نہ؟ تم اسے میرے آس پاس گوارا نہیں کر رہی یا اسکی خوشی ہضم نہیں ہو رہی اور تیسری بات میری مما کر تکلیف پہنچانے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل بھی اس کے انداز نہ صرف نوٹ کر رہا تھا بلکہ سب سمجھ بھی رہا تھا اس لیے مدعے پر آتا صاف صاف پوچھنے لگا۔ فازیہ نے خشک لبوں پر زبان پھیری جیسے سچ بیان کرنا کچھ مشکل ہو رہا تھا۔

"تمہیں جو بھی لگے بس میں نے کہہ دیا کہ تم نہیں جاؤ گئے تو نہیں جاؤ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اپنے ڈھیٹ پن سے بولتی اسے طیش دلا گئی نائل نے ایک جھٹکے سے کلائی پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا وہ سیدھی آ کر اس کے سینے سے ٹکرا گئی۔

www.novelsclubb.com

"میرے پہ اس طرح کا روب کبھی میرے ماں باپ نے بھی نہیں چلایا اور تم اتنی آسانی سے سب کہہ رہی ہو، بیوی ہو میری ماں بننے کی کوشش مت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھے شوق بھی نہیں ہے، چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکی گرفت میں مچلی نائل نے گرفت ڈھیلی کی جس سے وہ جلدی سے پیچھے ہٹی۔

"میں سچ میں وارن کر رہی ہوں اگر تم گئے تو۔۔۔۔۔۔۔"

"تو؟ کیا کر لو گی تم؟ اب تو میں جاؤنگا۔۔۔۔۔۔۔" وہ بھی جیسے ضد کرنے لگا فازیہ نے گھور کو دیکھا جو کندھے اچکاتے ہوئے وارڈرب سے کپڑے نکالنے لگا۔

"میں جب کہہ رہی ہوں تو۔۔۔۔۔۔۔"

"کس حیثیت سے کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ دوبدو بولا

"بیوی ہوں تمہاری۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"پہلے ثابت کرو کہ میری بیوی ہو، کچھ ایسا حق دو کہ مجھے پتہ ہو کہ تم میری بیوی ہو اور مجھے تمہاری بات ماننی ہے ورنہ اب ایک رات کے بجائے دو دن کے لیے جاؤنگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل بھی جیسے اس موقعے سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا کہ وہ مانے کہ یہ اسکی جیلسی تھی علیشہ سے نہ کہ کچھ اور!

"کیا مطلب ہے تمہاری بات کا۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ بات سمجھ کر بھی نہ سمجھی کا تاثر دینے لگی نائل دلکشی سے مسکرایا اس کے پاس آکر اسکا چہرہ نرمی سے اوپر کیا۔

"اگر روکنا چاہتی ہو تو پھر ایسے روکو کہ میرے قدم اس طرف جا نہ سکیں، بیوی ہو تو بیوی بن کر شوہر کو روک لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ زومعنی انداز میں کہتا اسے چیلنج دیتا واشروم میں گھس گیا فازیہ اسکی بات کا مطلب سمجھتی جیسے سرخ پڑی اور گہرا سانس لیتی خود کو پرسکون کرنے لگی۔

"میری بلا سے جائے مجھے کیا ضرورت اسے روکنے کی۔۔۔۔۔۔۔" وہ جتنی آسانی سے یہ بات کر گئی تھی اب اتنی آسانی سے اسے جاتا دیکھ نہیں سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

حرا بیگم کال پر اس سے سخت ناراض ہو رہی تھیں فازیہ خاموشی سے بس انکو سنتی رہی۔

"مجھے یہ نہیں سمجھ آ رہی کہ تم کر کیا رہی ہو وہاں؟ بس کھا لیا اور سو لیا؟ پھر وہاں رکنے کا مقصد کیا ہے تمہارا؟ سب کچھ جب لے لیا ہے تو اس لڑکے سے طلاق لو اور واپس آؤ، میں نے بہت اچھا رشتہ ڈھونڈا ہوا ہے تمہارے لیے، ان کو تم تصویر پر ہی اتنی پسند آئی ہو کہ ضد لگا کر بیٹھے ہیں دولت بھی بے تحاشہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مما میں آپکو بعد میں کال کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے عدم دلچسپی سے کہا اور انکی کچھ سنے بنا کال بند کر گئی۔

"طلاق۔۔۔۔۔۔۔۔" یہ لفظ اسے بہت گراں گزرا تھا وہ سر تھامے وہی کچھ دیر بیٹھی رہی پھر گہرا سانس بھرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ تو فیصلہ لیناپڑے گا فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اپنے دل میں چھائے سکوت سے گھبرا کر بولی اور باہر ہال میں آئی جہاں سب براجمان تھے آج اتوار ہونے کی ناطے سب گھر پر ہی تھے۔

"آجاؤ فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے اسے اپنی طرف بلایا وہ ایک نظر لاتعلق سے بیٹھے نائل پر ڈالتی آغا ہاشم کی طرف چل دی وہ علیشہ کے پاس سے گزر کر آگے بڑھنے والی تھی کہ علیشہ نے شرارت سے اپنی ٹانگ آگے کی فازیہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور گلاس کے ٹیبل کے ساتھ جا ٹکرائی۔

"فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" سب ہی اٹھے تھے مگر نائل بھاگتا ہوا اس کے قریب آتا اسے تھام گیا جسکا سر ٹیبل کے کونے سے لگنے پر خون کا پھوارا بہنا شروع ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ نو اسکا تو خون نکل رہا ہے، عامر گاڑی نکالو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی نے عامر کو پورچ کی جانب بھگایا نائل نے لب بھینچتے ہوئے ایک نظر فازیہ پر ڈالی جو آنکھوں میں آنسو لیے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی اگلے ہی پل وہ ہوش و

حواس کھوتی ایک طرف ڈھلک گئی نائل نے اسے اپنے مظبوط بازوؤں میں اٹھایا اور باہر نکل گیا اس کے پیچھے ابراہیم آفندی اور ردابھا بھی لپکے تھے۔رخسار بیگم جن کی آنکھوں سے علیشہ کی یہ حرکت مخفی نہ رہی تھی تشویش کے عالم میں فازیہ کو دیکھتی وہ اب علیشہ کو گھورنے لگیں جو خود بھی اس سیچویشن پر کچھ پریشان ہوئی تھی۔

****

فازیہ کو کافی گہرا کٹ لگا تھا اس لیے ڈاکٹر نے سٹچیز کر کے اور کچھ میڈیسن دے کر اسے گھر بھیج دیا وہ سر پر پٹی باندھے جب نائل کا ہاتھ تھامے گھر میں داخل ہوئی تو جلن کی آگ علیشہ کا تن من جلا گئی وہ جو کچھ دیر پہلے گلٹی فیل کر رہی تھی اب خود کو حق پر سمجھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھا کیسے موقعے کا فائدہ اٹھا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟وہ رخسار بیگم سے بولی۔

"اور اسے یہ موقع فراہم کرنے والی تم ہو، یہ بھی یاد رکھو۔۔۔۔۔۔۔" وہ اس پر برہم ہوئیں جو آگے سے منا کر رہ گئی۔

"نائل کو دیکھیں کیسے اٹھا کر لے گیا اور اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اسے رہ رہ کر نائل پر غصہ آ رہا تھا جو کچھ بدلا بدلا سا لگ رہا تھا۔

"نائل اس معاملے میں بہت نرمی دکھا رہا ہے، پتہ نہیں یہ جائے گی کب اس گھر سے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بھی جیسے اس سب سے تھک چکی تھیں۔

نائل نے فازیہ کو بیڈ پر بٹھا کر اسکی میڈیسن سائیڈ ٹیبل پر رکھیں اور خود تھوڑے فاصلے پر ٹک گیا نظریں اس کے چہرے پر ٹکائیں جسکا چہرہ زردی مائل تھا صرف کچھ پلوں میں ہی اسکا چہرہ کملایا گیا تھا۔

"رونے کی کوئی وجہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے اسکی آنکھوں سے جاری برسات کی طرف دیکھ کر پوچھا وہ دیکھ رہا تھا کہ فازیہ وقفے وقفے سے آنسو بہا رہی تھی پہلے تو یہی لگا کہ اسے درد ہو رہا ہے مگر اب؟

"میرا دل کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" بھرے بھرے لہجے میں کہتی نائل کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"تمہارا دل بھی تمہاری طرح پاگل ہے، رونے پر کس کا دل کرتا ہے، اچھا بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

"کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔" وہ آنسو صاف کرنے لگی اب وہ کیا بتاتی کہ جب سے اس نے حرا بیگم کی کال سنی تھی اسکا دل ہی بھاری سا تھا۔

"میں علیشہ کے ساتھ نہ چلا جاؤں اس لیے رو رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ نائل نے جھک کر اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

"میں بھلا کیوں رونے لگی اس بات پر، تم جانا چاہتے ہو تو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ چہرے کا رخ موڑ گئی۔

"تمہیں پتہ ہے کہ ایک دشمن کے لیے سب سے تسکین زدہ پل کونسے ہوتے ہیں؟ جب وہ اپنے دشمن کو اپنے سامنے آنسو بہاتا دیکھتا ہے اسکی کمزوری اسے پر سکون کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔" نائل کی بات پر فازیہ نے نہ سمجھی سے دیکھا۔

"مگر تمہیں یوں دیکھنا کچھ اچھا نہیں لگ رہا اس لیے رونا بند کرو ورنہ پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

"کیا۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے سوالیہ نگاہ کی

"پھر یہ کہ میں اپنے طریقے سے چپ کروادونگا، سمجھ تو رہی ہو گی تم ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ شرارتی ہوا جس پر فازیہ نے فقط گھورا۔

"ویسے میں نے کہا تھا کہ مجھے روک لو مگر ایسے روکنے کا نہیں کہا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ہارے ہوئے لہجے میں کہتا فازیہ کو خوش کر گیا اس کے پورے وجود میں ایک پر سکون لہر پھیل گئی تبھی دروازے پر دستک ہوئی نائل اٹھ کر کھڑا ہوا اور کمرے میں آتی ثمرہ اور راحیلہ بیگم کو دیکھا ثمرہ کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھا جو اس نے فازیہ کے آگے بیڈ پر رکھا۔

"یہ تمہارے لیے یخنی اور گرم دودھ ہے، سوپ پی کر دودھ کے ساتھ میڈیسن استعمال کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔" راحیلہ بیگم نے اسے یخنی کا باؤل پکڑانے کے لیے

ہاتھ آگے گیا جسے ایک نظر دیکھ کر وہ نائل کی طرف دیکھنے لگی جو پوری طرح اس طرف متوجہ تھا مگر چہرہ بے تاثر تھا فازیہ نے باؤل پکڑ لیا۔

"سوپ پی کر میڈیسن کھا لینا اور ریسٹ کرو، دیکھو تو چہرہ کیسے زرد ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔" راحیلہ بیگم کے نرمی سے کہنے پر وہ فقط انکو دیکھ کر رہ گئی چاہ کر بھی کوئی ناگواری نہ برت سکی۔

"نائل اسکا دھیان رکھنا۔۔۔۔۔۔۔" وہ کہتے ہوئے چلی گئیں نائل نے خوشگوار حیرت سے اسکا رویہ راحیلہ بیگم کے ساتھ دیکھا وہ زیر لب مسکرا دیا۔

"اب لگا ہے مجھے کہ چوٹ واقع تمہارے سر میں لگی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کہتا ہوا بیڈ کے دوسری طرف بیٹھ گیا فازیہ نے بات سن کر اور سمجھ کر بھی اگنور کر دیا۔

^**********

علیشہ تیار ہو کر نائل کے کمرے میں آئی دروازہ ناک کیے بنا وہ اندر داخل ہوئی جہاں دونوں بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھے کسی بات پر مسکرا رہے تھے جہاں علیشہ انکو یوں بیٹھے دیکھ کر جل کر خاک ہوئی تھی وہی نائل کے چہرے پر ناگواری صاف دیکھی جا سکتی تھی۔

"علیشہ تمہیں مینرز کب سے بھول گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

"جب سے تمہیں میں بھولنے لگی ہوں؟ ویسے بھی یہ میرا ہی کمرہ ہے۔۔۔۔۔۔۔" وہ بولتی ہوئی اندر آئی اور ایک زہر بھری نگاہ فازیہ پر ڈالی جو کہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کوئی فضول بات نہیں، تم چلو میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے اٹھتے ہوئے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔

"تم تو ابھی تیار بھی نہیں ہوئے؟ جلدی کرو، ساتھ دو ڈریس بھی رکھ لینا دو دن فارم ہاؤس پر رکنا ہے ہمیں۔۔۔۔۔۔۔" خاص سنایا گیا فازیہ نے جلتی نگاہ سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

علیشہ کے مسکراتے چہرے کی طرف دیکھا جیسے اسے سالم ہی نگل جانے کا دل چاہ رہا ہو۔

"تم جاؤ میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔۔" نائل بس اسے یہاں سے بھیجنا چاہ رہا تھا وہ چلی گئی تو نائل نے فازیہ کی طرف نگاہ کی جو بیڈ پر لیٹ کر بازو آنکھوں پر رکھ چکی تھی جیسے ناراضگی کا اشارہ دے گئی ہو نائل زیر لب مسکرایا ان کا رشتہ خوبصورتی سے آگے بڑھ رہا تھا اس موڑ پر آگیا تھا جہاں روٹھنے منانے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

"کیا نیند آرہی ہے۔۔۔۔۔۔" نائل نے استفسار کیا مگر دوسری طرف سے گہری خاموشی ملی۔

نائل کپڑے نکال کر واشروم میں چلا گیا جب دس منٹ بعد تیار ہو کر آیا تب بھی اسے اسی حالت میں لیٹے پایا نائل کے سینے میں جیسے کوئی بوجھ سا بڑھ گیا وہ علیشہ کے ساتھ نہ جا کر اپنی مما کو مزید ناراض کرنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا اور اس کے ساتھ جانے کا بھی دل نہیں تھا شاید فازیہ کے خیال سے؟

"تمہاری میڈیسن یہ پڑی ہیں انکو یاد سے کھا لینا، آنی اور ثمرہ تمہارا خیال رکھیں گئیں، کل رات تک ملاقات ہوتی ہے بائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل اس کے قریب آتا بولنے لگا مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی مگر نائل جانتا تھا کہ وہ جاگ رہی ہے اور اسکی بات نہ صرف سن چکی تھی بلکہ اندر ہی اندر بل کھا کر بھی رہ گئی۔

نائل اس کے کسی بھی رسپونس کو نہ پا کر گہرا سانس بھرتا موبائل اور والٹ پکڑتا کمرے سے باہر نکل گیا فازیہ کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"بھاڑ میں جائے میری طرف سے، مجھے کیا پرواہ؟ میں کونسا یہاں رہنے آئی ہوں بس بہت ہو گیا مجھے نہیں رہنا یہاں، میں چلی جاؤنگی کل ہی۔۔۔۔۔۔۔" وہ خود کو جیسے باور کروانے لگی مگر تکلیف اتنی ہوئی کہ آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے جن کو بے دردی سے صاف کیا۔

www.novelsclubb.com

''یہ خاندان ہے ہی ایسا، میری ماں کو بھی یہاں اذیت دی گئی اور مجھے بھی دی جا رہی ہے، مجھے کیوں پروا ہو رہی ہے کیوں۔۔۔۔۔۔۔'' وہ طیش میں آ کر سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مارتی ساری دوائیاں نیچے گرا گئی کشن اور تکیے پکڑ کر نیچے پھینک دیئے مگر دکھ اور غصہ ایک ساتھ حملہ آور ہوئے تھے کیسے اتنی جلدی سکون آ جاتا!؟

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

''رات ہونے والی ہے اس لیے آرام سے جانا، جلدی پہنچنے کے لیے تیز گاڑی مت چلانا نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' رخسار بیگم کی نصیحتوں پر وہ فقط سر ہلا گیا ورنہ اسکا سارا دھیان اپنے کمرے میں بیٹھی ہستی کی طرف تھا۔

''چلیں۔۔۔۔۔۔'' علیشہ کے کہنے پر وہ رخسار بیگم کو خدا حافظ کہتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا علیشہ کے بیٹھنے پر اس نے گاڑی پورچ سے ریورس کر کے نکالی اور پھر گاڑی لمبی تارکول پر فراٹے بھرتی چلنے لگی۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

"خالہ جانی نے کہا تھا گاڑی تیز مت چلانا اور تم۔۔۔۔۔۔۔" علیشہ اتنی سپیڈ میں گاڑی چلاتے دیکھ کر بولے بنا نہ رہ سکی۔

"پہلے کونسا تمہاری خالہ جانی کی ہر بات پر تم نے عمل کرنے کا کہا ہے، ڈر لگ رہا ہے تو بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے بنا دیکھے کہا جس پر وہ فوراً سر نفی میں ہلا گئی حالانکہ وہ ہر طرف رات کی تاریکی پھیلی دیکھ کر فل سپیڈ سے گھبرا گئی تھی۔

ڈھائی گھنٹے کا سفر نائل نے پونے دو گھنٹے میں طے کر لیا تھا علیشہ جو سارا راستہ اسکا سپاٹ چہرہ جانچتی نظروں سے دیکھتی آئی تھی اسے گاڑی فارم ہاوس کے باہر ہی روکے دیکھ کر بولے بنا نہ رہ سکی۔

"گاڑی یہاں کیوں روک دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تم جاؤ تمہاری منزل آگئی ہے، مجھے کہیں اور جانا ہے، کل رات کو عامر تمہیں پک کر لے گا۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"کیا؟تم میرے ساتھ اندر نہیں جاؤ گئے؟کیا اس دو ٹکے کی لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"شٹ اپ علیشہ،جو کہا ہے وہ کرو،اترو نیچے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے غصے سے اسے گھورا وہ اس کے تیوروں سے خائف ہوتی گاڑی سے اتر گئی کیونکہ آگے سے اسکی دوست اس کے قریب آچکی تھی اور وہ کوئی تماشہ نہیں بنانا چاہتی تھی۔

نائل نے گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے گاڑی کو سٹارٹ کیا اور زن سے اس کے پاس سے بھگاتا لے گیا جو اب رخسار بیگم کا نمبر ملانے لگ پڑی تھی۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

وہ جب گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے ہال میں داخل ہوا تھا تب رات کے دس بج رہے تھے سب اپنے اپنے کمروں میں تھے نائل رخسار بیگم کے کمرے کی طرف دیکھتا آگے بڑھ گیا اسے اندازہ تھا کہ علیشہ سب سے پہلے انکو ہی کال کرے گی اور وہ اس سے باز پرس کرنے کے لیے ہال میں ہی موجود ہونگیں مگر اس وقت انکو نہ پا کر

وہ پر سکون ہوتا اپنے کمرے میں آیا جہاں کمرے میں بکھری دوائیاں اور کشنز اس بات کا ثبوت تھے کہ اس کا جانا فازیہ کو شدید ناگوار گزرا تھا۔

نائل مسکراتا ہوا اس کے قریب آیا جو کروٹ کے بل سوئی ہوئی تھی نائل نے جوتا اتارا موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اسکو اٹھانے کا ارادہ کرتا اس کے قریب ٹک گیا اور ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا وہ نیند میں ہی کسمسا کر سیدھی ہو گی ڈوپٹہ اسکا سائیڈ پر پڑا تھا اور وہ یوں پہلی بار بغیر ڈوپٹے کے اس کے سامنے تھی کہ نائل اسے بڑے دھیان سے دیکھ سکتا تھا اور وہ دیکھ بھی رہا تھا۔

"اٹھ جاؤ لڑکی، مجھے اتنا بے چین کر کے خود آرام سے سو رہی ہو۔۔۔۔۔۔" نائل نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی پھر اسکا ناک دبایا جس پر وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور نائل کو روبرو دیکھ کر چونکی جو مسکرا رہا تھا۔

"تم۔۔۔۔۔۔۔" وہ حیران ہوتی ٹائم دیکھنے لگی جو چار سے پانچ گھنٹوں کے بعد اس کے پاس تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو لگا کہ مجھے جاتا دیکھ کر تم غصے سے کمرے میں چکر کاٹ رہی ہو گی مگر تم تو بڑے پر سکون انداز میں سوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے اس پر چوٹ کی جواب اٹھنے لگی تھی مگر نائل نے اس کے دونوں طرف ہاتھ جما کر اسے اٹھنے سے روکا۔

"میں کیوں غصے ہونے لگی بھلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسے دیکھ کر خوش ہوئی تھی مگر خوشی ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"اوہ تو کیا میں فضول میں اتنا سفر کر کے آیا ہوں، الٹا علیشہ کو بھی ناراض کیا اور مما بھی شاید ہی بات کریں اب۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ مصنوعی غصے سے دیکھنے لگا جو مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"اوکے ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا، میں ابھی چلا جاتا ہوں، علیشہ تو مجھے دیکھ کر خوش ہو گی۔۔۔۔۔۔" نائل نے کہتے ہوئے اس کے ارد گرد سے بازو ہٹائے اور پیچھے ہونے لگا کہ فازیہ بے اختیار اس کی شرٹ پکڑتی اسے اپنی طرف کھینچ گئی جو اس کے انتہائی قریب آ گیا تھا نائل نے اسکی حرکت سے محفوظ ہوتے ہوئے مسکراتی

نظروں سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جو پلکوں کی چلمن گراتی اسکی ساری توجہ حاصل کر گئی۔

"تم پر فرض ہے اب شکریہ ادا کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے دھیمے لہجے میں بولتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

"کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کے رخسار تپ رہے تھے نائل نے نرمی سے اس کے ماتھے پر لب رکھے اس پر کیف لمس سے دونوں کے اندر جیسے کوئی برقی سی پھیل گئی۔

"کچھ ایسا جو مجھے خوش کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل اب اس کی آنکھوں پر آیا۔

"نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس نے اس کے سینے پر ہاتھ جما کر اسے جیسے باز رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اسے ڈر تھا کہ وہ کہیں ان لمحوں کی گرفت میں آ کر کمزور نہ پڑ جائے مگر نائل اس کے لبوں سے اپنا نام سن کر جیسے نثار ہوتا اس کے لبوں کو چھو گیا فازیہ کے پورے وجود میں کرنٹ دوڑ گیا وہ اس جان لیوا قرب پر مچل کر رہ گئی۔

وہ دونوں ہی جذبات میں بہنے لگے ایک دوسرے میں پوری طرح گم ہوتے وہ ہر بات ہر چیز کو سائیڈ پر رکھ گئے فازیہ اس کی پیار بھری شرارتوں اور حرکتوں پر خود میں سمٹی جا رہی تھی جب وہ اس کے انتہائی قریب آتا اسکی راہ فرار کے سارے راستے بند کر گیا فازیہ بھی خود سپردگی کے عالم میں اس کے بنا شرٹ کے سینے پر ہاتھ رکھ گئی جو اپنی پوری شدتیں لٹاتا اسے خود سے لگا گیا۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

صبح جب نائل کی آنکھ کھلی تو صبح کے نو بج رہے تھے اس نے اپنے قریب سوئی فازیہ پر پیار بھری نظر ڈالی جو اسکی شرٹ میں ملبوس گہری نیند میں تھی نائل نے جھک کر اسکا ماتھا چوما اور آہستہ سے اٹھ گیا جب دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر ٹراز رشرٹ میں باہر آیا تب بھی وہ ویسی ہی سوئی پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

نائل بھوک کے خیال سے کمرے سے باہر نکلا اس نے رات کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا اس لیے کافی کی طلب اسے کچن میں لے آئی جہاں رخسار بیگم اور راحیلہ ناشتہ بنانے میں مصروف نظر آئیں۔

"گڈ مارننگ مما اینڈ آنی۔۔۔۔۔۔۔" وہ بلند آواز میں کہتا ہوا فریج کے پاس آیا وہ ترچھی نظروں سے دیکھ چکا تھا کہ آنی نے خوشدلی سے جواب دیا تھا جبکہ رخسار بیگم خاموش اپنے کام کی توجہ رہی تھیں وہ انکا ناراض چہرہ دیکھ چکا تھا۔

"تم تو علیشہ کے ساتھ گئے تھے نائل؟ کیا واپس آ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ راحیلہ بیگم نے پوچھا۔

"جی آنی، وہ کچھ کام تھا۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ رخسار بیگم کو دیکھتا مدھم لہجے میں بتانے لگا۔

"اس سے پوچھو کہ کونسا ایسا ضروری کام تھا اسکا؟ جو علیشہ کو بیچ سڑک پر اتار کر آ گیا، آخر یہ چاہتا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم غصے سے پلٹ کر بولیں۔

"مما پلیز، ایسے بات مت کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تو کیسے بات کروں یہ ہی بتادو، یا بات ہی نہ کروں؟ تمہاری بیوی تو یہی چاہتی ہے کہ نہ تم مجھ سے بات کرو اور نہ میرا کہنا مانو، وہ پہلے دن سے ہی تمہیں حاصل کرنے کے لیے اس گھر میں آئی تھی اسکا مقصد صرف ابراہیم آفندی کے بیٹے کو اپنے قابو میں کر کے اس گھر سے لے کر جانے کا تھا اور اس مقصد میں وہ بہت اچھے سے کامیاب بھی ہو رہی ہے، ارے ایک چھوٹی سی چوٹ کیا لگ گئی میرا بیٹا تو دیوانہ ہی ہو چلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم شاید رات کی بہت بھری بیٹھی تھیں جو کچھ علیشہ نے بتایا یا پڑھا یا تھا سب کچھ باہر آرہا تھا راحیلہ بیگم نے پریشانی سے نائل کو دیکھا جو لب بھینچے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپا کیا ہو گیا ہے؟ نائل کو اس طرح پریشان مت کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اور جو اس نے مجھے پریشان کیا ہوا ہے وہ؟ اتنے دنوں سے یہ علیشہ کی ہر بات پر انکار کر رہا تھا کل اس کے ساتھ گیا بھی تو چھوڑ کر آگیا اسے، اب وہ ناراض ہو کر

واپس گھر چلی گئی ہے اور یہی کہا ہے کہ تب ہی بات کرے گی جب یہ اس ناگن کو طلاق دے گا جو ہم سب کی خوشیاں ڈسنے آگئی ہے، کاش کل کی چوٹ سے کچھ ماہ کومے میں ہی چلی جاتی کچھ تو سکون۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"آئم صوری مما، میں آپکی بات کاٹ رہا ہوں مگر آپ زیادہ بول رہی ہیں بس کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بس یہی تک ہی برداشت کر سکتا تھا۔

"تو کیا غلط کہہ رہی ہوں میں؟ تم اس بے غیرت لڑکی کے لیے ہی آئے ہو نہ واپس ۔۔۔۔۔۔۔" وہ راحیلہ بیگم کے اشارے پر بھی باز نہ آرہی تھیں۔

"جی میں اسی لڑکی کے لیے ہی واپس آیا ہوں اس لیے کہہ رہا ہوں آپ سے کہ بس کریں، میں اگر اسکی زبان سے آپ کے خلاف کچھ نہیں سن سکتا تو میں آپکو بھی اجازت نہیں دونگا کہ آپ اس کے بارے اتنے گھٹیا الفاظ استعمال کریں، آپ میری مما ہیں آپکا ہر حکم سر آنکھوں پر، مگر پلیز ایسی باتیں مت کیجئے کہ مجھے آپکی

بات کاٹنی پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ دھیمے مگر مظبوط لہجے میں کہتا کچن سے نکلتا چلا گیا رخسار بیگم نائل کے انداز دیکھ کر حیران ہی رہ گئیں۔

"تم نے دیکھا؟اس کے انداز دیکھو کہہ رہا ہے کہ میں اس کے خلاف کچھ سن نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔"

"آپا پلیز آپ برداشت سے کام لیں،آپ نائل کو بولنے پر مجبور کر رہی ہیں، کبھی اسکی بھی سن لیا کریں،ہو سکتا ہے اسکا دل نہ ہو وہاں رکنے کا۔۔۔۔۔۔۔۔"

"سن لی میں نے اسکی،بس اب بہت ہو گیا اب کچھ دنوں تک طلاق ہو گی یا میں اس گھر میں،بہت ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ جیسے کسی نتیجے پر پہنچ کر حتمی فیصلہ کر گئی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نائل، سنو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کچن سے نکلتا باہر کی جانب جا رہا تھا کہ آغا ہاشم کی آواز پر رکا جو ہال میں موجود شاید ساری کاروائی سن چکے تھے۔

"ادھر آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" انہوں نے اسے اپنے پاس صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر اس نے فوری عمل کیا۔

"رات کو جب میں نے تمہیں واپس آتے دیکھا تھا تب ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ صبح رخسار کا کافی واویلا سننے کو ملے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ا

"میں مما کو کبھی ناراض نہیں کر سکتا آغا جان، مگر اب لگتا ہے کہ جیسے مما ہر روز کسی نہ کسی بات پر ایسے ہی ناراض ہو کر ری ایکٹ کیا کریں گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تو تم فازیہ کو نہیں چھوڑو گئے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم اسکی بات سے اندازہ لگاتے پوچھ بیٹھے جس پر نائل نے اپنے لب بھینچ لیے۔

"میں نے آج سے ایک ماہ پہلے آپکے اسی سوال کا یہی جواب دیا تھا کہ میں آپکی پوتی کو نہیں چھوڑونگا، اگر چھوڑنے کا آپشن آیا بھی تو آپکی پوتی کی طرف سے ہی آئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اور اب؟ میں اب کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جانچتی نظروں سے اپنے پوتے کی طرف دیکھنے لگے جس کے بال بے ترتیب سے اسکی روشن پیشانی پر پڑے تھے۔

"اب تو چھوڑنے والا آپشن آپکی پوتی کو بھی نہیں دونگا میں، یہ میری زندگی ہے جس کے ساتھ ایک دفعہ تو آپ دادا پوتی کھیل گئے اب کی بار میں اسکی اجازت اپنی سگی ماں کو بھی نہیں دونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اٹل انداز میں بولتا انکو خوشگوار حیرت میں ڈال گیا انہوں نے پیار سے اس کے شانے پر تھپکی دی۔

"میرا شیر پتر۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم یقیناً بہت خوش ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اتنا زیادہ خوش نہ ہوں جس بیٹی کے آپ آغا جان سے چچا جان بن گئے ہیں وہ آپکو سسر بنانے میں ایک منٹ نہیں لگائیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کچن سے نکلتیں رخسار بیگم کی طرف اشارہ کر کے بولا جس پر آغا ہاشم جلدی سے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے نائل قہقہ لگاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا اسکا موڈ اچھا ہو گیا تھا۔

وہ کمرے میں آیا جہاں واشروم میں پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی جسکا مطلب تھا کہ فازیہ شاور لے رہی ہے۔ نائل اپنا موبائل پکڑ کر چیک کرنے لگ پڑا جہاں علیشہ کے لاتعداد میسیجز تھے اور نائل بن پڑھے ہی جانتا تھا کہ ان میں کیا فرمائش تھی وہ سب ڈیل کرنے لگا تبھی واشروم کا دروازہ کھلا اور فازیہ بالوں کو ٹاول میں لپیٹے باہر آئی۔

www.novelsclubb.com

فازیہ نائل کو یوں روبرو پا کر نروس سی ہو گئی جو کہ نہایت دلچسپی اور پر شوق نگاہیں اس پر ٹکائے ہوئے تھا فازیہ کے گالوں پر ہلکا گلابی پن صاف دیکھا جا سکتا تھا جو نائل کی نظروں کی تپش کی وجہ سے گالوں کو دہکا رہا تھا۔

نائل موبائل بیڈ پر رکھتا اس کے قریب آیا جو کچھ سمٹ سی گئی نائل نے اس کے بالوں کو ٹاول سے آزاد کر دیا جن کی بھینی بھینی خوشبو نائل کو مدہوش کرنے لگی وہ اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپاتا پیچھے سے اسے اپنی گرفت میں لے گیا۔

"ابھی رات کی مدہوشی سے میں نکلا نہیں تھا کہ تم پھر سے مدہوش کرنے لگی ہو، تمہاری قربت مجھے پاگل کر دے گی فازیہ نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ پہلی دفعہ اتنے پیار سے اپنے لبوں سے اسکا نام لیتا اسکا چہرہ اپنی طرف گھما گیا جس کی دھڑکنوں میں ایک شور سا مچ گیا۔

"شرم کرو۔۔۔۔۔۔۔" اس کی بڑھتی جسارتوں پر وہ گھبرا اٹھی۔

"تمہارے سامنے شرم کرنے کا کوئی فائدہ؟ الٹا نقصان ہی ہو گا لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکی گردن پر ہونٹ رکھ گیا فازیہ کی تو جان ہی جیسے وہاں آ رکی تھی۔

"نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسے باز رکھنے کو اپنا آپ چھڑوانے لگی جس کے ہاتھ بھی مسلسل حرکت کر رہے تھے۔

"تمہیں کس نے کہا تھا یوں بھیگا بدن لے کر میرے پاس آؤ، قتل کا انتظام بھی کرتی ہو اور کہتی ہو کہ اگلا اب مرے بھی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اپنا احصار مضبوط کر گیا فازیہ گہرا سانس لیتی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں جو کچھ رقم تھا وہ اس سے نگاہ چرا گئی۔

"مجھے بہت بھوک لگی ہے پلیز مجھے تیار ہونے دو، رات کو بھی میں نے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکی گرفت میں کسمساتے ہوئے اب کی بار منت بھرے لہجے میں بولی جس سے نائل اس کے چہرے پر جھکتا ایک بھرپور شرارت کرتا پیچھے ہٹ گیا جو شرم سے سرخ ہوتی اسے گھور بھی نہ سکی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆

ان دونوں کو کسی بھی اظہار یا اقرار کی ضرورت نہیں پڑی تھی دونوں اس قدر قریب آچکے تھے یہاں سے واپس پلٹنا دونوں کے ہی اختیار سے باہر تھا اس لیے فازیہ بھی ایک نئے امتحان میں اترنے کے لیے خود کو تیار کرنے لگی اور وہ تھار خسار بیگم کی بہو کی حیثیت سے اب اس گھر میں قدم جمانا اور اپنی ماما کو بھی منانا جو یقیناً اس بات پر ہر گز خوش نہیں ہو نگی جو ہر روز اسے طلاق کے لیے اکسا رہی تھیں اور اس نئے رشتے کے لیے راضی کرنے میں لگیں ہوئیں تھیں جو ان کے خیال میں اپنی ساری دولت فازیہ پر قربان کرنے پر تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے مما سے اس بارے بات کرنی چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ اب ان کے روبرو بات کرنے کا سوچنے لگی تبھی ردابھابھی اس کے پاس آکر بیٹھ گئیں۔

"کل میرے بھائی کی ڈیٹ فکس ہو رہی ہے سب جا رہے ہیں کیا تم بھی چلو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ردابھا بھی کے پوچھنے پر وہ سوچ میں پڑ گئی کہ ہاں کرے یا نہ، اب کچھ دنوں سے وہ فازیہ جو ہر بات کا تڑخ کر جواب دیتی تھی اب سوچ کر بولنے لگی تھی ہاں رخسار بیگم اور راحیلہ بیگم سے تو ابھی بھی وہ سیدھے منہ بات نہئں کر سکی تھی اور فازیہ کے لیے خوشی کی بات یہ تھی کہ اب تک نائل نے اسے اپنی مما کے ساتھ یا راحیلہ بیگم کے ساتھ بات کرنے یا ان سے نہ لڑنے کا نہیں بولا تھا بلکہ وہ اسکو مکمل پہلے کی طرح ہی آزاد رکھے ہوئے تھا جس سے چاہے بات کرے جیسے چاہے کرے!

"میں شاید نہ جا پاؤں، مجھے کل مما کے پاس جانا ہے، بہت دن ہو گئے ہیں ان سے ملے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ نرمی سے بولی جس پر ردابھا بھی سر ہلا گئیں۔

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں پر شادی میں تم لازمی جاؤ گی وہ بھی تین دن کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکا اچھا موڈ دیکھ کر وعدہ لینے لگیں جس وہ مسکرا کر سر ہلا گئی تبھی نائل اور عامر ہال میں داخل ہوئے جو ابھی یونی سے لوٹے تھے۔

"ثمرہ، میری پیاری بہنا ایک سٹرونگ سے کافی۔۔۔۔۔۔۔" نائل صوفے پر بیٹھتا ثمرہ سے بولا جو سر ہلا کر اٹھ گئی۔

"میرے لیے چائے۔۔۔۔۔۔۔" عامر کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

"ویسے نائل اب تمہیں اپنے کاموں کے لیے فازیہ کو آواز دینی چاہئیے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ردابھابھی کے کہنے پر نائل نے فازیہ کی طرف دیکھا جو اسکی طرف ہی متوجہ تھی نائل مسکرا دیا۔

"کیوں آپکو اپنی دیورانی یوں فارغ بیٹھی اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔۔۔؟" وہ شرارت سے بولا جس پر ردابھابھی نے اسے گھورا۔

www.novelsclubb.com

"بات کو گھماؤ مت، بیوی ہے تو شوہر کا ہر کام کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"فلحال یہ میرے ایک دو کہنے مان لیا کرے تو بڑی بات ہے کاموں کے لیے عمر پڑی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ فازیہ کو خاص نگاہوں سے دیکھتا گویا ہوا۔

"کونسے دو کہنے۔۔۔۔۔۔۔؟ ردابھا بھی نے سوالیہ نگاہ سے فازیہ کو دیکھا جس نے کندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا۔

"وہ آپکی دیورانی کو پتہ ہیں، یہ وہی کر دیا کریں تو میرے پہ انکا احسان ہے اگر چہ محترمہ کو نیند پیاری نہ ہو تو۔۔۔۔۔۔۔۔" آخری الفاظ وہ منہ میں ہی بولا فازیہ اسکی بات کا مطلب سمجھتی خفیف سی ہو کر گھورنے لگی جو چپکے سے آنکھ مار گیا فازیہ سٹپٹا کر چہرہ موڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"مما لوگ کدھر ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" عامر نے ردابھا بھی سے سوال کیا۔

"وہ اور رخسار آنٹی گروسری کے لیے مارکیٹ گئی ہیں، اور راحیلہ چچی اپنے کمرے میں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ان کے تفصیلی جواب پر وہ سر ہلا گیا۔

"ثمرہ سے کافی لے کر کمرے میں دے جانا، میں فریش ہونے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔" نائل فازیہ سے کہتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ردا بھابھی نے کچھ معنی خیز نظروں سے فازیہ کو دیکھا جو نروس ہوتی سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

"لگتا ہے نائل کا جادو چل گیا ہے میری دیورانی پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ آنکھیں گھماتیں معنی خیز لہجے میں بولیں جس پر فازیہ عامر کی موجودگی میں کچھ جھینپ سے گئی اور پھر ثمرہ سے کافی لے کر وہ جب کمرے میں آئی تو نائل پر بگڑنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تم کسی کے سامنے تو لحاظ کر لیا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل اس کے آنکھیں دکھانے پر مسکرایا اور کافی اس کے ہاتھ سے پکڑ کر ٹیبل پر رکھی اور اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔

"لحاظ کیا تھا تو ایسے بولا نہ ورنہ تو میں تمہیں یہی کہنے والا تھا فازیہ کمرے میں آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ہاں ضرور کہنا ایسے پھر اپنی مما سے ساری رات بیٹھ کہ درس لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ طنز کہتی اس کے بازو اپنی کمر سے ہٹا گئی۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے معاملے میں مجھے مما سے ڈرنے کی ضرورت ہے؟بیوی ہو اور پورے دل سے جب بیوی مان لیا ہے تو گھر والوں سے چھپانے کا کونسا تک بنتا ہے،اور تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں بس کمرے کی حد تک ہی تم سے رشتہ بنا کر رکھونگا۔۔۔۔۔۔۔۔؟وہ سنجیدہ ہوا تھا فازیہ سر نفی میں ہلاتی اس کے قریب آئی اصل بات تھی کہ وہ خود ابھی نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو پتہ لگے شاید رخسار بیگم سے دشمنی کی وجہ سے یا اپنی مما کے ناراض ہونے کے ڈر سے!

"مجھے ابھی وقت چاہیئے،تمہاری مما کو معاف کرنے کے لیے اور اپنی مما کو راضی کرنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اسکی بات نائل نے گہرا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

"میری مما کو معاف چاہے ساری عمر نہ کرو، مگر پلیز ایک دفعہ آغا جان سے ساری سچائی سن لو، ہر بات سچ نہ سہی مگر سارا جھوٹ بھی نہیں ہو گا، کچھ تو قصور تمہاری مما کا بھی رہا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ نرمی سے کہنے لگا مگر فازیہ کے چہرے پر ناگوار تاثرات دیکھ کر لب بھینچ گیا وہ نائل کے ساتھ پر آمادہ ہوئی تھی مگر ابھی بھی وہ وہی فازیہ تھی۔

"ویل چھوڑو ان باتوں کو، جو تمہیں بہتر لگے، چلو تیار ہو جاؤ آج تمہیں کہیں لے کر چلتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکا موڈ فریش کرنے کے خیال سے کہنے لگا۔

"مگر تمہاری مما۔۔۔۔۔۔۔" اسکی سوئی شاید ابھی بھی وہاں ہی اٹکی تھی۔

"اف لڑکی، یہ تم میری مما سے ڈرنا کب سے شروع ہو گئی؟ تم وہی ہو نہ جس نے سب کے سامنے کہا تھا کہ میری نیند کیسے پوری ہو آپکا بیٹا تو ساری رات سونے نہیں دیتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے پچھلی بات کا حوالہ دیا جس پر وہ خجل سی ہوتی مسکرا دی۔

"اور اب جب میدان میں اترنے کا ٹائم آیا ہے تو تم ایسے بھاگ رہی ہو، اوپر سے رات کو جلدی سونا شروع کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کب جلدی سوئی میں؟ تم سونے دیتے ہو جلدی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ تیز بولتی نائل کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم ساری رات نہ سویا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل ایک جذب کے عالم میں کہتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا جو شرماتی ہوئی سر نفی میں ہلا گئی۔

"تم بہت خراب ہو نائل ابراہیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اس کے سینے پر سر ٹکاتی مدھم آواز میں کہہ اٹھی۔

"مجھے خراب کرنے والی تم ہو فازیہ نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اسکی پیشانی چومتا اپنی گرفت مضبوط کر گیا۔

صبح سب بڑے ردا کے گھر جانے کے لیے نکل پڑے تو عامر، ثمرہ اور حمرہ نے باہر لنچ کرنے کا پروگرام بنالیا ساتھ ہادیہ اور سعد کو بھی تیار کر لیا نائل یونی سے آف لے کر آیا تو انکا پروگرام سن کر کچھ کہے بنا فازیہ کی تلاش میں اپنے کمرے میں آیا جہاں وہ نک سک سے تیار شاید ثمرہ کے ساتھ جانے پر ریڈی تھی۔

"کیا تم بھی ان کے ساتھ لنچ پر جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے سوال کیا۔

"نہیں، مجھے مما کے پاس جانا ہے، تم راستے میں مجھے وہاں چھوڑ دینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ اپنا بیگ سمبھالتی اس کے قریب آئی جسکی آنکھوں کی چمک بجھ گئی۔

"آج جانا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟" بجھے بجھے لہجے میں پوچھا اسکا دل آج فازیہ کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کا تھا۔

"ہاں میں انکو کال کر چکی ہوں، وہ انتظار کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ مسکراتی ہوئی کہتی نائل کو جلا گئی وہ فریش ہونے کے خیال سے واشروم چلا گیا جب دس منٹ بعد باہر آیا تو اسے اپنے انتظار میں ہی پایا۔

"چلو۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کہہ گیا مگر جب فازیہ کمرے سے پاؤں باہر نکالنے لگی کہ نائل اسے کلائی سے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا گیا۔

"مت جاؤ، آج تمہارے ساتھ دن گزارنے کے لیے یونی سے آف لے کر آیا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ پیار سے رک جانے کی درخواست کرنے لگا جو مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگی جس کی آنکھوں میں بھی پیار بھری التجا نظر آئی۔

"مگر نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" www.novelsclubb.com

"اب مان بھی جاؤ، کیا بچے کی جان لو گی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسے کشمکش میں مبتلا دیکھ کر شوخی سے کہتا اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

"چوبیس سال کا بچہ پہلی بار دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اب جب تک میرا بچہ دنیا میں نہیں آتا تب تک میں ہی بچے کا رول پلے کرونگا۔۔۔۔۔۔۔" اسکا مسکراتا لہجہ فازیہ کے چہرے پر قوس وقزاح کے رنگ بکھیر گیا وہ پزل ہوتی اس سے دور ہوئی۔

"اب تو میں بلکل نہیں رکنے والی اگر تم ایسی باتیں کرو گئے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تم باتوں کی بات کر رہی ہو میں تو ان باتوں پر عمل کرنے کا سوچ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کہتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا اسکی چٹکی چڑھا گیا۔

"نائل تم۔۔۔۔۔۔" فازیہ اسکی بولتی آنکھوں کی زبان سمجھتی شرم سے سرخ ہوتی اسے گھور کر رہ گئی جو لبوں پر ایک معنی خیز مسکراہٹ لیے اسکی طرف بڑھا۔

"صرف کچھ گھنٹے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل اسکے پاس آتا اسکا ہاتھ پکڑ گیا۔

"بلکل نہیں، چلو مما کی طرف نہ سہی مگر ہم ثمرہ لوگوں کے ساتھ لنچ پر تو جا سکتے ہیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکی پر حدت گرفت سے بوکھلاتی راہ فرار کے طریقے ڈھونڈنے لگی جسکو سمجھتا وہ دلکشی سے مسکرا دیا۔

"میں عامر کو میسج کر دیتا ہوں کہ ہمیں کہیں اور جانا ہے اس لیے کچھ دیر کے بعد آپکو جوائن کریں گئے، اوکے۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کہتا ہوا موبائل نکال کر عامر کو ٹیکسٹ کیا اور موبائل ٹیبل پر رکھتا اسکی طرف دیکھنے لگا جیسے پوچھ رہا ہو کچھ اور؟

"وہ مجھے ثمرہ سے ایک کام۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بس اب چپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل اسکے قریب آتا اسکی بولتی یوں بند کر گیا کہ اسکے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

دونوں نے ایک ساتھ ایک بھرپور دن گزارا تھا بہت ساری باتیں اور نٹ کھٹ سی شرارتیں دونوں کو ہی بہت قریب لے آئیں تھیں۔

"ڈنر پر چلو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے اسے آفر کی جسے فوراً قبول کرتی وہ اس کے ساتھ مونال چلی آئی۔

"اپنی پسند کا آڈر کیجیئے محترمہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" مینیو بک اسکی طرف بڑھاتا وہ ایزی ہو کر بیٹھا۔

"تم میری پسند کا کھالو گئے۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ شرارتی انداز میں پوچھنے لگی۔

"تمہاری پسند کا تو پتہ نہیں مگر میری پسند تو تم میں ہی کہیں گھل گئ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ پیار بھری نگاہوں سے دیکھتا ایک جذب کے عالم میں بولا جس پر وہ فخریہ مسکرائی۔

"سچ سچ بتاؤ، اس طرح کے ڈائیلاگ یونی میں کتنی لڑکیوں کو بولے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ مشکوک نظروں سے دیکھنے لگی نائل نے ایک گہرا سانس بھرا۔

"علیشہ کے علاوہ کسی کو نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اس نے بھی آگے سے جلانے کی بھرپور کوشش کی جس پر وہ جلتی بھڑکتی مینیو بک اس کے بازو پر مار گئی جس پر وہ قہقہہ لگاتا پیچھے کو ہوا۔

فازیہ نے دیکھا وہ شرارت سے ہنستا اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کہ ریسٹورنٹ میں موجود بہت ساری لڑکیوں نے اسے مڑ کر دیکھا تھا اور فازیہ جلن کے احساس سے نائل کو گھورنے لگی۔

"اب اس میں میرا کیا قصور۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کندھے اچکا کر بولا حالانکہ لبوں پر شرارتی مسکان مسلسل تھرک رہی تھی۔

"باز آجاؤ نائل ابراہیم، اتنی پیاری بیوی مفت میں اگر مل گئی ہے تو قدر کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مفت میں کہاں ملی ہو؟ بہت سارے محاذوں پر لڑ کر پایا ہے اور ابھی بہت سارے کٹھن مراحل عبور کرنے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سنجیدہ ہوا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بس میری مما کا مسلہ ہے، وہ بھی حل ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جتنی بے فکری سے کہہ گئی اتنا ہی فکر مند بھی تھی۔

ویٹر کے کھانا لگانے کے بعد وہ ہلکی پھلکی باتوں کے ساتھ ڈنر کرنے لگے تبھی ہال میں داخل ہوتی حرا بیگم کی نظریں فازیہ پر پڑیں جو کسی خوبصورت لڑکے کے ساتھ کسی بات پر مسکرا رہی تھی اور اس لڑکے کے چہرے پر بھی چمکتی مسکراہٹ تھی۔

"تو یہ تھی تمہاری مصروفیات؟ جسکی وجہ سے تم نے مجھے نہ آنے کا میسج کیا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" حرا بیگم کی سپاٹ آواز پر فازیہ گڑبڑا کر اٹھی مگر نائل کی نشست میں زرا برابر فرق نہ پڑا۔

"وہ مما، مجھے کچھ شاپنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"بس بہت ہو گیا فازیہ، میں دیکھ رہی ہوں پچھلے کچھ دنوں سے تم کیسے میری بات کی نفی کر رہی ہو، اتنے پیارے کب سے یہ لگنے لگے تمہیں کہ تم ان کے ساتھ ڈنر

کرنے لگی؟ ہے کون یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اب کی بار انکی نظریں نائل ابراہیم پر ٹکیں جس میں انکو کسی اور چہرے کی جھلک نظر آئی۔

"یہ نائل ہے، نائل ابراہیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ نے یوں تعارف کروایا جیسے کوئی چور اپنی چوری پکڑ جانے پر شرمندہ ہو کر تعارف کرواتا ہے نائل گہرا سانس بھرتا اپنی نگاہیں دوسری طرف مرکوز کر گیا ویسے بھی اسے حرا بیگم پہلی نظر میں ہی اچھی نہیں لگی تھیں۔

"یہ ہے نائل ابراہیم؟ تم نے تو کہا تھا کہ وہ تم سے چھوٹا ہے؟ تم نے اس کے ساتھ شادی کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ غیر یقینی کی کیفیت میں مبتلا نائل کو دیکھتی حقیقتا حیران ہوئیں تھیں جو کہیں سے بھی اسے فازیہ سے کم عمر نہ لگا تھا بلکہ اپنی گریسو پرسنالٹی کے ساتھ پورے ماحول پر چھایا ہوا تھا انکو اب سمجھ آئی تھی کہ انہوں نے اس کے اندر ابراہیم آفندی کی جھلک دیکھی تھی جو کہ انکی محبت تھا جنکی وجہ سے وہ آج تک انتقام کے بھانبھر میں جلتی آرہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"مما آپ بیٹھیں میں آپ کو سب بتاتی ہوں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے انکی آنکھوں سے آگ نکلتی دیکھی تو جلدی سے انکا ہاتھ پکڑ گئی جن کو انہوں نے ایک جھٹکے سے پیچھے کیا۔

"کیا رہ گیا ہے بتانے کو؟ یہی کہ تم اپنے دشمنوں کو معاف کر چکی ہو؟ ان کے ساتھ گھوم رہی ہو جنہوں نے تمہاری ماں کو زلیل کیا جنکی وجہ سے ساری عمر تم باپ کے ہوتے ہوئے بھی یتیمی بھری زندگی گزارنے پر مجبور ہوئی اور آج تم انکو یوں عزت سے پاس بٹھائے اپنی ماں کو دھوکہ دے رہی ہو، یہ لوگ اس قابل ہیں کہ انکو دیکھا بھی جائے اور تم یہاں گپیں لڑا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بھڑک کر بولتیں کھا جانے والی نظروں سے نائل کو دیکھنے لگیں جس نے سختی سے لب ایک دوسرے میں پیوست کیے جیسے مشکل سے برداشت کر رہا ہو اور فازیہ اسکے ہاتھوں کی سختی سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ اسے کس قدر ناگوار گزر رہا تھا سب۔

www.novelsclubb.com

"فازیہ، میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں، جلدی آجانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل ابراہیم سپاٹ انداز میں فازیہ سے کہتا بل ٹیبل پر رکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ حرا بیگم نے شعلہ بار نگاہوں سے اسکی پشت کو دیکھا جو مضبوط قدم اٹھاتا باہر کی جانب جا رہا تھا۔

"دیکھا تم نے؟ یہ کس طرح روب جھاڑ رہا ہے تم پر، کیا تم اسے اپنا شوہر تسلیم کر چکی ہو؟ بتاؤ مجھے فازیہ، اس لڑکے کی اکڑ یونہی بے وجہ تو نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔" انہوں نے شکی نگاہ اس پر مرکوز کی جو اس وقت شاید بولنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔

"آپ کو میں گھر آکر سب بتا دونگی، ابھی مجھے جانا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ کوئی فیصلہ کرتی ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتی اس طرف ہی بھاگی جہاں تھوڑی دیر پہلے نائل ابراہیم گیا تھا جبکہ حرا بیگم تو پیچ و تاب کھا کر رہ گئیں ان کو کوئی خطرے کی گھنٹی سنائی سے گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں اپنی مما سے کھل کر بات کر لینی چاہئیے فازیہ، میرے خیال میں اب بہت ساری باتیں کلئیر ہو جانی چاہئیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" راستے میں نائل نے اسے کہا تھا جس پر فقط وہ خاموش رہتی کسی گہری سوچ میں ڈوبی تھی اور جب وہ دونوں ایک ساتھ ہال میں داخل ہوئے تو اپنے کمرے سے نکلتیں رخسار بیگم کو یہ منظر یہ ساتھ ایک آنکھ نہ بھایا۔

"اوہ تو میرے بیٹے کو اس رشتے میں اتنا لگاؤ ہو گیا ہے کہ اب ڈنر پر بھی جانا شروع کر دیا ہے، اتنی گنجائش کیسے نکل آئی نائل۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ سراپا سوال بنی سامنے تھیں نائل بے اختیار گہرا سانس بھر گیا ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک پیشی وہ بھگت کے آئے تھے ان دو سری!

www.novelsclubb.com

"جب سے ایک دوسرے کو میاں بیوی کے طور پر قبول کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" جواب فازیہ کی طرف سے آیا تھا جو ہمیشہ کی طرح انکو جلا کا خاکستر کر گیا۔

"کیوں؟ کیوں شوہر قبول کیا ہے تم نے میرے بیٹے کو؟ یہ بھی اسی گھر کا بیٹا ہے جس گھر سے تم دونوں ماں بیٹی نفرت کرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"صرف آپکو یہ تکلیف دینے کے لیے، میں آپکو اسی درد سے ہمکنار کروانا چاہتی ہوں جو اتنے سالوں سے ہم ماں بیٹی کے دل میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بھی جواباً تلخ ہوئی

"تمہاری ماں تو میرے شوہر کی محبت میں مبتلا تھی تم میرے بیٹے کی محبت میں مبتلا ہو گئی ہو کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تم چلو کمرے میں، مما مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل انکی لڑائی کو طویل میں جاتا دیکھ کر فازیہ سے کہتا ماں کی طرف آیا۔

"نہیں نائل، مجھے آج اس لڑکی کو اسکی اوقات یاد دلانی ہے جو کب سے ہمارے سروں پر ناچ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" انکا لہجہ بھی زہر خند تھا نائل بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود کو ریلکیس کرنے لگا پھر فازیہ کو بازو سے پکڑتا وہاں سے اپنے ساتھ لیے کمرے میں آگیا جبکہ رخسار بیگم نائل کی اس حرکت پر غصے سے بل کھا کر رہ گئیں۔

"پلیز فازیہ، مجھے مما سے بات کر لینے دو، اس کے بعد جو دل آئے کرنا وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا بات کرو گئے اب ان سے؟ یہی کہ فازیہ کو معاف کر دیں؟ مجھے تمہاری مما کی معافی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ چیخ کر بولی۔

"مجھے آپ دونوں عورتوں کی صلح سے غرض نہیں ہے، میری طرف سے ساری عمر ایسے لڑتے رہیں مگر مجھے معاف رکھیں اس لڑائی سے، مما سے بھی مجھے یہی بات کرنی ہے کہ مجھے فازیہ کو چھوڑنے کا کبھی مت کہیے گا اور تم سے بھی درخواست کرونگا کہ تم مما سے بے شک لڑو مگر ایک حد تک، اپنے منہ سے جتنی چاہے گولہ

باری کرو مگر عزت کے جامعے میں رہ کر کیونکہ آپ دونوں عورتوں کو نہ تو میں سمجھا سکتا ہوں نہ چھوڑ سکتا ہوں اور نہ ہی خود کو اس سب سے پرے رکھ سکتا ہوں اس لیے میرے اعصاب سے اتنا مت کھیلیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل اکتائے ہوئے لہجے میں کہتا واش روم میں چلا گیا اور فازیہ پاؤں پٹخ کر وہی بیڈ پر ٹک گئی.

"اس عورت سے جان چھڑوانی ہے مجھے، بہت نفرت ہے مجھے تمہاری ماں سے نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ دل ہی دل میں بولتی حرا بیگم کا سوچنے لگی جن کو کل مل کر نائل کے لیے راضی کرنا اسے بہت مشکل لگ رہا تھا۔

"اب کافی پلا دو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل باہر آیا تو اسے گم صم بیٹھے دیکھ کر کہنے لگا جس نے حسب معمول ایک عدد گھوری سے نوازا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے تم مجھ پر غصہ کر کے گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"معاف کیجیے ملکہ عالیہ، جسے آپ اپنی شان میں گستاخی سمجھ رہی ہیں وہ اس لاچار انسان کی ایک عاجزانہ درخواست تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل یوں بولتا اسے قہقہ لگانے پر مجبور کر گیا۔

"اب آئے ہو نہ لائن پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ بے اختیار اس کے قریب آتی اس کے گیلے بالوں میں ہاتھ چلانے لگی۔

"تمہیں طریقہ آتا ہے مجھے لائن پر لانے کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل اسکے انداز پر محفوظ ہوا۔

"تمہارے خاندان کو تو ابھی تک میں لائن پر لا نہیں سکی۔۔۔۔۔"

"بس اب، یہی ختم یہ بات، جاؤ کافی لے کر آؤ، کبھی تو مجھے بھی کوئی شوہرانہ حق دیا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل اسکی بات کاٹتا ڈریسنگ کی طرف بڑھا۔

"ابھی بھی تمہیں مجھ سے شکایت ہے؟ابھی بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ نے آنکھیں دکھائیں جو اپنی مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا فازیہ شرم اور غصے سے سرخ ہوتی اس پر کشنوں کو بارش کرنے لگی جو کھلکھلا کر ہنستا ہر کشن کیچ کرنے لگا۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

وہ کافی بنانے کچن میں آئی تو رخسار بیگم کو وہاں کھڑے دیکھ کر بھی نظرانداز کرتی کافی میکر کی طرف آئی۔

"ان اوچھے ہتھکنڈوں سے تم میرا بیٹا حاصل نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ جانتی تھیں کہ نائل رات کو کافی پی کر سونے کا عادی تھا اس لیے وہ اس کے لیے کافی بنانے کچن میں آئیں تھیں مگر اسے بھی کافی کے لیے آتا دیکھ کر کہنے سے خود کو روک نہ پائیں۔

"حاصل کر چکی ہوں، آپ کسی بھول میں مت رہیں کہ آپکا بیٹا ابھی صرف آپکا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ فخریہ مسکرائی۔

"میرا بیٹا تمہاری طرف دیکھے بھی نہ تم کسی خوش فہمی میں نہ رہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"افسوس، مجھے آپکا دل توڑنا پڑ رہا ہے کہ آپ کا بیٹا مجھے دیکھنے کے لیے پل پل مر رہا ہے بلکہ میرے قربت کے لیے ہمیشہ بے چین رہتا ہے اور شاید آپکو تب یقین آئے گا جب میں اسے پوری طرح اپنی محبت میں گرفتار کر کے اس آفندی ہاؤس سے لے جاؤنگی، آپکو کیا لگتا ہے مجھے آپ کے بیٹے سے محبت ہو گئی ہے بلکل نہیں مجھے جتنی نفرت ہے آپ سے آپ کے اس خاندان سے آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتیں مگر مجھے آپ کے اکلوتے اور پیارے بیٹے کو اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر ویسے ہی اس گھر سے لے کر جانا ہے جیسے آپ نے میرے باپ کو لے جا کر میری ماں سے دور کیا تھا، مجھے آپکو اسی اذیت سے دوچار کرنا ہے جس سے میری ماں ہوئی تھی اور بہت

www.novelsclubb.com

جلد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ جلانا چاہ رہی تھی اور اسکا تیر سہی نشانے پر ہی لگا تھا رخسار بیگم جل کر راکھ ہو گئی تھیں مگر فازیہ کی نظریں جب لب بھینچے ہوئے نائل ابراہیم پر پڑی تھی تو اسکا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا۔

****

آؤ نائل، تم بھی تو سنو تمہاری یہ نام نہاد بیوی آخر کہہ کیا رہی تھی، میں نے کہا تھا کہ ان دونوں ماں بیٹی کا مقصد صرف دولت کے ساتھ ساتھ مجھ سے بدلہ لینے کا تھا جس کے لیے انہوں نے تمہیں استعمال کیا اور ابھی اور کرنا چاہتی ہے تمہیں اس گھر سے لے جانے کے خواب دیکھ رہی ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم نائل کو متوجہ کرتیں اپنی بھراس نکالنے لگیں جبکہ فازیہ سے تو سر ہی نہ اٹھایا گیا وہ بن دیکھے ہی محسوس کر سکتی تھی کہ نائل ابراہیم سپاٹ چہرہ لیے اسے مکمل نظر انداز کر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں کہیں بھی نہیں جا رہا مما، آپ فضول باتوں پر یقین کر کے خود کو پریشان نہ کریں میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اپنے بیٹے پر یقین رکھیں میں کبھی بھی آپکو ہرٹ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مگر میں اب اس لڑکی کو ایک منٹ بھی اپنے گھر برداشت نہں کر سکتی، اس کو اسی وقت یہاں سے دفعہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کسی صورت معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھیں۔

"آپ مجھے اس گھر سے کبھی بھی نکال نہیں سکتیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ اپنی شرمندگی ایک سائیڈ پر رکھتی رخسار بیگم کو جواب دینے سے باز نہیں آئی۔

"دھکے دے کر نکالوں گی میں تمہیں اور آج ہی، نائل اگر میرے بیٹے ہو تو نکالو اسے اس گھر سے ورنہ میں یہ گھر چھوڑ کر چلی جاؤنگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم کو جیسے اس کے چیلنج پر طیش آیا تھا اس لیے ضدی لہجے میں نائل سے بولیں جسکا چہرہ ضبط سے سرخ ہوا تھا۔

"تم کمرے میں جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے فازیہ سے کہا۔

"کمرے میں کیوں؟اس گھر سے نکالو گئے اس فتنہ پرور لڑکی کو، جیسی ماں ویسی ہی بیٹی،ماں نے بھی پچیس سال پہلے اسی طرح میرا شوہر چھیننے کی کوشش کی تھی اور آج بیٹی میرا بیٹا چھین لینا چاہتی ہے اور میں اس چیز کی اجازت ہر گز نہیں دونگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"انکا لب و لہجہ نہایت تلخ تھا۔

"آپکی اجازت مانگی کس نے ہے،آپکو میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میں نے کہا فازیہ اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اب کی بار بات کاٹتا نائل غصے میں بولا۔

"تم مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ بولا نہیں دھاڑا تھا فازیہ اس کے غصیلے تاثرات کو دیکھتی وہاں سے جانے لگی مگر ابراہیم آفندی اور آغا جان کو کچن میں آتا دیکھ کر رکی

www.novelsclubb.com

تھی جو ابھی باہر سے واک کر کے واپس آئے تھے مگر شور کی آواز پر اس طرف آ گئے۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی نے گرم ماحول دیکھتے ہوئے سوالیہ نگاہوں سے رخسار بیگم کی طرف دیکھا۔

"مجھے یہ لڑکی اس گھر میں ایک منٹ برداشت نہیں ہے ابراہیم صاحب اور اب کی بار نہ آپ اور نہ ہی چچا جان مجھے دلائل سے چپ کروا سکتے ہیں، بہت برداشت کر لیا میں نے، مگر مجھے اپنا بیٹا اس لڑکی کے آس پاس گوارا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ چیخ کر بولیتی فازیہ کو بہت بری لگیں بمشکل وہ خود کو کچھ کہنے سے باز رکھ پائی اور وجہ نائل تھا جو مٹھیاں سختی سے بھینچے جیسے بہت تحمل سے سب برداشت کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہو گیا ہے تمہیں رخسار، یہ کوئی ٹائم ہے اس بحث کا، چلو سب اپنے اپنے کمرے میں جاؤ صبح بات کریں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے جیسے معاملے کو رفع دفع کرنا چاہا۔

"ہر گز نہیں چچا جان، مجھے ابھی اسی وقت فیصلہ چاہیئے یہ لڑکی اس گھر میں رہے گی یا میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ دو ٹوک بولیں۔

"رخسار تمہیں سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔۔۔۔۔۔؟ ابراہیم آفندی برہمی سے کہہ اٹھے۔

"آ رہی ہے مجھے، بلکہ بہت اچھے سے اس لڑکی کے پلان کی سمجھ آ گئی ہے یہ نائل کو ہم سے چھین کر لے جانا چاہتی ہے اس کا مقصد صرف نائل کو ہم سے دور کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"فار گاڈ سیک مما، میں کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں کہ جو مجھے میری ماں سے دور لے جانے کی کوشش کرے گا تو میں چل دونگا، آپ ایک بے بنیاد بات پر پریشان

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہو رہی ہیں، اس پر نہ سہی مجھ پر تو اعتبار کریں پلیز اس طرح کی ٹینشن کریٹ مت کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل تحمل سے بولتا آخر کار منت بھرے لہجے میں انکو رام کرنے کی کوشش کرنے لگا جس میں وہ ناکام ہوا تھا۔

"مجھے اندازہ ہو رہا ہے نائل، تم جس قدر اس پر لٹو ہو رہے ہو، پچھلے کچھ دنوں سے جو تم اس کے آگے پیچھے پھر رہے ہو سب پتہ لگ رہا ہے آخر اس نے تمہیں اپنے حسن میں الجھا ہی لیا، ویسے بھی ان ماں بیٹی کا شروع سے وطیرہ رہا ہے اپنے حسن سے مردوں کو لبھانے کا آخر سوائے حسن کے ان کے پاس ہے کیا؟ نہ کردار نہ تربیت، پتہ نہیں لندن میں بھی ماں نے اسے اسی کام۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اینف از مما، بس کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ ضبط کا دامن ہاتھ سے چھوڑتا غصے میں آیا تھا اس کے چہرے پر برہمی کے آثار دیکھے جا سکتے تھے۔

"آپ کو یہ اس گھر میں گوارا نہیں مگر میں اسے اس گھر سے نکال نہیں سکتا کیونکہ یہ میرے نکاح میں ہے، بیوی ہے میری اور میں اسے پوری رضامندی کے ساتھ

www.novelsclubb.com

بیوی مان چکا ہوں اس لیے میرے اختیار میں یہ نہیں ہے اور نہ ہی میرے میں اتنا حوصلہ ہے کہ میں آپکو اس گھر سے جاتا دیکھوں مگر ایک چیز ہے اور وہ ہے کہ میں خود اس گھر سے ہی چلا جاؤں تا کہ آپ سب کو سکون آ جائے، آپ سب دن رات صرف اپنی اپنی انا کے لیے مجھے کتنا پریشان کر رہے ہو اسکا اندازہ نہیں ہے، میں کس قدر بے بسی سے یہ روز روز کی اذیت برداشت کر رہا ہوں یہ بھی آپکو معلوم نہیں ہے بس اگر پتہ ہے تو وہ نفرت جو کھلے عام آپ لوگ کر رہے ہیں یہ سوچے بنا کہ میں اس نام نہاد نفرت کی وجہ سے کس تکلیف سے گزر رہا ہوں، اینی ویز بہت شکریہ آپ سب کا اس طرح میری زندگی میں آگ لگانے کے لیے کہ دل کرتا ہے کہیں جا کر سر دے ماروں تا کہ سب کی جان چھوٹ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے زخمی لہجے میں سب کی طرف سرد نگاہوں سے دیکھا اور آخری کاٹ دار نظر اس نے لب کاٹتی فازیہ پر ڈالی تھی جو کہ سن کھڑی تھی وہ کچن سے نکلتا چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

"نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی اس کے پیچھے لپکے آغا ہاشم نے بھی ایک ملامتی نگاہ رخسار بیگم پر ڈال کر چلے گئے جو نائل کی آخری بات پر دہل کر رہ گئی تھیں اور اس کے اس طرح جانے پر پریشان ہو گئی تھیں جبکہ فازیہ دھندلائی آنکھوں سمیت اپنے کمرے کی طرف بھاگ لی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نائل، کیا ہو گیا ہے بچے، تم تو اس طرح کبھی بھی جذباتی فیصلے نہیں کرتے تھے ۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم اور ابراہیم آفندی نے اسے گاڑی کے پاس ہی روک لیا جو انکی بات پر سختی سے لب بھینچ گیا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ تمہارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ہمیں یہ فیصلہ تمہارے سر تھوپنا نہیں چاہیئے تھا مگر۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے اس فیصلے پر اعتراض کل تھا مگر آج نہیں ہے، میں اسے قبول کر چکا ہوں مگر مما اسے کسی صورت ماننے کو تیار نہیں ہیں، میں بہت دیر سے برداشت کر رہا تھا کیونکہ یہ تلخی صرف زبانوں کی حد تک تھی مگر اب وہ ڈیمانڈ کرنے لگیں ہیں تو کیا میں اس کے خلاف احتجاج بھی نہ کروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ باپ کی طرف دیکھتا شکوہ کر گیا جنہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"میرے شیر بیٹے ہو تم، اور میں جانتا ہوں کہ تم نہ تو اپنی ماں کو ناراض کر سکتے ہو اور فازیہ کی حق تلفی، تم پریشان مت ہو میں تمہاری مما سے بات کرتا ہوں انکو کوئی آسان راہ نکالنے کی درخواست کرتا ہوں جس سے نہ تمہیں مسلہ ہو اور نہ انکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اب رخسار بیٹی کو دل بڑا کرنے کی ضرورت ہے، یہ روز کی محاز آرائی اب ختم ہو جانی چاہیئے، تم پریشان نہ ہو اور نہ اس طرح کے ری ایکشن دے کر ہمیں پریشان کرو، بہت جلد اسکا حل ڈھونڈ لیں گئے یا پھر فازیہ کو تمہارے اپارٹمنٹ میں شفٹ

کر دیں گئے جو آل ریڈی تم اس کے نام کر چکے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم کے حل پر وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا وہ اس طرح کر کے اپنی ماں کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا مگر فلحال وہ خاموش رہا۔

فازیہ کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگاتی گہرے اضطراب میں مبتلا تھی وہ نائل کا نمبر ڈائل کرنے لگی مگر اسکا موبائل بیڈ پر ہی پڑا دیکھ کر جھنجلا کر رہ گئی۔

"اف، کہاں چلے گئے ہو نائل، میری بات تو سن لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ پریشان ہوتی خود کو کوسنے لگی جس نے بنا سوچے سمجھے رخسار بیگم کو وہ سب کہہ دیا تھا اور نائل شاید وہ سب سن کر اس سے خفا ہو گیا تھا۔

تبھی نائل کمرے میں داخل ہوا جسے دیکھتی فازیہ نے تشکر بھرا سانس لیا جو بنا اسکی طرف دیکھے بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا اور موبائل پکڑ کر اس کے ساتھ لگ گیا وجہ فازیہ کو

مکمل اگنور کرنا تھی جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی رہا تھا اور فازیہ کی تو جیسے جان پر بن گئی۔

"نائل۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسے پکارتی اس کے قریب آئی جو بنا کوئی رد عمل دیئے موبائل میں گم تھا۔

"نائل پلیز، بات سنو میری، مجھے تم پریشان کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ قریب آکر ٹکی۔

"کوئی بات رہ گئی ہے سننے کو تو کہہ دو وہ بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں کہہ گیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے تم جانتے ہو نہ، میں بنا سوچے سمجھے سب بولتی چلی گئی ، صرف تمہاری مما کو جلانے کی خاطر۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ سچائی بیان کرنے لگی مگر نائل اٹھ کھڑا ہوا جیسے سننا نہ چاہ رہا ہو فازیہ نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

"نائل ایسے نہ کرو، مجھ سے خفامت ہو ورنہ میں رو دونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ روہانسے لہجے میں بولتی اس کے ساتھ لگ گئی نائل نے ایک گہرا سانس لیا۔

"رونے سے پہلے یہ بات کنفرم کرو کہ مجھ سے محبت کرتی ہو کہ نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بہت کرتی ہوں، محبت کرتی ہوں تو تمہارے خاندان سے نفرت کے باوجود، اپنی مما کی ناراضگی کے باوجود تم سے تعلق قائم کیا ہے، میں نے وہ سب صرف تمہاری مما کی وجہ سے کہا تھا ورنہ تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کسی دھوکے میں نہئں رکھا ہے، تم یوں خفامت ہو میری جان جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولتی نائل کو پر سکون کر گئی اس کے گرد اپنی بانہوں کا احصار کھینچتا وہ اس کی پیشانی چوم گیا۔

"مجھے بس یہی سننا تھا ورنہ مجھے غصہ اس بات پر نہیں آیا کہ تم یہ کہہ رہی ہو کہ میں نائل سے محبت نہیں کرتی بلکہ اس بات پر آیا کہ مما کو اس طرح غلط بیانی سے غصہ

www.novelsclubb.com

دلانے کی کیا ضرورت تھی، وہ پہلے ہی بہت خفا ہیں اور بد ظن کرنا اچھی بات نہیں کیونکہ میں اب سب کچھ سیٹل آؤٹ کرنا چاہتا ہوں جس کے لیے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے اور مدد بھی بس اتنی کہ پلیز جتنا ہو سکے ان سے الجھنے سے پرہیز کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل کی بات پر وہ متفق تو نہیں ہوئی تھی مگر چپ ضرور ہو گئی تھی کیونکہ اسے نائل سے زیادہ کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔

"میں ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کے سینے سے لگی وہ اپنے خوف کا اظہار کر گئی جو تھوڑی دیر پہلے رخسار بیگم کی ڈیمانڈ اور اوپر سے نائل کی ناراضگی کی وجہ سے عود کر آیا تھا۔

"اپنے دل سے سارے ڈر نکال دو کیونکہ نائل نہ تو فازیہ کو خود سے دور کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو اس بات کی اجازت دے گا کہ وہ میری بیوی کو مجھ سے دور کرنے کی بات بھی کرے، میں کبھی تمہیں اس چیز پر خوفزدہ نہیں ہونے دونگا کہ تمہیں کوئی اس گھر سے یا میری زندگی سے نکال سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"اپنا حصار

www.novelsclubb.com

مضبوط کرتا وہ اسکے دل کے سارے ڈر نکال لے گیا فازیہ کے اندر تک سکون کی لہر اتری۔

"تم اب مجھ سے ناراض بھی نہیں ہوا کرو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اپنا ہاتھ آگے کو پھیلاتی وہ جیسے وعدہ لینا چاہ رہی تھی نائل اسکی چالاکی پر وہ ہنس پڑا۔

"خیر ناراض ہونے کا مجھے پورا حق ہے اور منانا تمہارا فرض بنتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے اس کے گال کو پیار سے چھوا۔

"تو صاحب بہادر اب مان گئے ہیں نہ، اس لیے گڈ نائٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ شرارت سے بولتی اسکی گرفت سے نکلی اور بیڈ کی طرف بڑھی نائل پہلے تو سمجھ نہ سکا اور جب سمجھ آئی تو پیچھے سے اسے اپنی گرفت میں لے لیا جو کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہیں کس نے کہا کہ میں بس اتنے پر ہی راضی ہو گیا
ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔"؟نائل نے کہتے ہوئے ایک بھرپور شرارت کی تھی جس پر وہ
شرم سے سرخ ہوتے ہوئے اس کے سینے میں ہی منہ چھپا گئی۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

وہ نائل کے ساتھ ہی تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پر آئی جہاں رخسار بیگم نے دونوں کو
ایک ساتھ آتا دیکھ کر چہرے کا رخ موڑ لیا نائل جانتا تھا انکی ناراضگی اس لیے فقط
خاموشی سے ناشتہ کیا اور فازیہ کو اشارہ کرتا سب کو خدا حافظ کہتا وہاں سے نکل پڑا۔

"دیکھا آپ نے نائل کو؟ کیسے نظر انداز کر کے گیا ہے
مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"رخسار بیگم برہمی سے ابراہیم آفندی سے گویا ہوئیں
فازیہ کا یوں نائل کے ساتھ جانا انکا خون جلا گیا۔

"جس طرح تم صبح سے اس سے منہ پھیر رہی ہو وہ پھر چپ ہی کرے گا نہ، دوسرا
تمہیں معلوم ہے کہ نائل صبح صبح کی بحث پسند نہیں کرتا اس لیے یونی سے آ کر

تمہیں راضی کر لے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ابراہیم آفندی نے انکو ریلیکس کرنے کی کوشش کی۔

دوسری طرف نائل نے فازیہ کو حرا بیگم کے گھر چھوڑا اور دو گھنٹے بعد پک کرنے کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

"مما تو اس وقت اٹھی بھی نہیں ہونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"چوکیدار اسے دیکھ کر دروازہ کھول چکا تھا فازیہ سیدھا حرا بیگم کے کمرے میں آئی جہاں سے باتوں کی آواز آرہی تھی۔

"یہ نو بجے کون آگیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ حیرت میں مبتلا ان کے دروازے کے قریب آئی جہاں سے آتی آواز اسے وہاں رکنے پر مجبور کر گئی۔

"تمہیں اب تیسری شادی کے لیے سوچنا چاہیئے، مجھے حیرت ہوئی تمہیں دیکھ کر ابھی بھی اس ابراہیم کی محبت میں پاگل پھر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"بلاشبہ یہ

آواز فروا انٹی کی تھی جو کہ حرا بیگم کی فرسٹ کزن تھی اور فازیہ ان کے پاس ہی سات سال گزار کر آئی تھی۔

"ابراہیم مل جائے تو میں شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" حرا بیگم کے مسکرا کر بولنے پر فازیہ جو فروا کی بات پر پہلے ہی ساکت تھی اپنی ماں کی زبان سے سنتی ٹھٹھک گئی اس کے دماغ میں رخسار بیگم کی ساری باتیں گونجنے لگیں جو انہوں نے حرا بیگم کے بارے میں کی تھیں۔

"ابراہیم تب تمہیں اتنی کوششوں سے نہیں مل سکا تھا تو اب کیسے مل سکتا ہے، تب بھی میں نے تمہیں کہا تھا کہ چھوڑ دو اسکا پیچھا ندیم بھی اچھا خاصہ تھا دوسرا پیار بھی تم سے اتنا کرتا تھا مگر تم پاگل بس ابراہیم کو پانے کے لیے سب کرتی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فروا کے انکشاف پر فازیہ دم سادھے وہی کھڑی رہی اس کے دل و دماغ جیسے سن ہو رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"محبت ہو گئی تھی مجھے ابراہیم آفندی سے تو کیا کرتی پھر؟ اگر وہ ڈائن ہمارے درمیان نہ آتی تو اس وقت میں مسز ابراہیم ہوتی، میں اپنی کوشش میں کامیاب ہونے والی تھی اگر اس رات راحیلہ کمرے میں نہ آتی جہاں میں نے اتنے پلان سے ندیم اور رخسار کو ایک ساتھ بند کیا تھا، مگر راحیلہ نامی اس چڑیل نے آکر میرا سارا بنا بنایا کھیل خراب کر دیا اور ابراہیم رخسار کو طلاق نہ دے سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" حرا بیگم اپنے ماضی کو تازہ کرتیں جیسے زہر خند ہوئیں دوسری طرف فازیہ اپنی ماں کا اتنا گھناؤنا روپ دیکھ کر منہ پر ہاتھ رکھتی وہی بیٹھتی چلی گئی۔

"فائدہ تو کچھ بھی نہیں ہونا تھا حرا، ابراہیم کو اپنی بیوی پر بہت اعتبار تھا، خیر میں نے تو تب بھی سمجھایا تھا کہ نہ کرو یہ سب اور تب بھی سمجھایا جب تم اس آصف غوری سے شادی کر رہی تھی صرف ندیم آفندی کو جلانے کے لیے اور پھر وہی ہوا شادی کے کچھ سال بعد ہی طلاق لینی پڑی اس کی شراب نوشی کی وجہ سے، اب بھی کہہ رہی ہوں کہ کوئی اچھا سا آدمی دیکھو اور شادی کر کے آرام کرو، یہ اس عمر میں کبھی

www.novelsclubb.com

کسی مرد کے ساتھ تو کبھی کسی کے ساتھ ڈیٹ پر جانا بند کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فروا بیگم شاید انکو سچ میں سمجھانے پر تلی ہوئی تھیں اس لیے سب کہتی اس بات سے انجان تھی کہ باہر بیٹھی فازیہ غم، غصہ اور شرمندگی کی کس دلدل میں دھنستی جا رہی تھی اس نے بے اختیار اپنے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی کا گلہ گھونٹا ورنہ جو پردہ آج اسکی نظروں سے ہٹا تھا اسکا دل کر رہا تھا کہ اونچی اونچی روئے جس ماں پر فخر کے ساتھ وہ اتنے ماہ نائل اور اس کے خاندان کے ساتھ لڑتی آ رہی تھی آخر میں وہی ماں اسکی شرمندگی کا باعث بنے گی اس نے سوچا نہ تھا۔

"ہاں میں بھی سوچ رہی ہوں لیکن اس سے پہلے مجھے فازیہ کی طلاق دلوا کر وقار کے ساتھ شادی کروانی ہے، تمہیں پتہ اس کے بدلے وہ آدھی جائیداد ہمارے نام کرنے کو تیار ہے اور سب سے اچھی بات کہ اپنا دوبئ والا اپارٹمنٹ اور ہوٹل بھی۔۔۔۔۔۔۔۔"حرا بیگم خوشی سے بتا رہی تھیں جبکہ فروا نے تاسف سے دیکھا تھا انکا لالچ اسے شروع سے ہی پسند نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کیوں فازیہ کا بسا بسایہ گھر اجاڑنے پر تلی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیونکہ مجھے زہر لگتے ہیں وہ سب، وہ رخسار اور اسکی بہن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اور میں؟ میں بھی آپکو زہر لگتی ہوں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ سے اور برداشت نہیں ہو سکا اس لیے کمرے میں داخل ہوتی بھیگے لہجے میں پوچھتی حرا بیگم کا سانس خشک کر گئی وہ ششدر سی اسے دیکھنے لگیں کیونکہ فازیہ کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سب سن چکی ہے۔

"فازیہ میری جان میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"خاموش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ حلق کے بل چیخی

"مت لیں میرا نام آپ، مت پکاریں مجھے اپنے مکر و فریب زدہ زبان سے، میں سمجھتی رہی کہ میری ماں دنیا کی مظلوم ترین ہستی جس کا گھر کسی عورت نے اجاڑ کر رکھ دیا، جس نے اتنے سال بغیر باپ کے مجھے ہر سہولت دی اور خود معاشرے کے

www.novelsclubb.com

رحم و کرم پر رہیں مگر نہیں سب جھوٹ تھا سب ایک فریب ایک جال تھا صرف مجھے الجھانے کے لیے مجھے دھوکہ دینے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ کے لہجے میں ٹوٹے اعتماد کی کرچیاں صاف محسوس کی جاسکتی تھیں حرا بیگم ایک پل کو شرمندہ ہوئیں مگر دوسرے پل جیسے کسی ڈر سے آزاد ہوئیں۔

"کیا دھوکہ دیا ہے میں نے تمہیں، تمہارا ہی شوق تھا اپنے خاندان میں جا کر شادی کرنے کا، میں نے نہیں کہا تھا، میں تو بنا شادی کے ہی ان سے تمہارا حق لینا چاہتی تھی مگر تمہیں ان سے بدلہ لینا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ الٹا اس پر بھڑک اٹھیں فازیہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے تاسف سے دیکھا۔

"مجھے آپکی باتوں سے جتنی ٹھیس پہنچ سکتی تھی پہنچ گئی مگر افسوس کہ آپ کو پھر بھی شرم نہیں آرہی کہ آپ اپنی ہی بیٹی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں، آپ صرف جائیداد کے لیے مجھے وہاں بھیجنا چاہ رہی تھیں مگر میں نے آپکی محبت میں مبتلا

www.novelsclubb.com

ہو کر آپکی اذیت کا بدلہ لینے کے لیے ان لوگوں میں گئی جن کو باپ کے زندہ ہوتے ہوئے کبھی دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"فازیہ بیٹے، بیٹھو آپ یہاں، آرام سے بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فروا آنٹی نے جیسے اس سیچویشن کو ہینڈل کرنا چاہا تھا۔

"میں یہاں بیٹھنا تو دور ایک منٹ رہنا بھی نہیں چاہتی، آپکا بہت شکریہ آنٹی، آپکی بدولت مجھے اصلیت پتہ چلی اور یہ پتہ لگا کہ جسے ماں سمجھ کر سب کچھ کر رہی تھی وہ ماں ہی نہیں، میری ماں تو آج سے پچیس سال پہلے ہی مر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ تلخی سے کہتی ایک نفرت سے بھرپور نگاہ حرا بیگم پر ڈالتی وہاں سے نکلتی چلی گئی اور حرا بیگم نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

**

فازیہ روتی ہوئی وہاں سے نکل تو آئی تھی مگر نائل کو کال کرنے یا ٹیکسی لینے کے بجائے وہ پیدل ہی چلے جا رہی تھی آنسو تھے کہ جیسے تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے وہ اس قدر دلبراشتہ اور ماں کے اس روپ کو دیکھ کر ٹوٹ چکی تھی کہ پاؤں ایک جگہ رکھتی تھی تو جاتا دوسری طرف تھا۔

"آج آپ نے میرا مان میرا غرور اور میری زات کا وقار سب کچھ چھین لیا مجھ سے، میں اتنے سالوں سے اپنے باپ سے نفرت کرتی آئی، انکے خاندان سے، اپنے باپ کی وفات پر بھی ان کا چہرہ دیکھنے سے انکار کیا، اتنے ماہ سے نائل کے ساتھ اسکی مما کے ساتھ لڑتی جھگڑتی آئی مگر آخر میں نکلا کہ میری ماں ہی اس خاندان میں آگ لگانے والوں میں سے تھی، کسی کا گھر اجاڑنے والی انکی خوشیوں کو نگلنے والی، اف میں

www.novelsclubb.com

کیسے سب برداشت کرونگی، نائل کا سامنا کیسے کرونگی جسکی ماں کو میں نے ہر طرح کی زبان کے ساتھ جواب دیئے، کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ سوچے جارہی تھی اور اسکا دماغ پھٹا جارہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم جاؤ مجھے فازیہ کو اس کی مما کے گھر سے پک کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل عامر کو کہتا خود موبائل نکالے فازیہ کا نمبر ملانے لگا جہاں بیل تو جارہی تھی مگر وہ فون اٹھا نہیں رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ٹائم تو ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل ٹائم دیکھتا اپنی گاڑی میں آ بیٹھا اور گاڑی کا رخ حرا بیگم کے گھر کی طرف کیا۔

ان کے گھر کے سامنے گاڑی روک کر بھی وہ کال کرتا رہا مگر فازیہ کال پک نہیں کر رہی تھی اور یہ بات اب نائل کو پریشان کرنے لگی تھی۔

"اگر ابھی نہیں جانا تو کم از کم بتا تو دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل اسے میسج بھی کر رہا تھا کال بھی مگر جواب ندارد!

"تمہاری فازیہ بی بی اندر ہیں انکو بلا دو ذرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل گاڑی سے نکل کر چوکیدار سے مخاطب ہوا۔

"فازیہ بی بی تو بہت دیر پہلے کی چلی گئی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" چوکیدار کی اطلاع پر نائل چونکا۔

"کس کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کو لگا شاید اپنی مما کے ساتھ کہیں چلی گئی ہو مگر جو بات کرنے کے لیے وہ یہاں آئی تھی اس کے بعد؟؟؟؟

"اکیلی ہی نکلی ہیں یہاں سے اور پیدل ہی چلی گئی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کے بتانے پر اب کی بار نائل حقیقتا پریشان ہوا تھا اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہوا وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھتا اسی طرف گاڑی ریورس کر گیا جس طرف چوکیدار نے نشاندہی کی تھی۔

"پیدل کیوں گئی؟ مجھے کال کیوں نہیں کی؟ میری کال پک بھی نہیں کی؟ کہاں ہو فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔"بہت سارے سوال اس کے ذہن میں ایک ساتھ ابھرے جو اسکی پریشانی کو مزید بڑھا رہے تھے وہ تفکر میں مبتلا ادھر ادھر دیکھتا گاڑی چلا رہا تھا۔

****

"فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

وہ اطراف میں دیکھتا گاڑی چلا رہا تھا کہ سڑک کے دائیں طرف پڑے بینچ پر اسے فازیہ کا گمان ہوا تھا وہ گاڑی سے نکل کر فورا اس طرف بڑھا جو نڈھال بیٹھی تھی۔

"فازیہ میری جان، کیا ہوا؟ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ پریشان ہوتا اس کے قریب بیٹھا جو اسے سامنے پا کر پھر سے بکھرنے لگی نائل اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔

"کیا ہوا ہے فازیہ ؟بتاؤ مجھے،ایسے رو کر مجھے پریشان مت کرو۔۔۔۔۔۔۔"وہ اس کے بال سہلاتا پوچھنے لگا مگر وہ ہچکیاں لیتی سر نفی میں ہلانے لگی۔

"میرا دل،میرا دل پھٹا جا رہا ہے نائل،میرا دل۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ بہت زیادہ ہرٹ ہوئی تھی اسکا اعتماد،اپنی ماں پر بھروسہ،اپنی ذات پر فخر اور غرور اور ایک ماں کا مان سب ایک جھونکے میں ہی ٹوٹ کر چکنا چور ہوئے تھے جسکی کرچیاں اسکے دل میں تیر کی طرح لگ رہی تھیں نائل اس کے لفظوں سے کچھ نہ کچھ سمجھ چکا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ آج وہ حرا بیگم سے کس وجہ سے ملنے آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"گھر چلو، وہاں جا کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔" پاس سے گزرتے لوگوں کی نظریں محسوس کرتا وہ فازیہ کو اٹھانے لگا مگر وہ اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی اس کے بازوؤں میں ہی جھول گئی۔

"فازیہ، فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ بے قراری سے پکارنے لگا مگر وہ بے سدھ اسکے بازوؤں میں پڑی ہوش سے بیگانہ تھی نائل جلدی سے اسے گاڑی میں بیٹھاتا گاڑی فل اسپیڈ سے چلانے لگا اگلے بیس منٹ میں وہ ہسپتال میں تھا۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

نائل کوری ڈور میں ادھر سے ادھر چکر لگاتا مسلسل دعا میں مصروف تھا اسکی سرخ آنکھیں اسکی دلی کیفیت کا بخوبی اظہار کر رہی تھیں کہ وہ غم کے کس دور سے گزر رہا تھا اس نے گھر میں کسی کو اطلاع نہیں دی تھی مگر ابراہیم آفندی کی کال پر وہ انکو اپنی ہسپتال میں موجودگی اور فازیہ کے بارے میں بتا گیا جو اگلے آدھے گھنٹے میں اس کے پاس تھے ساتھ آغا ہاشم، عامر، راحیلہ بیگم اور ردابھا بھی تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا ہوا فازیہ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟" آغا ہاشم کے سوال پر نائل جو پچھلے ایک گھنٹے سے مسلسل اعصابی جنگ لڑ رہا تھا فازیہ کی کنڈیشن کو لے کر وہ غم و شدت سے جیسے خود کو سنبھالے ہوئے تھا مگر اب اپنوں کو دیکھ کر وہ جیسے ڈھے گیا۔

"آغا جان، وہ ٹھیک نہیں ہے، وہ بہت پریشان تھی، اسے کچھ نہیں ہونا چاہیئے کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم کے گلے سے لگتا وہ اپنی کیفیت بیان کرتا سب کا دل مٹھی میں لے گیا آغا ہاشم نے اس کے مضبوط وجود کو اپنے بازوؤں میں لے کر جیسے اسے حوصلہ دینے کی کوشش کی ابراہیم آفندی جنہوں نے ہمیشہ ہر میدان میں اپنے بیٹے کو باہمت اور مظبوط پایا تھا مگر اب فازیہ کو لے کر اس کے کمزور لہجے پر وہ آگے بڑھتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ گئے۔

www.novelsclubb.com

"میرے شیر، حوصلہ کرو وہ ٹھیک ہو جائے گی انشاءاللہ، تم ایسے دل مت چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"راحیلہ بیگم نے نائل سے پوچھا جو آغا ہاشم سے الگ ہوتا انکی طرف دیکھنے لگا۔

"اسکا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے آنی، اگر اسے تین گھنٹوں تک ہوش نہ آیا تو وہ کومے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے کہتے ہوئے اپنے لب اتنی سختی سے کاٹے تھے کہ ان میں خون کی بوند نکل آئی اسکی آنکھیں اسکے ضبط کی گواہی دے رہی تھیں۔

"تم پریشان نہ ہو، اللہ سے دعا کرو بس، وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔"راحیلہ بیگم نے کہا اور تسبیح لیئے بیٹھ گئیں ردابھا بھی بھی دعاؤں میں مصروف ہو گئیں جبکہ ابراہیم آفندی اپنے دوست ڈاکٹر فیض سے ملنے چلے گئے تاکہ وہ اپنی موجودگی میں اچھے سے فازیہ کا خیال رکھ سکیں۔

"ہوا کیا تھا؟ وہ کس طرح اس حالت کو پہنچ گئی؟۔۔۔۔۔۔؟ آغا ہاشم کے سوال پر وہ لب بھینچ گیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پتہ، وہ اپنی ماما سے ملنے گئی تھی، یہ بتانے کہ وہ میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے کہتے ہوئے گہری سانس بھری جیسے اپنے اعصاب کو پر سکون کرنا چاہ رہا ہو مگر دکھ اور ٹینشن تھی کہ کم ہونے کو نام نہیں لے رہی تھی جسم سے جان کا نکلنا کیا ہوتا ہے نائل کو اب پتہ چل رہا تھا وہ آئی سی یو کے دروازے سے اندر بیڈ پر آنکھیں بند کیے ہوش و حواس سے بیگانہ فازیہ کو دیکھتا اپنے دل پر تکلیف محسوس کرنے لگا۔

"پلیز فازیہ، مجھے پریشان مت کرو پلیز، تم نہیں جانتی کہ تمہیں یوں دیکھنا میرے لیے قیامت سے کم نہیں، میری جان نکل رہی ہے پلیز لوٹ آؤ میری زندگی میں واپس، ویسے ہی لڑتی جھگڑتی اکڑ دکھاتی پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اپنا سر دروازے پر ٹکاتا گہرے اضطراب میں مبتلا تھا عامر اسکی کنڈیشن کو سمجھتا اس کے قریب آتا اسکا شانہ تھپتھپانے لگا۔

www.novelsclubb.com

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

"مجھے تو اس لڑکے کی سمجھ نہیں آ رہی، اس طرح جوگ لے کر ہسپتال بیٹھا ہے جیسے کوئی سگی بیوی ہو، ارے اسے تو طلاق دے کر دفعہ کرے، ہماری بلا سے جہاں مرضی جائے۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم منزہ کے ساتھ فون پر اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھیں انکو یوں سب کا ہسپتال جانا اور فازیہ کے لیے اس قدر پریشان ہونا ہضم نہیں ہو رہا تھا اوپر سے نائل کی جو حالت بتائی جا رہی تھی وہ انکو پریشان کرنے کے لیے کافی تھی کہ نائل اتنا سیریس کیوں ہو رہا تھا۔

"پربھا بھی آغا جان بتا رہے تھے کہ اسکی طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھے تو لگتا ہے یہ اس ماں بیٹی کی نئی چال ہے، ضرور نائل کو اپنے ہاتھوں میں کرنے کے لیے، مجھے اس مکار لڑکی کا فراڈ سب کے سامنے لانا ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔" رخسار بیگم نے کہتے ہوئے دو چار الوادعیہ باتیں کیں اور

www.novelsclubb.com

ڈرائیور کے ساتھ ہسپتال کے لیے نکل پڑیں وہ آج فازیہ کا ڈرامہ فلاپ کرنا چاہتی تھیں۔

جب وہ ہسپتال پہنچیں تب کوری ڈور میں اسے آغا ہاشم، ابراہیم آفندی، سلیم آفندی، راحیلہ بیگم، ردا اور عامر بیٹھے دکھائی دیئے جبکہ نائل دروازے کے پاس کھڑا تھا۔

"آپ لوگ اس طرح بیٹھے ہیں جیسے اس نے آپ لوگوں کو سر پر اٹھا رکھا تھا، ارے تین گھنٹوں سے آپ لوگوں نے پورے خاندان کو ہلا کر رکھ دیا اپنی چہیتی کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" انکی نفرت سے ڈوبی آواز پر جہاں باقی سب نے تاسف سے دیکھا وہی نائل نے سپاٹ نظروں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟ جب کہا تھا کہ اگر آنا ہے تو بیٹے کو حوصلہ دینے کے لیے آنا ورنہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا حوصلہ دوں بیٹے کو؟جو اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے جوگ لیے بیٹھ گیا ہے ،میں بتا رہی ہوں یہ سب ڈرامہ ہے اسکا صرف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ابراہیم،رخسار کو گھر چھوڑ آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم نے ناگواری سے ابراہیم آفندی کو کہا۔

"چچا جان آپ مجھے چپ نہیں کروا سکتے،وہ چالاک لڑکی میرے بیٹے کو مجھ سے چھیننے کے لیے چال کھیل رہی ہے،اس طرح کی مکار لڑکیوں کے نروس بریک ڈاؤن نہیں ہوتے یہ تو دوسروں کو زہنی ٹارچر کرنے کے طریقے سیکھ کر آتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بہت ہو گیا،اب جاؤ تم رخسار۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل کے بدلتے تاثرات ابراہیم آفندی کو بہت کچھ سمجھا چکے تھے انہوں نے رخسار بیگم کو جانے کا اشارہ کیا مگر وہ ان کو نظر انداز کرتیں نائل کے سامنے آ کھڑی ہوئیں جو لب بھینچے ہوئے تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری ماں پاگل ہے جسے سمجھ نہیں آ رہی؟ تم یہ جوگ لے کر بیٹھے ہو اس سے کیا ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہو کہ تمہیں وہ قبول ہے؟ تم اسے بیوی مان چکے ہو؟ اسکی نفرت، بدزبانی، مکاری، میری بے عزتی سب کچھ بھول کر اسے اپنانا چاہ رہے ہو؟ بتاؤ کس طرح تم اسے یہ مقام دے سکتے ہو کس طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ دبے دبے غصے سے بول رہی تھیں۔

"یہ ان باتوں کا ٹائم نہیں ہے رخسار۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم نے جیسے ٹوکا تھا مگر وہ ان سنی کر گئیں۔

"کیا ہوا ہے؟ کچھ بھی تو نہیں ہوا، وہ لڑکی ڈرامہ کر رہی ہے میرے بیٹے کو الو بنانے کے لیے جو بن بھی رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ماما پلیز، میرا اس وقت بحث کا موڈ نہیں ہے، آپ گھر جائیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے بہت تحمل سے ان کی باتوں کو حلق سے اتارا تھا۔

"مجھے بھی بحث نہیں کرنی تمہارے ساتھ نائل، بس یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ مجھے وہ لڑکی کسی صورت اس گھر میں تمہاری زندگی میں گوارا نہیں ہے اس لیے اس طرح کی کوشش بھی مت کرنا میں۔۔۔۔۔۔۔"

"وہ بیوی ہے میری ماما، میں اسے ساری زندگی کے لیے بیوی مان چکا ہوں اس لیے یہ بات میں آپکی کیا اپنے باپ کی بھی نہیں مان سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کا لہجہ اگرچہ مدھم تھا مگر مظبوط اور سرد تھا رخسار بیگم جیسے آپے سے باہر ہونے لگیں۔

"دیکھا آپ نے چچا جان، ابراہیم آپ نے بھی سن لیا، یہ اس ناگن کی مکار بیٹی کو اپنی بیوی مان چکا ہے، یہ اس بدکردار ماں کی بدکردار بیٹی کو ہمارے سروں پر بٹھانا چاہتا ہے جس نے ہمارے خاندان پر کالک ملی تھی، میں جانتی تھی ایک دن یہی ہوگا ،وہ لڑکی اس گھر میں آئی اسی مقصد سے تھی اور اب یہ جو ناٹک کر کے اندر لیٹی ہے تو وہ بھی آپ سب کو بیوقوف بنانے کے لئے، ایک چال ہے ماں بیٹی کی، ارے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"آپا چلیں گھر۔۔۔۔۔۔۔۔" ابراہیم آفندی کے اشارے پر راحیلہ بیگم ان کے پاس آئیں۔

"یہ ہسپتال ہے رخسار، باقی باتیں گھر آکر، دعا کرو بچی ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔" سلیم آفندی پہلی بار بولے تھے۔

"بھائی صاحب آپ بھی کمال کرتے ہیں، ابھی بھی آپکو اس لڑکی کے فراڈ کا اندازہ نہیں ہو رہا ہے؟ میں تو دعا کرونگی کہ اسکا سچ میں ہی نروس بریک ڈاؤن ہو جائے اور جان چھوڑ دے ہم سب کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مما پلیز، چپ ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کو انکے بولنے پر تکلیف ہوئی تھی۔

"کیسے چپ ہو جاؤں میں، مجھے جتنا دکھ اس کی ماں نے اور اب یہ دے رہی ہے کیسے برداشت کروں میں، یہ تو مر ہی جائے تو۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اب کی بار نائل بولا نہیں دھاڑا تھا سخت لہجہ ضبط سے سرخ آنکھیں سختی سے بھینچے ہوئے لب رخسار بیگم اس کے خشمگیں انداز پر ایک پل کو فریز ہوئیں تھیں۔

"آپ اس طرح کے الفاظ اپنے منہ سے نکالنے سے پہلے یاد رکھئیے گا کہ میری سانسیں اب اسکے ساتھ جڑی ہیں اگر اسے کچھ ہوا تو زندہ میں بھی نہیں رہونگا۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل کے شدید ردعمل پر وہ ساکت ہوئیں۔

"آپ کو فازیہ سے نفرت ہے سر آنکھوں پر، آپکو وہ اپنے گھر قبول نہیں یہ بھی منظور مگر آپ اسے میری زندگی سے نکالنے کی بات کریں گی تو میں گھر چھوڑ کر چلا جاؤنگا ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل برف لہجے میں کہتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

"میں نے کہا تھا رخسار کہ کچھ بھی کہنے سے پہلے اپنے بیٹے کی حالت دیکھ لینا، یہ اب تم پر منحصر ہے کہ تم اپنے بیٹے کے لیے بڑا دل کر اس پر احسان چڑھا کر اسے اپنے

www.novelsclubb.com

قریب کرتی ہو یا اپنی انا اور نفرت میں اپنے بیٹے کو ساری زندگی کے لیے خود سے دور۔۔۔۔۔۔۔۔"ابراہیم آفندی سپاٹ انداز میں انکو کچھ باور کرواتے نائل کے پیچھے چل دیئے۔

****

فازیہ کو ہوش آگیا تھا اس خبر نے سب کو جہاں خوشی سے نوازا تھا اور پر سکون کیا تھا وہی نائل خوشی سے لبریز ہوتا رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا وہ بہت زیادہ خوش تھا پچھلے تین گھنٹوں کی ٹینشن اور پریشانی نے جہاں اس کے چہرے کی رونق چھین لی تھی اس روح افزا خبر نے جیسے اس کے پورے وجود میں ایک جینے کی ترنگ سی ڈال دی وہ مسکراتا ہوا پرائیوٹ روم میں آیا جہاں فازیہ کو شفٹ کیا گیا تھا سب فازیہ کے ارد گرد جمع تھے اور اسکا حال آحوال پوچھ رہے تھے نائل جان بوجھ کر سب سے پہلے اسے ملنے نہئں آیا تھا کیونکہ وہ اپنے دل اور جذبات کو پر سکون کرنا چاہتا تھا تو یقیناً فازیہ کو سامنے پا کر بے اختیار ہونے تھے۔

"آجاؤ نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔" آغا ہاشم کے بلانے پر فازیہ نے دیکھا جو تین چار گھنٹوں میں ہی بیمار لگنے لگا تھا سرخ آنکھیں، بکھرے بال، شکن زدہ شرٹ فازیہ کی آنکھیں جھلملا سی گئیں وہ خود کو اسکی محبت کے سامنے بہت چھوٹا تصور کرنے لگی۔

سب دونوں کو ٹائم دینے کے خیال سے باہر چلے گئے تو نائل اس کے پاس آکر ٹک گیا۔

"کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے جھکتے ہوئے اسکی پیشانی پر لب رکھے تھے فازیہ نے آسودگی سے مسکرا کر دیکھا جسکی آنکھیں بہت کچھ بیان کر رہی تھیں۔

"میں نے بہت پریشان کیا تمہیں۔۔۔۔۔۔۔" وہ اس کے بکھرے بالوں کو ہاتھ سے سنوارتی کہنے لگی نائل نے سر نفی میں ہلایا۔

"تم نے جان نکال دی تھی فازیہ، پلیز اب کبھی مجھے اس طرح کی اذیت میں مبتلا مت کرنا، مجھ سے سب برداشت نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جذبات سے

بھرپور لہجے میں بولتا اسکی آنکھیں نم کر گیا وہ دھیرے سے اٹھ کر بیٹھتی اسے اپنے ساتھ لگا گئی جو خود بھی اس کا سہارا چاہتا تھا۔

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں، اتنی کہ تمہارے بغیر ایک پل بھی گزارنے کا سوچوں تو موت نظر آتی ہے، پلیز فازیہ میرے لیے اب کبھی کوئی پریشانی کوئی دکھ اپنے پر حاوی نہ ہونے دینا پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ایک پیار بھری منت اور التجا تھی اس التجا کے پیچھے جو کہانی چھپی تھی وہ دونوں جانتے تھے اس لیے فازیہ اپنی آنکھوں میں آئے آنسوؤں پر پل باندھتی سر ہلا گئی۔

"پوچھو گئے نہیں کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ کے کہنے پر نائل نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں ابھی بھی ایک درد ہلکورے لے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جانتا ہوں سب، تمہارا موبائل میرے پاس ہے، تمہاری مما کی کال آئی تھی بہت کچھ بولتی چلی گئیں مجھے بولنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ہولے سے

مسکرایا فازیہ نے گہری نگاہوں سے اس کے تاثرات کا جائزہ لیا جیسے کچھ تلاشنا چاہ رہی ہو۔

"فازیہ۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے اسکا ہاتھ پکڑا

"جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تمہاری مما نے کیا کیا، تم جس وجہ سے مجھ سے شادی کرنے پر مجبور ہوئی، میری مما نے تم سے نفرت کی، اب تمہاری مما کا سچ ان سب باتوں کو ایک طرف ڈال کر آگ لگا دو، مجھے اب کوئی بات نہیں دہرانی ہے، کسی قسم کی معافی یا صفائی کی طلب نہیں ہے، کون کہاں سچا کہاں جھوٹا تھا یہ سب بھی جاننے کی خواہش نہیں رہی ، تمہیں بھی اب اس بات پر دُکھی ہونے یا شرمندگی محسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس لیے تم اب بھی وہی فازیہ بن کر مجھ سے بات کرو گی جو اکڑ دکھاتی ہوئی اینٹ کا جواب پتھر سے دیتی ہے، جو نائل آفندی پر حکومت کرنا جانتی ہے جو مجھے پیار سے جیت چکی ہے، اس لیے مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اب کسی سے کیا مجھ

سے بھی اس چیز کا ذکر نہیں کرو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل نے اس کے آگے اپنے ہاتھ پھیلائے فازیہ مسکراتی ہوئی اس کے سینے سے لگ گئی نائل نے جیسے اسے شرمندگی کے بوجھ سے آزاد کیا تھا اسے سر اٹھا کر جینے کی امید دے دی تھی وہ جو اس بات پر پریشان تھی کہ سب کا سامنا کیسے کرے گی خاص طور پر اسکی کی ہستی کا غرور اور مان کیونکہ جو وہ رخسار بیگم اور راحیلہ بیگم کے ساتھ کرتی آئی تھی کیا سب سے شرمندہ ہوتی وہ اپنا وہ مقام لے پائے گی مگر نائل نے جیسے اسکی ہر مشکل آسان کر دی وہ حقیقی معنوں میں نائل کے ساتھ پر رب کا شکر بجالائی۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

"مجھے آپ سب سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"گھر آنے کے بعد نائل کو رخسار بیگم نظر نہیں آئی تھیں وہ آغا ہاشم کے کمرے میں آیا جہاں ابراہیم آفندی اور رخسار بیگم بھی براجمان تھے وہ آکر صوفے پر ٹک گیا اور اپنی ماں کو دیکھا جنہوں نے ناراضگی کے طور پر منہ پھیر لیا۔

www.novelsclubb.com

"سب سے پہلے تو مما سے معذرت مجھے آپ کے سامنے اپنی آواز اونچی نہیں کرنی چاہئیے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ رخسار بیگم کو دیکھتا بولا جنہوں نے نظرانداز کیا تھا۔

"آپ سب کے علم میں لانے کے لیے بتا رہا ہوں کہ فازیہ آج اپنی مما سے بات کرنے گئی تھی کہ وہ میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے جبکہ اسکی مما مسلسل اسے طلاق کے لیے کہہ رہی ہیں، اس لیے فازیہ اس حال تک پہنچی کیونکہ اسکی مما نے اسے دو آپشن دیئے تھے میں یا وہ اور فازیہ نے مجھے چنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل بات کو گول مول کرتا بتانے لگا وجہ صرف فازیہ کی عزت نفس کو بحال رکھنا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ سب کو پتہ لگے اور پھر فازیہ خود کو ڈی گریڈ ہوتا محسوس کرے کیونکہ فازیہ نے نائل کے لیے اپنی مما کو چھوڑا یہ فازیہ کی عزت اور اس کے غرور میں اضافے کا باعث بننا تھا جبکہ فازیہ کو اپنی ماں کی اصلیت پتہ چلی یہ اس کے لیے شرمندگی تھی وہ کسی سے نظریں اٹھا کر بات کرنے کے قابل بھی نہیں رہنا تھی اس لیے وہ یہ بات کبھی بھی اپنی فیملی سے ڈسکس کرنا نہیں چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس لیے جب وہ اپنی مما کی ناراضگی کے باوجود میرے ساتھ رہنے پر آمادہ ہے تو میں نہیں چاہتا کہ اسے اسکی مما کی حقیقت بتائی جائے کیونکہ اتنی ٹینشن وہ برداشت نہیں کر سکی تو اپنی مما کی اصلیت جان کر بھی وہ دوبارہ اس کنڈیشن میں جا سکتی ہے جو میں ہرگز نہیں چاہتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے ایک پل رک کر ماں کی طرف دیکھا جن کے چہرے پر ناگواری صاف دیکھی جا سکتی تھی۔

"وہ میرے لیے اپنی مما کو ناراض کر کے آپ سب کے ساتھ اس گھر میں رہنے کو آمادہ ہو گئی ہے تو کیا مما آپ میرے لیے تھوڑا سا اپنا دل بڑا کر کے اسے میری زندگی میں برداشت کر سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ براراست رخسار بیگم سے مخاطب ہوا جنہوں نے خاموش نظروں سے دیکھا وہ اٹھ کر ان کے قدموں میں بیٹھ گیا جس سے وہ جز بز ہوئیں۔

"میں جانتا ہوں کہ آپ فازیہ کی ماں سے بہت نفرت کرتی ہیں جنہوں نے آج سے پچیس سال پہلے اپنی چالاکی اور مکاری سے آپ کو بہت اذیت دی، اس وجہ

www.novelsclubb.com

سے آپکو فازیہ بھی پسند نہیں تھی، آپ نے ان تین ماہ میں جتنی اس سے نفرت کی اسے بے عزت کیا شاید فازیہ نے بھی اتنا ہی آگے سے آپکو جواب دیا، آپ کو تنگ کیا جس کے بدلے میں نے بھی اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا مگر اب، اب میں یہ سب ختم کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ فازیہ میری خاطر اپنی ماں کو چھوڑ رہی ہے، اس خاندان سے اپنی نفرت ختم کر رہی ہے، آپ بھی میرے لئے فازیہ کو قبول کر لیں، اسے میری درخواست سمجھیں یا ایک بیٹے کی ماں سے التجا، یہ تو سچ ہے کہ میں نہ اسے چھوڑ سکتا ہوں اور نہ آپکو ناراض کر کے رہ سکتا ہوں، آپ کو اس سے نفرت سہی مگر اپنے بیٹے کی محبت کا پلڑا تو بھاری ہی ہو گا نہ، آپ کیا ساری زندگی کے لیے مجھے فازیہ سونپ کر اپنا مقروض کر سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ان کے ہاتھ تھامتا منت بھرے لہجے میں ان تک اپنی فازیہ سے محبت اور انکی اہمیت ایک ساتھ واضح کر گیا کہ وہ کچھ بولنے کے قابل بھی نہ رہی تھیں انکو نائل کے یہ ہاتھ جھٹکنا اتنا ہی مشکل لگ رہا تھا جتنا پہلے دن فازیہ کو برداشت کرنا!

www.novelsclubb.com

"آپکو وہ اس گھر میں گوارا نہیں تو میں میں اسے اپارٹمنٹ میں رکھونگا،اس سے بات نہیں کرنی تو کبھی نہیں کہونگا کہ آپ اس سے میل جول رکھیں، کوئی بھی شرط کہہ دیں میں ماننے کو تیار ہوں مگر میں فازیہ کو چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ فیصلے کا اختیار ان کے ہاتھ میں دیتا آخر میں یہ بھی جتلا گیا کہ فازیہ کو چھوڑنے کے علاوہ وہ سب کچھ منوا سکتی ہیں۔

"رخسار بیٹا، فازیہ کا اس سب میں یہی قصور تھا کہ وہ حرا نامی اس عورت کے زیر سایہ اپنی زندگی کے اتنے سال گزارے جس نے اپنی چالاکی اور مکاری فازیہ کے دل میں اتاری جو زبان فازیہ نے تمہارے خلاف یا راحیلہ کے بارے میں استعمال کی اس کے پیچھے کوئی اور تھا مگر وہ ندیم کی بیٹی ہے جس بات کا ثبوت اس نے ہماری عزت کر کے دیا، کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی توقع مجھے ہمیشہ خوف میں مبتلا رکھتی تھی اور اب جب وہ نائل کے ساتھ خوش ہے اس کے لیے اپنی ماں سے لاتعلقی اختیار کر رہی ہے تو پیچھے کیا وجہ بنتی ہے اسے قبول نہ کرنے کی؟سب سے بڑی بات

www.novelsclubb.com

کہ اس میں ہمارے نائل کی خوشی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"آغا ہاشم کے نرم لہجے میں سمجھانے پر وہ متفق ہوتیں نائل کو دیکھنے لگیں جو بہت پر امید نظروں سے انکی جانب دیکھ رہا تھا وہ اسکا سر چوم کر کہنے لگیں۔

"مجھے وہ لڑکی ایک آنکھ نہیں بھاتی، کیونکہ میں نے تمہارے لیے علیشہ کو سوچا تھا، وہ ہی میری بہو بننے کے لائق تھی مگر اب، اب تم اسے دل سے قبول کر چکے ہو تو میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی اور نہ چاہتی ہوں کہ تم اس گھر سے کہیں جاؤ، تم میرے اکلوتے بیٹے ہو میں ان ماں بیٹی کی نفرت میں تمہاری محبت نظر انداز نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"شکریہ مما، آئی لو یو مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل خوش ہوتا ان کے گلے لگ گیا ابراہیم آفندی اور آغا ہاشم بھی آسودگی سے مسکرا دیئے۔

"مگر میری ایک شرط ہے۔۔۔۔۔۔۔"ان کے بولنے پر نائل نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اپنی ماں سے آج تو وہ رابطہ ختم کر کے بیٹھی ہے اگر کل کو اس کے دل میں اپنی ماں کے لیے محبت جاگی بھی تو صرف موبائل کی حد تک ہو، میں اس گھر میں کیا تمہارے بھی آس پاس اس ناگن عورت کا سایہ برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ڈونٹ وری مما، فازیہ کی یہ ڈیمانڈ کبھی بھی نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل ریلکیس ہوتا اٹھ کھڑا ہوا اور مسکراتے ہوئے آغا ہاشم کو دیکھا جنہوں نے وکٹری کا نشان بنا کر گویا اسے شاباش دی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

نائل کمرے میں آیا تو فازیہ کے پاس جیسے سب کی بھیڑ لگی ہوئی تھی ثمرہ، نمرہ، ردا بھابھی، حاشر، عامر، سعد اور ہادیہ سب ہی بیڈ اور صوفے پر بیٹھے اس سے گپ شپ لگا رہے تھے اور فازیہ دھیمے سے مسکراتی ہوئی سب کا جواب دے رہی تھی نائل کو

جو چیز حیرت اور خوشی میں ڈال گئی تھی وہ تھا سعد اور ہادیہ کا فازیہ کے دائیں باہیں بیٹھنا پہلی مرتبہ تینوں بہن بھائی ساتھ بیٹھے سب کو ہی اچھے لگ رہے تھے۔

"آپی پھر آپ مجھے ڈیزنی لینڈ لے کر چلیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" دس سالہ سعد جیسے اس سے وعدہ لینا چاہ رہا تھا۔

"ہاں میں تم اور ہادیہ ضرور جائیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ مسکرا کر بولتی پیار سے اسکے بال بکھیرنے لگی جو بلکل ندیم آفندی کی کاربن کاپی تھا۔

"لو بھئی مبارک ہو نائل، ان تینوں بہن بھائیوں نے تمہیں تو اپنے پلان سے نکال دیا۔۔۔۔۔۔۔۔" عامر نے شرارت سے کہا جس پر نائل مسکراتا ہوا حاشر کے ساتھ صوفے پر ٹک گیا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی نہیں مجھے اپنی جگہ بنانی آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے فازیہ کو پیار بھری نگاہوں سے دیکھا جو مسکراتی سیدھا اس کے دل میں اتری جا رہی تھی۔

"ویسے ہم سب کو ہی ورلڈ ٹور پر جانا چاہیئے، کیا خیال ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" یہ خیال حاشر کی طرف سے آیا تھا جسے گھومنے کا بہت شوق تھا۔

"خیال تو اچھا ہے مگر ابھی تو نائل اور فازیہ کے ولیمے کی تیاری ہونی ہے، آغا جان کہہ رہے ہیں کہ نیکسٹ ماہ ان کا ریسیپشن ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ردابھا بھی کی اطلاع پر سب ہی خوشگوار موڈ میں آ گئے تھے اور ایکسائیٹڈ ہوتے ریسیپشن کا تھیم ڈسکس کرنے لگے نائل نے مسکراتی آنکھوں سے فازیہ کو دیکھا جس کے لبوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ تھی اور وہ توجہ سے سب کو سن رہی تھی۔

"تم سب یہاں کیا کر رہے ہو؟ ٹائم دیکھو، فازیہ کو آرام کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" تبھی راحیلہ بیگم کمرے میں داخل ہوتیں کہنے لگیں۔

"اوہ ہمیں خیال ہی نہیں رہا۔۔۔۔۔۔۔" عامر لوگ اٹھتے ہوئے کہنے لگے۔

"چلو سعد اور ہادیہ، آپی کو آرام کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سعد اور ہادیہ سے کہنے لگیں جو فازیہ سے ملتے کمرے سے نکل گئے۔

"کچھ چاہیئے تو بتادو،رات کو جب بھی کچھ کھانے کو دل کرے نائل سے کہنا مجھے کال کرے۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ فازیہ سے بولیں جس نے سر اثبات میں ہلادیا سب کے کمرے سے جانے کے بعد فازیہ نے نائل کی طرف دیکھا جو وہی صوفے پر بیٹھا ٹیک لگاتا آنکھیں بند کر گیا فازیہ دھیرے سے اٹھ کر اس کے قریب آئی۔

"نائل۔۔۔۔۔۔"اسکی آواز پر نائل نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔

"کیا تھک گئے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فازیہ نے اس کے بال سنوارتے ہوئے پوچھا جو اس کی گود میں سر رکھے صوفے پر لیٹ گیا اور اسکا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا۔

"تھکن نہیں ایک آسودگی ہے کہ تم سہی سلامت میرے سامنے ہو،یقین کرو جتنا بھاری آج کا دن میرے لیے تھا پوری زندگی کبھی ایسا نہیں ہوا،جتنا خوف میرے اندر آج میں نے دیکھا اتنا کبھی خود کو کمزور نہیں پایا میں نے،تمہاری محبت جہاں مجھے اتنا طاقت ور کر گئی کہ میں اپنی فیملی کے دوبدو آگیا اتنا ہی کمزور بھی کر گئی کہ تم سے دور جانے کی سوچ بھی میری جان نکال دیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اپنی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیفیت اس سے بیان کرنے لگا جس کے بارے میں عامر بھی فازیہ کو بتا چکا تھا کہ نائل کس قدر خوفزدہ ہو چکا تھا۔

"مجھ سے اتنی محبت مت کرو نائل۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ کی آنکھیں چھلک پڑیں نائل اپنے چہرے پر گرتے آنسو دیکھ کر جلدی سے اٹھا۔

"کیا میری محبت تمہیں رولانے کا باعث بن رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے پیار سے اس کے موتیوں کو چن لیا۔

"میں خود کو اس قابل۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ہششششش، خاموش ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی۔

"ہمیں ایک دوسرے کے قابل اوپر والی ذات نے بنایا ہے جس نے ہمیں یوں ملایا تو پھر کیسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کے قابل نہیں ہیں، ہمارے درمیان محبت ہے فازیہ اور محبت تو ایک دوسرے کو اس قابل بنا دیتی ہے ساری دینا

سے بہتر کوئی اور لگتا ہی نہیں سوائے اس ایک شخص کے جسے دل کی حکمرانی سونپ دی جاتی ہے اور مجھے فخر ہے کہ ہم دونوں نے ایک دوسرے کو وہ مقام دے دیا ہے سب سے خاص سب سے الگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ نرم لہجے میں بولتا جیسے اس کے دل سے سارے اندیشے نکال لے گیا فازیہ پر سکون ہوتی اس کے سینے سے سر ٹکا گئی۔

"آئی لو یو سو مچ، تم بہت اچھے ہو نائل ابراہیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کی شرٹ کے بٹنوں کو چھیڑتی وہ کہنے لگی جس پر نائل دلکشی سے مسکرا دیا۔

"ویل یہ تو میں جانتا ہوں مگر اس سے پہلے کہ یہ اچھا برا بن جائے تم سونے کی تیاری کرو پھر نہ کہنا میں نے تمہاری طبعیت کا لحاظ بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ معنی خیزی سے بولتا اسے بلش کر گیا فازیہ اسکی بات کا مطلب سمجھتی جلدی سے اس کی گرفت سے نکلتی بیڈ کی طرف بڑھی جس پر نائل ایک خوشگوار قہقہ لگا گیا۔

www.novelsclubb.com

****

**

"کیسی طبعیت ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ اگلے دن لاؤنج میں بیٹھی ردا بھابھی کے ساتھ ولیمے کے لیے ڈریس دیکھ رہی تھی کہ رخسار بیگم اس کے قریب بیٹھتیں اسے حیران کر گئیں۔

"جی ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے ہولے سے جواب دیا وہ پہلے کی طرح اکڑ نہیں دکھا سکی تھی شاید حرا بیگم کی سچائی اسے خود سے بھی نظریں ملانے نہیں دے رہی تھی وہ پر سکون تو تھی کہ نائل نے نہ خود جتایا تھا اور نہ فیملی کو اس بارے آگاہ کرنا مناسب سمجھا تھا مگر اپنے ضمیر کے سامنے مطمئن نہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"چچی جان یہ ڈریس کیسا رہے گا؟ ہمیں ایک دو دن تک فائنل کر دینا چاہیے ڈیزائنر ایک ماہ لے گا آوٹ فٹ تیار کرنے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ردابھا بھی نے آئی پیڈ کا رخ رخسار بیگم کی طرف کیا۔

"یہ بھی پیارا ہے، تم فازیہ سے پوچھ لو جو اسے اچھا لگے، مہندی اور بارات کے فنکشنز بھی ہیں تو ان کے لیے بھی دیکھ لو، میرے اکلوتے بیٹے کی شادی ہے مجھے سب بہت خاص چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ نرمی سے بولتیں ردابھا بھی کو بھی خوشگوار حیرت میں ڈال گئیں۔

"وہ تو ٹھیک ہے چچی جان، مگر بارات کے لیے ڈریس ہم نے پسند کیا تھا پر نائل نے بولا کہ وہ اپنی مرضی کا پسند کرے گا۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں تو کرنے دو اسے، اسکا خاص دن ہے وہ، جس روپ میں چاہے اپنی بیوی کو ڈھال لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" تنزیلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر فازیہ کے چہرے پر سرخی چھا گئی۔

"پرسوں کارڈز آجائیں گئے تو تم اور نائل میرے ساتھ نائلہ آپا کے گھر چلو گئے، علیشہ ناراض ہے اس لیے آپا بھی شادی پر آنے سے معذرت کر چکی ہیں تو میں چاہ رہی ہوں کہ ایک دفعہ ہم سب جائیں تاکہ انکا غصہ ختم ہو سکے، نائل سے بات کی ہے مگر وہ کہتا ہے کہ فازیہ کو لے کر نہیں جانا کیونکہ وہ اپنی بیوی کی عزت نفس پر آنچ نہیں آنے دینا چاہتا مگر تم نے کونسا معافی مانگنے جانا بس ہمارے ساتھ جانا ہے تاکہ وہ اپنا دل نرم کر لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔" سب کے جانے کے بعد رخسار بیگم نے فازیہ سے کہا کوئی گھمنڈ یا تحکم بھرا لہجہ نہیں تھا ایک عام جیسے وہ اسے ساتھ لے جانے پر راضی کر رہی ہوں۔

"میں چلونگی آپ کے ساتھ، جہاں آپ اور نائل جا رہے ہیں مجھے جانے میں کیونکر اعتراض ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ کھلے دل سے بولتی انکو اچھی لگی رخسار بیگم نے دھیرے سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور چلی گئیں فازیہ جانتی تھی کہ کہ رویوں میں جو سرد اور اجنبی کیفیت تھی وہ جلد ختم ہونے والی تھی جو ابھی تکلف کی دیوار

www.novelsclubb.com

یں درمیان میں کھڑیں تھیں بہت جلد پیار کی گرمی انکو زمین بوس کرنے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کل نائل کی سالگرہ تھی اور فازیہ آج رات اسے سپرائز دینا چاہتی تھی اس لیے ثمرہ کے ساتھ مل کر اس نے پلان بنایا اور عامر کو ساتھ شامل کرتیں وہ نائل کو رات کے گیارہ بجے تک گھر سے باہر رکھنے کا ہی کہنے لگیں جس پر وہ بمشکل راضی ہوا کیونکہ نائل کو اتنی دیر بلاوجہ باہر روکنا مشکل تھا۔

www.novelsclubb.com

"عامر مسلہ کیا ہے؟ کونسا دوست ہے تمہارا جس کا ویٹ ہم گھنٹے سے کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" گھڑی دس کا ہندسہ کراس کر گئی تو نائل جھنجھلا کر بولا۔

"یار ہے نہ ایک، تم سے ملوانا تھا مگر اسے شاید ابھی ٹائم لگے اس لیے ڈنر کرتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مگر مجھے ڈنر نہیں کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بے زاری سے کہنے لگا

"ارے کر لیتے ہیں، گھنٹہ ہو گیا یہاں بیٹھے اب تو ویٹرز بھی گھور رہے ہیں، ویسے بھی کونسا فازیہ بھابھی گھر ہیں وہ ردابھابھی اور ثمرہ کے ساتھ شاپنگ پر گئی ہیں، شادی میں بیس دن تو ہیں بس۔۔۔۔۔۔۔۔" عامر کہتا ہوا مینو کارڈ اس کے آگے رکھ گیا جسکو نہ چار نائل اٹھا کر دیکھنے لگا پھر آڈر کرتے اور کھانا کھاتے گیارہ بج گئے جس پر عامر نے شکر کیا کہ گھر جاتے جاتے ساڑھے گیارہ پکے تھے۔

"کمال ہے اتنا ٹائم ہو گیا آج تو نہ مما کی کال آئی نہ فازیہ کی۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل موبائل دیکھتا بڑبڑایا اس کے دماغ سے اپنی سالگرہ کا خیال بلکل محو ہو چکا تھا۔

"چچی کو بھی بتایا تھا میں نے اور بھابھی کے تو سامنے آئے ہم۔۔۔۔۔۔۔۔" عامر اسکی بڑبڑاہٹ سن کر جواب دیتا نائل کو زہر لگا۔

جب وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو سوئی پونے بارہ بجا رہی تھی عامر اپنی کارکردگی پر خود کو شاباش دیتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا نائل بھی اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا مگر کمرے میں اس وقت فل اندھیرا تھا وہ حیران ہوا کہ فازیہ اندھیرے میں کیسے سو گئی؟

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ابھی اس نے لائٹ جلائی تھی کہ پورا کمرہ اپنی جگمگاہٹ کے ساتھ اس کے سامنے تھا صوفے اور بیڈ پر پھولوں کے ساتھ اس کا نام، ہر طرف پڑے خوبصورت پھولوں کے بکے، دیوار پر سجا ریڈ کلر میں ہیپی برتھ ڈے کا تھیم اور چھوٹے سے ٹیبل پر ریڈ ویلوٹ کیک جس پر نائل کی تصویر تھی اور سب سے خاص چیز جس پر نائل کی نظریں ٹھہر گئیں وہ تھی فازیہ جس نے مہرون ساڑھی میں بالوں کو کھولے فل میک اپ میں نظر جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی نائل اسے مبہوت سا دیکھتا رہا جو قریب آتی ہولے سے وِش کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

نائل اس سپرائز پر مسرائمز ہوتا محفوظ ہوا تھا اسے اپنی سالگرہ نکل یاد نہں تھی اس لیے اس طرح فازیہ کا سپرائز دینا اسے بہت اچھا لگا۔

"آج سے پہلے کبھی برتھ ڈے سپرائز اتنا اچھا نہیں لگا جتنا اب لگا ہے، یہ یقیناً میری زندگی کی سب سے اچھی اور یادگار سالگرہ کی رات ہے اوپر سے بیوی اتنی حسین اور اتنے دلکش انداز میں وِش کرنے کا سٹائل، اف لڑکی جان لو گی کیا۔۔۔۔۔۔۔؟ نائل اسے اپنے حصار میں لیتا اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ گیا۔

"میں نے سوچا تمہیں سپرائز دیتی ہوں کیونکہ کل تو فیملی کے ساتھ تمہاری برتھ ڈے کا پلان، اوہ مجھے تو سب نے منع کیا تھا بتانے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسے بتاتی ہوئی یکدم یاد آنے پر سر پر ہاتھ رکھ گئی جبکہ نائل جو مسکراہٹ دبائے سب سن رہا تھا قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔

"اب جلدی سے یہ بھی بتادو کہ سب گفٹس کیا کیا دے رہے ہیں مجھے۔۔۔۔۔۔۔" نائل شرارت سے بولا جس پر فازیہ نے گھورا۔

www.novelsclubb.com

"آرام سے رہو اور خبر دار تم نے کسی کو بتایا کہ فازیہ نے رات کو بتایا تھا کچھ اوکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ دھونس جمانے لگی

"اوکے مائے میم، اور کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل تابع دار بنا

"چلو کیک کاٹو اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے ٹائم دیکھا جہاں بارہ بجنے میں ایک منٹ رہ گیا تھا وہ اسے کیک کے پاس لائی۔

"تمہیں کس نے بتایا کہ مجھے مہرون کلر پسند، ہر چیز سے لے کر کیک تک یہاں تک کہ تم بھی میری پسند کے کلر میں ملبوس ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" نائل کیک اور وال کی سجاوٹ کو دیکھتا پوچھنے لگا۔

"ردابھا بھی نے، وہ بھی جب اسلاآباد جانا تھا تب، ٹائم ہو گیا ہے کیک کاٹو نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وقت پورا ہوتے وہ ہلکے سے تالی بجاتی اسے وِش کرنے لگی نائل نے کیک کٹ کیا اور تھوڑا سا کیک کا ٹکڑا فازیہ کے منہ میں ڈالا فازیہ نے وہی

ٹکڑا نائل کے منہ میں ڈالنا چاہا جس پر نائل نے سر نفی میں ہلاتے کچھ بولتی نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فازیہ نے پوچھا جس پر نائل نے بنا جواب دیئے کیک کا بڑا سا پیس اس کے منہ میں ڈالا اور پھر نائل نے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے وہی پیس اپنے منہ میں لے لیا اس شرارت بھری جسارت پر فازیہ کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔

"شرم کرو نائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسے گھورتی ہوئی بیڈ پر پڑا گفٹ لائی اور لا کر نائل کے آگے کیا جسے دلچسپی سے دیکھتا وہ کھولنے لگا اس کے اندر نائل کے فیورٹ برینڈ کی پولو شرٹس تھیں نائل مسکرایا کیونکہ اس کو پتہ تھا کہ یہ بات بھی عامر نے ہی اسے بتائی ہو گی کہ نائل کو پولو شرٹس بہت پسند تھیں وہ زیادہ پہنتا بھی یہی تھا۔

"بہت شکریہ اس گفٹ کا، مگر مجھے تم سے اس سے بھی خاص گفٹ چاہیئے ۔۔۔۔۔۔۔" وہ گفٹس ایک طرف رکھتا اسے اپنے قریب کر گیا جو اس کی

www.novelsclubb.com

آنکھوں کے اشارے سمجھتی شرم سے سرخ پڑنے لگی اس کے چہرے پر گلال بھکر گیا نائل نے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے ایک بھرپور جسارت کی تھی جس پر فازیہ کا سارا خون جیسے چہرے پر آ بکھرا وہ اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو سمبھالتی اس سے دور ہوئی۔

"تمہارا موبائل بج رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسکی توجہ موبائل کی طرف دلانے لگی۔

"سب کے میسیجز اور کالز ہیں، اب صبح ہی ریپلائے کرونگا۔۔۔۔۔۔۔" نائل موبائل سائلنٹ پر کرتا ہوا کہنے لگا۔

"وہ ناراض ہو جائیں گئے، تم ابھی دیکھو نہ۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جو چاہ رہی تھی نائل بخوبی سمجھ رہا تھا اس لیے مسکراتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"تم پزل کیوں ہو رہی ہو؟میری سالگرہ ہے نہ آج؟آج کی رات اور کل کا دن میرا ہے اس لیے جیسے چاہے کروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل اس کی پشت اپنے سینے سے لگاتا ہوا اسے اپنے مظبوط بازوؤں میں مقید کر گیا۔

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے ردابھا بھی کی بات مان لینی چاہیئے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ شرارت سے گویا ہوئی۔

"کونسی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"یہی کہ شادی تک نائل سے دور رہوں تاکہ شادی کے دن روپ آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"بھابھی نے ایسا مشورہ دیا؟ان سے تو میں صبح بات کرونگا؛روپ والی بھی کیا عجیب منطق ہے،لوگ تو اپنے بچوں کے ساتھ ولیمے کرتے پھر رہے ہیں کیا ان پر روپ نہیں آتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل کو یہ مشورہ کافی ناگوار گزرا۔

"مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اگر مگر کو چھوڑو تم، ارے میں تو چاہتا تھا کہ ہم اپنا ولیمہ اپنے ہونے والے بچے کی آمد کی گڈ نیوز کے ساتھ کریں مگر تم لیٹ کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل کی بات وہ شرم سے دوہری ہوئی۔

"اب تم فری ہو رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اسکی گرفت سے نکلنے کو مچلنے لگی۔

"ابھی کہاں جان من، ابھی تو فری ہونا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نائل اسکی گردن پر لب رکھتا مدہوش بھرے لہجے میں بولتا اسکی روح فنا کر گیا۔

"تمہیں پتہ ہے مجھے ساڑھی کیوں پسند ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اپنے ہاتھ سے اسکے بال آگے کی طرف کہتا وہ پوچھنے لگا جو اس وقت کچھ بھی بولنے کی پوزیشن میں نہ تھی کیونکہ نائل کے ہاتھ مسلسل اسکی قمر پر تھرک رہے تھے۔

"کیونکہ یہ کھلنے میں زیادہ ٹائم نہیں لیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔" بڑی جان لیوا سرگوشی تھی نائل بن پیئے بہک رہا تھا اور فازیہ تو جیسے اسکی کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کی طرح ساکت تھی جو اسے مکمل اپنے حصار میں لیتا پیار بھری گستاخیاں کرتا اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔

"میری زندگی میں آنے اور اس میں خوبصورت رنگ بھرنے کے کیے شکریہ نائل ۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اس کے سینے پر سر رکھتی آسودگی سے بولی نائل نے اسکی پیشانی چوم لی۔

"اور تمہارا شکریہ میں اپنے پیار سے کرونگا، جس کے لیے یہ رات بھی مجھے کم لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔" اسے مظبوط بازوؤں میں اٹھاتا وہ بیڈ کی طرف بڑھا جبکہ فازیہ نے مکمل سپردگی دیتے ہوئے آنکھیں موند لیں مگر اسکے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ تھی جسے چرانے میں نائل نے ایک لمحے کی دیر بھی نہیں کی تھی۔

**********ختم شدہ**********

www.novelsclubb.com